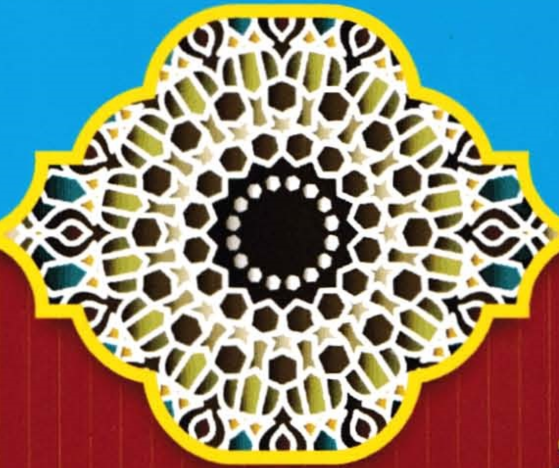


شعار

اصحاب الحدیث

لأبی أحمد الحاکم رحمہ اللہ تعالیٰ

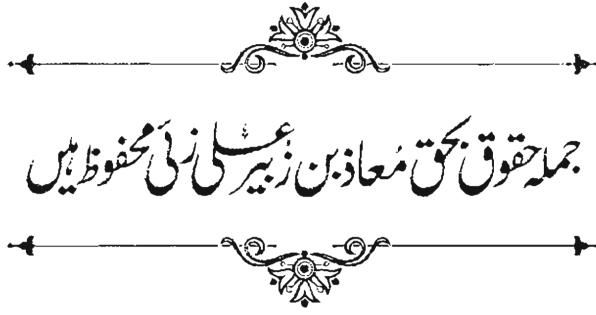




ترجمہ، تحقیق و تخریج

محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

مکتبۃ الحدیث حضرو



ترجمہ، تحقیق وحواشی ———— مُحدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

ڈیزائنر اینڈ کمپوزر ———— محمد قاسم برہ زئی

اشاعت ———— ۲۰۲۳ء





ملنے کا پتا

مکتبہ الحدیث حضرو ضلع اٹک

حضرو، اٹک پاکستان

0300-5288783

ishaatulhadithhazro@gmail.com ishaatulhadith.com



فہرست





حافظ معاذ بن زبیر علی زئی

حرف اول

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِيْنَ .

امام ابو احمد الحاکم رحمہ اللہ (المعروف حاکم کبیر) کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، آپ امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں، شعار اصحاب الحدیث آپ کی ایک عظیم الشان تصنیف ہے جس میں آپ نے اہل الحدیث کے بعض عقائد و شعار کو پرُو دیا ہے۔ یہ ایک مختصر مگر جامع کتاب ہے۔ والد محترم رحمہ اللہ نے اس کتاب کا اردو ترجمہ شائع کیا تھا جو کہ مقالات کی دوسری جلد میں موجود ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اصل عربی عبارت ترجمہ کو مزید فائدہ مند بنا دیتی ہے، یہ بات قارئین کے علم میں اضافہ کا باعث ہوگی کہ والد محترم رحمہ اللہ نے شعار اصحاب الحدیث کی عربی زبان میں تخریج بھی لکھی تھی۔ موجودہ نسخے میں وہ مکمل تخریج شامل کر دی گئی ہے۔ والحمدللہ

جو فوائد میں نے بطور حواشی اضافہ کیے ہیں وہاں (/ معاذ) کا رمز استعمال کیا ہے اور جو فوائد فضیلۃ الشیخ تنویر الحق الترمذی حفظہ اللہ نے بطور حواشی اضافہ کیے ہیں وہاں (/ تنویر الحق) کا رمز استعمال کیا گیا ہے۔

کتاب کی نظر ثانی اساتذہ کرام فضیلۃ الشیخ تنویر الحق الترمذی حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ حبیب الرحمٰن ہزاروی حفظہ اللہ اور فضیلۃ الشیخ طیب الرحمٰن حفظہ اللہ نے بھی کی ہے، کمپوزنگ کا فریضہ محترم محمد قاسم برہ زئی حفظہ اللہ نے سرانجام دیا ہے۔ جزاھم اللہ أحسن الجزاء

میں والد محترم رحمہ اللہ کے تلمیذ خاص اور اپنے استاد الشیخ حافظ شیر محمد الاثری حفظہ اللہ کا بھی مشکور ہوں جنھوں نے والد محترم رحمہ اللہ کی کئی کتب کمپوز کروا رکھی ہیں جنھیں وہ جلد از جلد شائع کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس عمل کو خالص اپنی رضا کے لیے قبول ومنظور فرمائے اور میرے والد محترم رحمہ اللہ کی خطائیں معاف فرمائے اور ان کے اعمال صالحہ کو قبول فرمائے اور انھیں جنت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ رضی اللہ عنہم اور محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم کی صحبت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین

حافظ معاذ بن زبیر علی زئی

(۱۴/فروری ۲۰۲۳ء)



الشیخ تنویر الحق الترمذی حفظہ اللہ

تقدیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ،الصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْأَمِیْنَ،اَمَّا بَعْدُ:

پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((**لا تزال طائفة من أمتي منصورين لا يضرهم من خذلهم حتّى تقوم الساعة**)) میری اُمت میں قیامت تک ہمیشہ ایک ایسا گروہ رہے گا جسے (اللہ تعالیٰ کی) مدد حاصل رہے گی، جو انھیں چھوڑ دے گا وہ انھیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (سنن ابن ماجہ:٦ واللفظ لہ، سنن ترمذی:٢١٩٢ وسندہ صحیح)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں: "إن لم تكن هذه الطائفة المنصورة أصحاب الحديث فلا أدري من هم" اگر یہ طائفہ منصورہ اصحاب الحدیث (اہلِ حدیث) نہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کون لوگ ہیں۔

(معرفۃ علوم الحدیث للحاکم:٢ وسندہ حسن، مناقب الشافعی للبیہقی ١/٦)

امام ابو عبداللہ حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے حدیث کی تفسیر میں بڑی عمدہ بات کی ہے کہ طائفہ منصورہ جسے قیامت تک (بے یارو مددگار) نہیں چھوڑا جائے گا اصحاب الحدیث ہی کا گروہ ہے۔اس تاویل کا حقدار ان (اہلِ حدیث) سے بڑھ کر کون ہے جو نیک لوگوں کے راستے پر چلے، آثارِ سلف کی پیروی کی اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ذریعے مخالفین واہلِ بدعت (کے سامنے ڈٹ گئے اور ان) کا ناطقہ بند کر دیا۔ جنھوں نے سبزہ زار اور مرغوبات کی پُرعیش زندگی پر صحرائے بے آب و گیاہ کے سفروں کو ترجیح دی اور اہلِ علم واخبار کی صحبت کی خاطر سفری صعوبتوں سے لطف اندوز ہوتے رہے۔"

(معرفۃ علوم الحدیث ص:٢)

امام علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "هم أصحاب الحديث" یعنی طائفہ منصورہ سے مراد اہلِ حدیث ہیں۔ (دیکھئے سنن الترمذی:٢١٩٢ وسندہ صحیح)

امام علی بن المدینی رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں مزید فرماتے ہیں: "هم أهل الحديث، والذين يتعاهدون مذاهب الرسول ويذبون عن العلم لولا هم لم تجد عند المعتزلة والرافضة والجهمية وأهل الإرجاء والرأي شيئاً من السنن" اس سے مراد اہل حدیث ہیں وہ لوگ کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے نگاہ بان ومحافظ بنے، جنھوں نے علم شرعی (دین اسلام اور صحیح العقیدہ ثقہ وصدوق اہل علم) کا دفاع کیا، اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو (آج) آپ معتزلہ، روافض، جہمیہ، مرجیۂ اور اہل الرائے کے پاس سنت نام کی کوئی شے بھی نہ پاتے۔

(شرف اصحاب الحدیث للخطیب: ۱۲ وسندہ صحیح)

امام علی بن المدینی رحمہ اللہ کے اس عمدہ قول سے معلوم ہوا کہ اہل حدیث ہی طائفہ منصورہ ہیں۔ معتزلہ، روافض، جہمیہ، مرجیہ اور اہل الرائے اور اہل بدعات وغیرہ، طائفہ منصورہ اہل حدیث سے الگ تھلگ گمراہ فرقے ہیں۔ نیز اگر طائفہ منصورہ اہل حدیث نہ ہوتے تو ان گمراہوں کے پاس سنت نام کی کوئی شے سرے سے موجود ہی نہ ہوتی۔

شیخ الاسلام امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ کے شاگرد رشید ثقہ وصدوق محدث علی بن الحسن بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابن مبارک رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ: "نعرف ربنا فوق سبع سماوات، على العرش استوى بائن من خلقه، ولا نقول كما قالت الجهمية بأنه ههنا، وأشار إلى الأرض" "ہم اپنے رب کو اس طرح جانتے ہیں کہ وہ ساتوں آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے زمین کی طرف اشارکرتے ہوئے کہا:" اور ہم جہمیہ کی طرح یہ نہیں کہتے کہ وہ اس جگہ بھی حاضر وموجود ہے۔"

(کتاب الاسماء والصفات از امام ابوبکر البیہقی ۲/ ۳۳۶ ح: ۹۰۳ وسندہ صحیح، الرد علی الجہمیہ از امام عثمان بن سعید الدارمی ص: ۴۷ ح: ۶۷ وسندہ صحیح، سیر اعلام النبلاء ۸/ ۴۰۲ ت: ۱۱۲)

امام الذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "قلت: الجهمية يقولون: إن البارى

تعالى في كل مكان، السلف يقولون:إن علم الباري في كل مكان، ويحتجون بقوله تعالى ﴿وهو معكم أينما كنتم﴾ [الحديد: ٤]يعني بالعلم، ويقولون:إنه على عرشه استوى كما نطق به القرآن والسنة " میں کہتا ہوں کہ جہمیہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود وحاضر ہے۔جب کہ سلف صالحین یہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا علم (سننا، دیکھنا وغیرہ) ہر جگہ ہے۔(جہمیہ وغیرہ) اللہ تعالیٰ کے قول:﴿وهو معكم أينما كنتم﴾ سے اس کے حاضر وموجود ہونے پر دلیل لیتے ہیں۔جب کہ سلف اس سے علم مراد لیتے ہیں۔سلف صالحین یہ فرماتے ہیں کہ: وہ اپنے عرش پر مستوی ہے جیسا کہ قرآن وسنت میں موجود ہے۔

(سیر اعلام النبلاء: ۴۰۲/۸ ت ۱۱۲)

ابن فرقد شیبانی کے استاذ امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ آپ جہمیہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: "یستتابون" ان سے توبہ کروائی جائے۔ ایک پوچھنے والے نے پوچھا کہ جہمیہ کون لوگ ہوتے ہیں؟ امام یزید رحمہ اللہ نے سر جھکایا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا: "من توهم الرحمن على العرش استوى خلاف ما في قلوب العباد فهو جهمي" عام بندوں کے دلوں میں استوی علی العرش کا جو مفہوم ہے جو اس کے خلاف اللہ کو عرش پر مستوی مانے وہ جہمی ہے۔

(مسائل الامام احمد روایۃ ابی داود، ح: ۱۷۴۳ وسندہ صحیح)

امام بخاری رحمہ اللہ طائفہ منصورہ والی روایت کی تشریح میں فرماتے ہیں: "هم أهل الحديث" وہ اہل حدیث ہیں۔(مسئلۃ الاحتجاج بالشافعی للخطیب ص ۴۷ وسندہ صحیح)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے طائفہ منصورہ والی حدیث پر یوں باب باندھا ہے: "ذكر اثبات النصرة لأصحاب الحديث إلى قيام الساعة" اہلِ حدیث کے لیے قیامت تک نصرت کے اثبات کا بیان۔(صحیح ابن حبان ح ۶۱)

خوب یاد رہے کہ قرآن واحادیث سے محبت، ان پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ صادقہ

وداعیہ اوران کے مطالعہ کا حقیقی ذوق وشوق تب ہی پیدا ہوتا ہے، جب انھیں پڑھنے والا صحیح العقیدہ ہو، اس کے دل میں نبی کریم ﷺ کی غیر مشروط اتباع واطاعت، محبت وعقیدت ہو۔ وہ کسی بھی صحیح وحسن احادیث کو پڑھتے وقت یہ محسوس کرے گویا وہ نبی کریم ﷺ کی مجلس اقدس کے اندر بیٹھا ہے۔

صحیح وحسن احادیث پر یقین واطمینان اوران کی قبولیت کی حد تک ہمیں یہی سمجھنا چاہیے۔لیکن فی الواقع ہم بہت پچھلے دور میں ہیں، سوقرآن واحادیث کا حقیقی مفہوم جاننے کے لیے ہمیں صحیح العقیدہ، ثقہ وصدوق سلف صالحین یعنی صحابہ کرام، صحیح العقیدہ ثقہ وصدوق تابعین، تبع تابعین، ائمہ محدثین، مفسرین، شارحین رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم کی طرف رجوع کرنا پڑے گا یہی حقیقی معنوں میں فقہاء ہیں۔

ثقہ وصدوق امام نعیم بن حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "كان ابن المبارك يكثر الجلوس في بيته، فقال له تكثُر الجلوس في بيتك ألا تستوحش؟۔فيقول:كيف أستوحشُ وأنا مع النبي ﷺ وأصحابه والتابعين لهم بإحسان "امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ اکثر اپنے گھر میں ہی بیٹھے رہتے تھے، ان سے کہا گیا آپ اکثر اپنے گھر میں ہی بیٹھے رہتے ہیں کیا آپ کو اس سے وحشت نہیں ہوتی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں کیسے وحشت محسوس کرسکتا ہوں میں تو (احادیث لکھنے، انھیں یاد کرنے میں ایسا مشغول ہوتا ہوں گویا) میں نبی اکرم ﷺ، آپ کے صحابہ کرام اور تابعین عظام کے ساتھ ہوتا ہوں۔

(شعب الایمان للبیہقی ۲۸۲/۳ ح:۱۶۵۴ وسندہ حسن لذاتہ، تاریخ بغداد ۱۵۳/۱۰، تاریخ دمشق ۴۵۸/۳۲)

علامہ سبکی فرماتے ہیں: " الأولى عندي اتّباع الحديث ولْيفرض الإنسان نفسه بين يدي النبي ﷺ وقد سمع ذلك منه، أيسعه التأخر عن العمل به؟لا والله، وكلّ أحدمكلّف بحسب فهمه "میرے نزدیک اولیٰ اور بہتر یہ ہے کہ حدیث کی اتباع کی جائے، اورانسان اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے

سامنے فرض کرے اور وہ آپ سے حدیث سنے تو کیا اسے اس حدیث پر عمل کو مؤخر کرنے کی گنجائش ہے؟ اللہ کی قسم قطعاً نہیں ہر انسان اپنی سمجھ و فہم کے مطابق ہی مکلّف ہے۔

(معنی قول الامام المطلبی: إذا صح الحدیث فھو مذھبی، المطبوع فی ''مجموعہ رسائل المنیریہ ۳/۱۰۲)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن الحسن الشیبانی نے پوچھا کہ ہمارے صاحب کے پاس علم زیادہ ہے کہ آپ کے صاحب کے پاس؟ اپنے صاحب سے ان کی مراد امام ابوحنیفہ تھے اور ہمارے صاحب سے ان کی مراد امام مالک بن انس رحمہ اللہ تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ آپ! عدل وانصاف کے ساتھ بات کریں گے؟ تو اس نے کہا: ہاں! میں نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ قرآن کا علم ہمارے امام رحمہ اللہ کے پاس زیادہ تھا کہ آپ کے امام ابوحنیفہ کے پاس؟ محمد بن الحسن نے کہا: آپ کے امام رحمہ اللہ کے پاس زیادہ تھا۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے انھیں کہا: سنت کا علم ہمارے امام کے پاس زیادہ تھا کہ تمہارے امام کے پاس؟ تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے امام (مالک رحمہ اللہ) کے پاس سنت کا علم زیادہ تھا۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے انھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھا کہ صحابہ کرام اور متقدمین کے اقوال (وافعال) کا علم آپ کے امام (ابوحنیفہ) کے پاس زیادہ تھا کہ ہمارے امام مالک رحمہ اللہ کے پاس زیادہ تھا؟ تو اس نے کہا کہ (اس مسئلہ میں بھی) آپ کے امام کے پاس علم زیادہ تھا۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ''لم یبق إلا القیاس، والقیاس لا یکون إلا علی ھذہ الأشیاء فمن لم یعرف الأصول فعلی أی شيء یقیس؟'' اب صرف قیاس ہی بچا ہے، اور قیاس تو ان ہی چیزوں پر ہوتا ہے، جو اصول ہی نہ جانتا ہو وہ قیاس کرے گا کس چیز پر؟ (تقدمۃ الجرح والتعدیل ۱/۵۳، ۵۸ وسندہ صحیح)

امام شافعی رحمہ اللہ کی یہ عبارت اپنے مطلوب ومقصود پہ بالکل واضح ہے کہ جو شخص قرآن واحادیث کا حقیقی علم ہی نہ رکھتا ہو وہ کس طرح فقیہ ہوسکتا ہے؟ جو فقہ کے بنیادی ماخذ ومبادی ہی نہ جانتا ہو وہ قیاس کس بنا پر کرے گا؟ امام شافعی رحمہ اللہ کی عائد کردہ یہ شروط وقیود

توحقیقی فقہاء کے لیے ہیں۔

سلف صالحین قرآن واحادیث کا جوفہم بیان فرمائیں گے وہی حق وصواب ہوگا اوراسی میں خیر وبرکت ہے اس سے روگردانی خسران مبین ہے۔ ان کے مقابلہ میں خودساختہ فہم ہلاکت وبربادی ہے۔ وہ نام نہاد فقہاء جو نہ تو صحیح العقیدہ ہیں اور نہ ہی ثقہ وصدوق ہیں اور نہ ہی قرآن وحدیث کے حقیقی علم سے ہی نوازے گئے ہیں ان کا بیان کردہ فہم بھی تباہی وبربادی، ہلاکت ورذالت ہے، ان سے دین لینا زہر کوتریاق سمجھ کر پینے کے مترادف ہے۔ زہر کوتریاق سمجھ کر پینے والا صرف جان سے ہی جاتا ہے مگر نااہلوں سے دین لینے والا جان سے بھی زیادہ قیمتی چیز ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

سیدنا ابوامیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((من أشراط الساعة ثلاثة إحداهن أن يلتمس العلم عند الأصاغر)) قیامت کی تین نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ علم اصاغر سے حاصل کیا جائے گا۔

(طبرانی کبیر ۲۲/۳۶۱، ۳۶۲، ح: ۹۰۸ وسندہ حسن لذاتہ، کتاب الزہد والرقاق لابن المبارک، ح: ۶۱، الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع للخطیب ص: ۲۱۸، جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر ۱/۴۹۵ ح: ۱۰۵۱)

ثقہ محدث ابو صالح محبوب بن موسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے عبد اللہ بن المبارک رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ: ''من الأصاغر؟'' اصاغر سے کیا مراد ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: "أهل البدع" اس سے اہلِ بدعات مراد ہیں۔

(الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، ص: ۲۱۸ وسندہ صحیح)

ثقہ وصدوق محدث نعیم بن حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ: ''من الأصاغر؟'' اصاغر سے کیا مراد ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: "الذين يقولون برأيهم" اس سے اہل الرائے مراد ہیں۔

(جامع بیان العلم وفضلہ ۱/۴۹۵، ۴۹۶ ح ۱۰۵۲ وسندہ حسن لذاتہ)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''لا يزال الناس بخير ما أخذوا

العلم عن أكابرهم وعن أمنائهم وعلمائهم، فإذا أخذوه من صغارهم و شرارهم هلكوا ''لوگ اس وقت تک ہمیشہ خیر و بھلائی کے ساتھ رہے گے، جب تک وہ علم اپنے اکابر، اپنے امانت دار و دیانت دار علماء اور اپنے (صحیح العقیدہ ماہر فن) علماء سے حاصل کریں گے، اور جب وہ علم اپنے صغار (منہج سلف صالحین سے ہٹے ہوئے بدعتی) لوگوں سے اور اپنے شریر علماء سے حاصل کریں گے تو وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

(الفقیہ والمتفقہ للخطیب ۲/۱۵۵ ح:۷۷۶ وسندہ حسن، المدخل الی السنن الکبری للبیہقی ۱/۲۴۶، جامع بیان العلم و فضلہ لابن عبدالبر ۱/۴۹۷ ح:۱۰۵۷، کتاب الزہد والرقاق لابن المبارک، ح:۸۱۵، عمر بن محمد بن احمد الجمحی رحمہ اللہ صدوق حسن الحدیث راوی ہے۔ وثقہ الحاکم أبو عبداللہ وابن بشران بتصحیح أحادیثہ۔ دیکھئے مستدرک حاکم ۱/۲۲۴ ح:۸۱۴، ۳/۱۴۰ ح:۴۶۷۶، ۴/۳۱۴ ح:۷۷۸۷، امالی ابن بشران ۱/۱۴۷ ح:۳۵۶)

اہل باطل احادیث کے بارے میں دو گروہوں میں منقسم ہیں:

۱: ایک گروہ سرعام احادیث کا انکار کرتا ہے، انھیں منکرین احادیث کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ جو احادیث ان کی خواہشات کے موافق نہ ہوں پہلے انھیں اپنے ذہنی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں جب یہاں نہ ڈھلیں تو پھر انھیں خلاف قرآن کہہ کر رد کرتے ہیں اور کبھی اپنی عقل نارسا کی سان پہ چڑھاتے ہیں اور پھر انھیں یہ کہہ کر رد کر دیتے ہیں کہ یہ عقل و مشاہدے کے خلاف ہیں۔ اور کبھی اپنے نام نہاد درایتی ہتھیار کو آزماتے ہوئے ان پر درانتی چلا دیتے ہیں، اگر اور کچھ نہ ملے تو پھر انھیں رد کرنے کے لیے اپنے روایتی حربے اور پروپیگنڈا ''عجمی سازش'' کو حرکت میں لا کر اپنے آپ کو ہر طرح کی ذمہ داری اور باز پرس سے آزاد سمجھتے ہیں۔

۲: غالی مقلدین: انھوں نے جمع احادیث کو واضح الفاظ میں عجمی سازش نہیں کہا کیوں کہ یہ لوگ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ اس طرح اگر انکار کیا بھی تو زیادہ سے زیادہ ان احادیث کا ہوگا جنھیں بیان کرنے والے عجمی ہوں گے۔ اہل عرب کی بیان کردہ احادیث تو پھر بھی

ہمارا تقلیدی راستہ روکے کھڑی ہوں گی۔ سو ایسے وار کا کیا فائدہ جس سے میدان بھی پوری طرح صاف نہ ہو اور کھلے لفظوں میں انکار احادیث کا فتویٰ بھی لگے؟ اس گروہ نے احادیث، روایانِ احادیث پر خود ساختہ جروحات اور ستودہ صفات ائمہ محدثین خواہ وہ اہل عرب میں سے ہوں یا اہل عجم میں سے ہوں کو ایسی ایسی بے نقط سنائیں جو اکثر و بیشتر منکرین احادیث کے بھی حاشیہ خیال میں نہیں گزری ہوں گی (الامان الحفیظ) کہ جس سے دین اسلام کی ساری عمارت ہی زمین بوس ہو کر رہ جاتی ہے۔ بلکہ معاف کیجیے گا کہ کبھی کبھی تو عصرِ حاضر کے منکرین احادیث کے عالمی چیمپین کا کوشاہ صاحب بھی ان کے سامنے کا کے ہی نظر آتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے تارِ عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور مذہب و مسلک کو بچانے کے لیے دن رات طرح طرح کے جتن کرتے رہتے ہیں۔ جب ان سے کوئی بات نہیں بنتی تو پھر یہ اُن ائمہ محدثین پہ ہی برسنا شروع ہو جاتے ہیں جنھیں بزبان نبوی ﷺ سے سعادت حاصل ہو چکی ہے۔ ستم ظریفی دیکھیے کہ اگر یہی کچھ کھلے منکرین احادیث کریں تو کفر، مگر بقول الطاف حسین حالی: مومنوں پہ کشادہ ہیں رائیں۔ یہ کریں تو یہ سب کچھ عین دین اسلام کی خدمات۔

حالاں کہ ائمہ محدثین اور ان کے متبعین طائفہ منصورہ ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کی فضیلت بیان کی ہے۔ منکرین احادیث کے دجل ''جمع احادیث عجمی سازش'' ہے۔ اس پہ بھی ایک نظر ڈال لیتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں بہت زیادہ سیاہ بکریاں دیکھیں پھر ان میں بہت سی سفید بکریاں شامل ہو گئیں۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے محبوب! آپ اس کی کیا تعبیر ارشاد فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((العجم یشرکونکم فی دینکم وأنسابکم قالوا: العجم یا رسول اللّٰہ؟ قال: لو کان الإیمان معلقا بالثریا لناله رجال من العجم و أسعدهم به الناس))
اس کی تعبیر یہ ہے کہ عجمی لوگ تمہارے دین اور نسب میں شامل ہو جائیں گے۔ (صحابہ کرام نے

از راہ تعجب پوچھا) اللہ کے محبوب! کیا عجم ہمارے دین اور نسب میں شامل ہو جائیں گے؟۔آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں! اگر ایمان (دین اور علم) ثریا ستارے پہ بھی لٹک جائے تو اہل عجم میں سے (بعض) لوگ اسے وہاں سے بھی ضرور حاصل کر لیں گے، اور یہ سعادت وخوش نصیبی باقی لوگوں کی نسبت سب سے زیادہ ان ہی کے مقدر میں ہو گی۔

(مستدرک حاکم ۳۹۵/۴ ح:۸۱۹۴ وسندہ حسن لذاتہ نسخۃ الشیخ صالح اللحام، اتحاف المہرۃ لابن حجر ۳۲۴/۸ ح:۹۴۷۱)

ایک حسن لذاتہ روایت میں ہے کہ: ((لو کان العلم بالثریا، لتناوله ناس من أبناء فارس)) اگر علمِ دین ثریا ستارے پہ بھی پہنچ جائے تو بھی فرزندان اہل فارس اسے وہاں سے ضرور حاصل کر لیں گے۔

(مسند احمد ۴۶۹/۲ ح:۱۰۰۵۹ وسندہ حسن، نیز دیکھئے مسند احمد ۲۹۶/۲، ۲۹۷، ۴۲۰، ۴۲۲ ح:۷۹۳۷، ۹۴۳۰، ۹۴۵۴، بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث ۹۴۳/۲ ح:۴۰)

ایک روایت میں ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ((نضر الله امرأً سمع منا حديثًا، فحفظه حتى يبلغه فرب حامل فقه إلى من هو أفقه منه، و رب حامل فقه ليس بفقيه)) اللہ تعالیٰ خوش وخرم رکھے اس شخص کو جو ہماری کوئی حدیث سنے، پھر اسے یاد رکھے اور آگے بیان کرے کبھی فقہ (مراد احادیث ہیں اور یہی درحقیقت فقہ ہیں) اٹھانے والا اس کی طرف اسے اٹھا کر لے جاتا ہے جو اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ (سنن ابوداود: ۳۶۶۰ وسندہ صحیح)

ایک روایت میں الفاظ ہیں: ((نضر الله امرأ سمع منا حديثا، فبلغه كما سمعه، فرب مبلغ أوعى من سامع)) اللہ تعالیٰ تروتازہ رکھے اس شخص کو جو ہماری کوئی حدیث سنے اور اسے اسی طرح آگے پہنچائے جس طرح اس نے اسے سنا تھا اور کتنے ہی لوگ ہوں گے جنھیں وہ حدیث پہنچے گی وہ اسے ان پہنچانے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں گے۔

(صحیح ابن حبان: ۶۹ وسندہ حسن لذاتہ، مسند بزار ۳۸۲/۵ ح:۲۰۱۴)

ان روایات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہر اس شخص کو دُعا دی ہے جو آپ کی احادیث پر عمل پیرا ہوتا ہے، انھیں یاد کرتا اور آگے بیان کرتا ہے، خواہ وہ اہل عرب میں سے ہو یا اہل عجم میں

سے، ہاں البتہ اس کا صحیح العقیدہ اور ثقہ وصدوق ہونا ضروری ہے۔ صحیح العقیدہ ہونے کی شرط تو دوسرے دلائل کے مدنظر ہے ۔اس کے ثقہ وصدوق ہونے کی دلیل ان روایات کا یہ حصہ: ''فحفظه حتى يبلغه'' اور ''فبلغه كما سمعه'' ہے۔ کیوں کہ ان دونوں جملوں میں موجود شرط پر صرف ثقہ وصدوق راوی ہی پورے اترتے ہیں۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ جمع احادیث 'عجمی سازش' نہیں بلکہ اہل عجم کے لیے بزبان نبوی ﷺ عین سعادت ہے۔

الحمدللہ اہل الحدیث کے پاس تو باسند دلائل وبراہین موجود ہیں۔ شریعت میں تو حیات صحابہ کرام کے بعد متون بھی تب ہی قابل قبول ہوتے ہیں جب وہ صحیح وحسن اسانید کے ساتھ منقول ہوں۔

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الإسناد من الدين، ولولا الإسناد لقال من شاء ما شاء" سند دین میں سے ہے اگر سند نہ ہوتی تو جس کے جی میں جو آتا وہ کہہ دیتا۔ (مقدمہ صحیح مسلم: ۳۲ ترقیم دارالسلام)

مزید فرماتے ہیں: "الإسناد عندي من الدين، لو لا الإسناد لقال من شاء ما شاء، فإذا قيل له من حدثك؟ بقي" میرے نزدیک سند دین میں سے ہے، اگر سند نہ ہوتی تو جس کے جی میں جو آتا وہ کہہ دیتا، جب اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ (جو بات تو بیان کرتا ہے) تجھے وہ کس نے بیان کی ہے؟ تو وہ خاموش ہو جاتا ہے۔

(کتاب العلل الصغیر للترمذی المطبوع فی آخر سننہ ص: ۸۹۱ وسندہ صحیح)

جن کے پاس دلائل واسانید نہیں ان کے بارے میں شیخ الاسلام امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں: "مثل الذي يطلب أمر دينه بلا إسناد كمثل الذي يرتقي السطح بلا سلم" ان لوگوں کی مثال جنھوں نے دین کو سند کے بغیر لیا ہے اس آدمی کی طرح ہے جو چھت پر سیڑھی کے بغیر چڑھتا ہے۔

(شرف اصحاب الحدیث للخطیب البغدادی، ص: ۸۷ وسندہ حسن)

امام محمد بن شاذان الجوہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام علی بن المدینی رحمہ اللہ سے حدیث کی سند کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے سر جھکایا (پھر اٹھایا) اور فرمایا: "تدری ما قال أبو سعید الحداد؟ قال: الإسناد مثل الدرج ومثل المراقی، فإذا زلّت رِجلك عن المرقاة سقطت، الرأی مثل الدرج" تُو جانتا ہے کہ اس بارے میں ابوسعید احمد بن داود الحداد الواسطی رحمہ اللہ نے کیا کہا ہے؟ پھر فرمایا کہ انھوں نے کہا کہ: سند کی مثال زینے اور سیڑھی کی سی ہے۔ جب تیرا پاؤں سیڑھی سے پھسلے گا تو تُو اس سے نیچے گر جائے گا۔ رائے بھی سیڑھی کی طرح ہے۔

(شرف اصحاب الحدیث للخطیب البغدادی ص: ۸۷ وسندہ حسن)

اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((من أرضى الله بسخط الناس كفاه الله، ومن أسخط الله برضا الناس وكله الله إلى الناس)) جو لوگوں کی خوشنودی اور رضا کے مقابلہ میں اللہ کو خوش رکھے گا اللہ اسے (لوگوں سے) کافی ہو جائے گا۔ اور جو لوگوں کی خوشنودی کے حصول میں اللہ کو ناراض کر دے اللہ اسے لوگوں ہی کے سپرد کر دیتا ہے۔ (صحیح ابن حبان: ۲۷۷ وسندہ صحیح، احوال الرجال للامام الجوزجانی ص: ۸ وسندہ صحیح)

دیکھئے کہ اسلاف امت کس قدر اتباع سنت پہ زور دیتے تھے۔ مشہور تبع تابعی امام ابو محمد سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں: "إن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم هو الميزان الأكبر فعليه تعرض الأشياء، على خُلقه وسيرته و هديه فما وافقها فهو الحقُ وما خالفها فهو الباطلُ۔" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میزان اکبر ہے، اسی ہی پہ (تمام) معاملات کو پیش کیا جائے گا، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت واخلاق اور طریقہ جات پر عقائد ونظریات، اعمال وکردار کو پیش کیا جائے گا، جو اس کے موافق ومطابق ہوا وہ حق ہے اور جو ان کے خلاف ومعارض ہوا وہ باطل ہے۔

(الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع للخطیب ص: ۱۶۷ وسندہ صحیح حسن، ابن مسعر هو محمد بن مسعر وهو صدوق حسن الحدیث، ترجمته فی تاریخ بغداد ۳/ ۱۹۰، ۱۹۱)

امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں کہ: ''أن یقبل الخبرُ فی الوقت الذی یثبتُ فیہ و إن لم یمضی عمل من الأئمة بمثل الخبر الذی قبلوا'' حدیث جس وقت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے گی اسی ہی وقت اسے قبول کیا جائے گا، خواہ اس سے قبل قبول کرنے والے پہلے ائمہ کا عمل اس کے موافق ہو یا نہ ہو۔

(الرسالہ ص: ۴۷۵، فقرہ: ۱۱۶۵)

امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں: ''فنعلم أن المسلمین کلھم لا یجھلون سُنتہ، وقد یمکن أن یجھلھا بعضھم۔'' ہم یہ بات جانتے ہیں کہ تمام ہی مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے کبھی جاہل نہیں رہ سکتے۔ اور ہاں یہ ممکن ہے کہ ان میں سے بعض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے جاہل رہ جائیں۔ (کتاب الام ۹/۳۹۱، الفقیہ والمتفقہ ۱/۲۲۳ وسندہ صحیح، واللفظ لہ)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کس قدر زبردست بات فرماتے ہیں کہ: ''من رد حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو علی شفا ھلکة۔'' جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کو رد کیا وہ تباہی و بربادی کے گڑھے میں ہے۔

(الفقیہ والمتفقہ للخطیب البغدادی ۱/۲۸۹ ح: ۲۸۴، طبقات الحنابلہ ۲/۱۴ وسندہ حسن لذاتہ)

سید الفقہاء امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''أذا ثبت الخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و أصحابہ فلیس فی الأسود و نحوہ حجة'' جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور صحابہ کرام کے آثار ثابت ہو جائیں تو پھر اسود (بن یزید) وغیرہ (تابعین) کے اقوال میں کوئی دلیل نہیں رہتی۔ (جزء القراءة تحت ح: ۴۲)

امام بخاری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں: ''فلیس لأحد أن یعود لما نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ'' کسی انسان کے لیے یہ جائز و حلال نہیں کہ وہ کوئی ایسا کام کرے جس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔ (جزء القراءة تحت ح: ۱۳۶)

''أن یعود'' کا معنی تو یہ ہے کہ وہ دوبارہ اس کا ارتکاب کرے۔ لیکن یہاں اس کا

مرادی معنی کیا گیا ہے۔

ائمہ دین کی یہ ایمان افروز اور دین کو جلا بخشنے والی باتیں ہیں۔

ابو طاہر برکہ الخوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک اور امام شافعی کی افضلیت کے بارے میں ابوالحسن علی بن محمد بن محمد المالکی المغازلی رحمہ اللہ سے مناظرہ کیا، ابو طاہر الخوزی فرماتے ہیں چونکہ میں شافعی المذہب تھا لہٰذا میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو افضل قرار دیا، اور ابوالحسن المغازلی مالکی المذہب تھا لہٰذا اس نے امام مالک رحمہ اللہ افضل قرار دیا۔ پھر ہم دونوں نے اپنا قضیہ امام ابو مسلم (عمر بن علی بن احمد بن اللیث) اللیثی رحمہ اللہ (المتوفی: ۴۶۶ یا ۴۶۸ھ) کی خدمت میں پیش کیا تو انھوں نے بھی امام شافعی رحمہ اللہ کو افضل قرار دیا۔ یہ سن کر ابوالحسن المغازلی غصہ ہوئے اور کہا شاید آپ بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب پر ہیں۔ یہ سن کر امام ابو مسلم اللیثی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''نحن أصحاب الحديث، الناس على مذاهبنا فلسنا على مذهب أحد، ولو كنا نُنتَسبُ إلى مذهب أحد لَقِيْلَ: أنتم تضعون له الأحاديث''

ہم اصحاب الحدیث ہیں، لوگ ہمارے مذاہب پر ہوتے ہیں ہم کسی کے مذہب پر نہیں ہوتے ہیں۔ اور اگر ہم ہی (اماموں میں سے کسی امام کے) مذہب کی طرف منسوب ہوتے تو پھر ضرور یہ کہا جاتا کہ تم لوگ اس امام کے مذہب کے لیے احادیث گھڑتے ہو۔

(سؤالات الحافظ ابی الطاہر السلفی لخمیس الخوزی ص: ۱۱۸، ت: ۱۱۳ وسندہ صحیح)

اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''معلوم ہوا کہ اصحاب الحدیث (اہل الحدیث) کسی تقلیدی مذہب مثلاً شافعیت اور مالکیت کے مقلد نہیں تھے بلکہ قرآن و حدیث پر عمل کرنے والے تھے۔ اس عظیم الشان حوالے کے بعد بھی اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ اصحاب الحدیث شافعیت و مالکیت وغیرہما کی تقلید کرنے والے تھے (!) تو یہ شخص اپنا دماغی معائنہ کروالے۔''

(تحقیقی، اِصلاحی اور علمی مقالات ج ۲ ص ۴۹)

تنبیہ: بعض علماء کے ساتھ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی وغیرہ کا سابقہ ولاحقہ لگا ہوتا ہے۔ جسے دیکھ کر موجودہ دَور کے بعض آلِ تقلید خوشی سے بغلیں بجاتے پھرتے ہیں کہ چلو یہ حنفی نہ سہی لیکن مقلد تو ہیں۔ حالاں کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جن علماء کے ساتھ اس طرح کے سابقے لاحقے لگے ہوتے ہیں اگر وہ صحیح العقیدہ ثقہ وصدوق ہوں تو اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ ان علماء کی اکثر مسائل میں رائے وسوچ اس امام کے ساتھ موافق آ گئی ہے جس کی طرف اسے منسوب کیا گیا ہے۔ شوافع کے علماء میں سے ابو بکر عبداللہ بن احمد القفال المروزی، ان کے شاگرد قاضی ابو علی حسین بن محمد، ابو علی، اور استاذ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''لسنا مقلدین للشافعی، بل وافق رأینا رأیه'' ہم امام شافعی رحمہ اللہ کے مقلد نہیں ہیں بلکہ ہماری رائے ان کی رائے کے موافق آ گئی ہے۔

(البحر المحیط فی اصول الفقہ ۸/۲۴۱، ۳۴۳ للامام محمد بن عبداللہ الزرکشی، تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج ۱۰/۱۰۹ للامام احمد بن محمد بن علی الھیتمی، الاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع ۲/۶۱۴ للخطیب الشربینی محمد بن احمد، التقریر والتحبیر ۳/۳۴۰، ۳۴۵، لابی عبداللہ محمد بن محمد بن محمد، المعروف بابن امیر حاج الحنفی تقریرات الرافعی ۱/۱۱۱، النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر ص: ۷، از عبدالحئ لکھنوی)

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ پہلے علماء کے ساتھ جو شافعی وحنبلی وغیرہ کی نسبت ہے اس کا یہی معنی ہے۔

خراسان میں اہل الرائے میں سے بشر بن یحییٰ نامی ایک شخص گزرا ہے، اس کا اہل الرائے کے ہاں بڑا مقام تھا، لیکن جاہل تھا اسے علم وتحقیق سے کوئی لگاؤ اور سروکار نہیں تھا، امام الجرح والتعدیل امام ابو زرعہ الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ہمارے پاس آیا (مناظروں کا شوقین تھا) اس نے یہاں مناظرے کیے یہاں کے علماء نے دوران بحث امام طاوؤس رحمہ اللہ کی سند سے مروی کوئی روایت پڑھی تو اس (جہالت کے پتلے) نے فارسی زبان میں یہ کہا: جس کی عربی یہ بنتی ہے کہ: ''یحتجون علینا بالطیور'' یہ لوگ ہمارے خلاف پرندوں (کی سند) سے دلیل لیتے ہیں۔

(الکفایہ فی علم الروایۃ ص:۱۶۳ وسندہ صحیح، کتاب الضعفاء لابی زرعہ الرازی ۲/۳۴۳)

تنبیہ: طاوس عربی زبان میں مور کو کہتے ہیں۔ لیکن یہاں روایت کی سند میں مشہور ثقہ و متقن محدث امام طاوس بن کیسان رحمہ اللہ تھے، جسے بوجہ جہالت اہل الرائے کے فقیہ بشر بن یحییٰ نے مور سمجھا اور کہا: اہل الحدیث ہمارے خلاف پرندوں سے دلیل لیتے ہیں۔ اہل الرائے میں یہ کوئی صرف بشر بن یحییٰ الخراسانی ہی کا حال نہیں بلکہ یہاں ایسے کئی ایک عجوبے موجود ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ سے کہیں بھی صحیح و حسن احادیث کی مخالفت ثابت نہیں ہے۔ انھوں نے صاف اور بالکل واضح لفظوں میں یہ اعلان کیا کہ: ''کل ما قلت۔ وکان عن رسول اللہ ﷺ خلاف قولی مما یصح فحدیث النبی ﷺ أولی ولا تقلدونی '' جب کبھی بھی میں کوئی ایسی بات کہوں جو نبی کریم ﷺ کی صحیح حدیث کے خلاف ہو تو نبی کریم ﷺ کی حدیث ہی اولیٰ ہے، تم میری تقلید مت کرنا۔

(آداب الشافعی لابن ابی حاتم الرازی ص:۶۹ وسندہ حسن لذاتہ)

ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے نبی ﷺ کی ایک حدیث بیان کی تو ایک شخص نے کہا: ''تأخذ بہ یا أبا عبدَ اللہ؟۔ فقال: سبحان اللہ! أروی عن رسول اللہ ﷺ شیئًا لا أخذُ بہ؟۔ متی عرفتُ لرسول اللہ ﷺ حدیثاً ولم أخذ بہ، فأنا أشهِدُکم أنَّ عقلی قد ذهب '' اے ابوعبداللہ! کیا آپ اس حدیث کو قبول کرتے ہیں؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے تعجب سے سبحان اللہ کہا، اور فرمایا: میں نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کروں اور خود اسے قبول نہ کروں یہ کیسے ممکن ہے؟ جب بھی مجھے نبی اکرم ﷺ کی کسی حدیث کے بارے میں علم ہو اور میں پھر بھی اسے اگر قبول نہ کروں تو میں تم سب لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ (ایسا تب ہی ہو سکتا ہے) جب میری عقل زائل ہو چکی ہو گی۔

(آداب الشافعی لابن ابی حاتم الرازی ص:۶۹ وسندہ صحیح)

امام ابوبکر الحمیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مصر میں تھا وہاں امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک حدیث بیان کی تو ایک آدمی نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا آپ اسے قبول کرتے ہیں؟ یہ سن

کر امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''إن رأیتنی خرجت من الكنيسة أو ترى على زناراً؟۔ إذا ثبت عندی عن رسول الله ﷺ حدیث قلت به، وقولته إياه ولم أزل عنه، وإن هو لم یثبت عندی لم أقوله إياه۔أترى على زناراً حتى لا إقول به۔'' کیا تو نے مجھے کسی گرجے سے نکلتے ہوئے دیکھا ہے؟یا میری کمر یا گلے میں وہ پٹی یا دھاگا دیکھا ہے جسے عیسائی باندھتے ہیں؟جب میرے نزدیک نبی کریم ﷺ کی کوئی بھی حدیث ثابت ہو جائے تو میں اس کا قائل وفاعل ہوں میں اس سے پھسلتا نہیں ہوں،اور اگر وہ میرے نزدیک ثابت ہی نہ ہو تو میں اس کا قائل نہیں ہوں،اے بندہ خدا! کیا تُو نے میرے گلے یا میری کمر میں عیسائیوں والا دھاگا دیکھا ہے؟ میں حدیث نبی ﷺ کی بیان کروں اور پھر اس کے مطابق نہ کہوں (یہ کیسے ہو سکتا ہے؟)

(حلیۃ الاولیاء ۱۰۶/۹ وسندہ صحیح)

امام شافعی رحمہ اللہ نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کہا: ''إذا صح عندكم الحديث عن رسول الله ﷺ فقولوا لی حتى أذهبَ به فی أی بلد كان '' جب تمہارے پاس نبی کریم ﷺ کی کوئی صحیح حدیث پہنچے تو مجھے بھی بتا دیا کرو تا کہ میں اسی کے موافق چلو،خواہ وہ کسی بھی شہر والوں کی بیان کردہ ہو۔(حلیۃ الاولیاء ۱۰۶/۹ وسندہ صحیح)

امام ربیع بن سلیمان المرادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ سے نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث کے بارے میں پوچھا،تو انھوں نے اسے وہ حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: آپ اس حدیث کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ (یعنی اسے لینا چاہیے کہ بعض الناس کی طرح چھوڑ دینا چاہیے) بس یہ سننا تھا کہ امام شافعی رحمہ اللہ پہ کپکپی طاری ہو گی اور وہ لرزاں براندام ہو گئے اور فرمایا: ''أيُّ سماء تُظلنی وأیّ أرض تُقلنی إذا رویتُ عن رسول الله ﷺ وقلت بغيره''

جب میں نبی اکرم ﷺ سے کوئی حدیث بیان کروں اور خود اس کے خلاف کہوں تو تب کون سا آسمان مجھ پر سایہ فگن ہوگا اور کون سی زمین میرا بوجھ اُٹھائے گی؟

(حلیۃ الاولیاء ۹/۱۱۳ وسندہ صحیح ، الحسن بن علی ھو ابوسعید الجصاص ، وھو صدوق ومستور ، دیکھئے : تاریخ بغداد ۷/۳۸۸)

ثقہ وثبت محدث ابوثور ابراہیم بن خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ "کل حدیث عن النبی ﷺ فھو قولي ، وإن لم تسمعوہ مني" نبی کریم ﷺ کی ہر (صحیح وحسن) حدیث ہی میرا قول ہے، اگرچہ تم نے اسے مجھ سے نہ بھی سنا ہو۔ (آداب الشافعی لابن ابی حاتم ص: ۶۹ ، ۷۰ وسندہ صحیح ، تاریخ دمشق ۵۱/۳۸۹)

امام شافعی رحمہ اللہ کے اس طرح کے اقوال مبارکہ اگر جمع کیے جائیں تو پورا ایک کتابچہ تیار ہوسکتا ہے، لہٰذا اسی پہ اکتفا کیا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے اول تو کہیں احادیث کی مخالفت ہی نہیں کی ۔ اور اگر لاعلمی میں کہیں ایسا ہوا بھی ہو تب بھی انھوں نے کہا ہے کہ جہاں صحیح حدیث ملے اسے قبول کرلو اور میری تقلید مت کرو، جہاں بھی صحیح حدیث ہے وہی میرا مسلک ومذہب ہے۔ وہ تو ترکِ حدیث کو کم عقلوں کی علامت ونشانی بتاتے ہیں۔

ہم بعض الناس کی طرح محض سنی سنائی جھوٹی ، بے سند، یا ضعیف سند سے منقول باتیں نہیں کرتے بلکہ جو بھی بات کرتے ہیں باحوالہ کرتے ہیں۔

امام ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ نے فرمایا: "علامة أهل البدع: الوقيعة في أهل الأثر" اہل بدعات کی یہ علامت ونشانی ہے کہ وہ اہل الاثر یعنی اہل الحدیث کی عیب جوئی/غیبت ومذمت کرتے ہیں۔ (اصل السنۃ واعتقاد الدین ، فقرہ: ۳۶ وسندہ صحیح)

شیخ الاسلام امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ "ھذہ الأحادیث المصنوعة؟ قال: یعیش لھا الجھابذۃ" یہ جو موضوع ومن گھڑت احادیث ہیں ان کا کیا کیا جائے؟ تو انھوں نے فرمایا: "ان کے لیے (اللہ تعالیٰ نے) کھوٹے اور کھرے کو پرکھنے والے ماہرین فن پیدا کردیے ہیں۔"

(تقدمۃ الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ۱/۳ ، ۱/۱۱ وسندہ صحیح)

امام الجرح والتعدیل امام ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں: "لم

يكن في أمة من الأمم منذ خلق الله آدم أمناء يحفظون آثار الرسل إلا في هذه الأمة ، فقال له رجل: يا أبا حاتم! ربما رووا حديثا لا أصل له ولا يصح۔ فقال:"علماؤهم يعرفون الصحيح من السقيم ، فروايتهم ذلك للمعرفة ليتبين لمن بعدهم أنهم ميزوا الآثار وحفظوها ، ثم قال: رحم الله أبا زرعة ، كان والله مجتهدا في حفظ آثار رسول الله ﷺ۔" جب سے اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا ہے اُس وقت سے لے کر اِس وقت تک کسی بھی امت میں ایسے ثقہ وامین لوگ پیدا نہیں ہوئے ہیں جو اپنے رسول کی احادیث وآثار کو یاد رکھنے والے اور ان کی حفاظت کرنے والے ہوں سوائے اس امت کے، انھیں کسی آدمی نے کہا کہ: اے ابو حاتم! کبھی کبھار وہ ایسی احادیث وروایات بھی تو بیان کر دیتے ہیں جس کی نہ ہی کوئی اصل ہوتی ہے اور نہ ہی وہ صحیح ہوتی ہے؟

پھر امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ نے فرمایا:"اس امت کے علماء (یعنی اہل حدیث) صحیح اور ضعیف احادیث کے درمیان (خوب) پہچان ومعرفت رکھتے ہیں۔ اور ایسی احادیث وروایات کو صرف معرفت ومعلومات کے لیے لیتے تھے۔ تاکہ وہ اپنے بعد آنے والوں کے لیے یہ بات خوب اچھی طرح واضح کر دیں کہ انھوں نے (کھوٹے اور کھرے) آثار واحادیث کا فرق خوب واضح کر دیا ہے۔ اور انھوں نے انھیں حفظ ویاد کر رکھا ہے۔"

پھر امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ نے فرمایا:"اللہ تعالیٰ ابو زرعہ الرازی رحمہ اللہ پہ رحمتوں کا نزول فرمائے، اللہ کی قسم! وہ نبی کریم ﷺ کی احادیث وآثار کو یاد رکھنے میں مجتہد تھے۔"

(شرف اصحاب الحدیث للخطیب ح:۷۸ وسندہ صحیح، تاریخ دمشق ۳۸/۳۰)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:"أكثر المحدثين في الإعصار الماضية من سنة مائتين وهلم جرا إذا ساقوا الحديث بإسناده اعتقدوا أنهم برؤا من عهدته والله أعلم " زمانہ ماضی میں دوسری صدی ہجری اور اس کے بعد کے اکثر محدثین جب کسی روایت کو سند کے ساتھ بیان کر دیتے تھے تو وہ سمجھتے تھے کہ ہم اس

کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہو گئے ہیں۔ واللہ اعلم ۔ (لسان المیزان ۱/۳۵۳، امام الطبرانی)

آلِ دیو بند، اہلِ حدیث کے کتنے ہی مخالف سہی لیکن اللہ رب العزت نے ان کے قلم سے ہمارے بارے میں سچ اگلا دیا ہے۔ چناں چہ مولوی محمد زکریا کاندھلوی صاحب، اہلِ حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: ''وہ جماعت صرف مجتہدین کے تقلید سے انکار کرتی ہے۔ محدثین کی بالادستی اوران کے فیصلہ سے باہر نکلنے کا ارادہ نہیں کرتی۔'' (فتنہ مودودیت ص:۹۲)

آلِ دیو بند کے علامہ خالد محمود مانچسٹروی لکھتے ہیں: ''جماعت اہلحدیث سے ہمیں تحقیقاتِ حدیث میں کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو لیکن اِس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پچھلی صدی میں اپنی بے بضاعتی کے باوجود حدیث کے جھنڈے اِنہی لوگوں نے قریہ قریہ اور شہر شہر اُٹھائے ہیں۔ اُس وقت نہ اُنہیں کوئی بیرونی امداد حاصل تھی جس کے سہارے ان کی بڑی بڑی بلڈنگیں اور تنظیمیں بنی ہوں۔ بس ایک ولولہ اور جذبہ تھا جو اُن کے عوام کو ہر جگہ تراجم حدیث اُٹھائے لئے پھرتا تھا۔'' (آثار الحدیث ج۲ ص:۲۳)

قارئین سے گزارش ہے کہ جب کبھی آپ صحیح العقیدہ ثقہ وصدوق علماء کے بارے میں کہیں کوئی نازیبا بات پڑھیں تو پریشان ہونے کے بجائے امام الذہبی رحمہ اللہ کی یہ بات یاد رکھیں: ''الجاهل لا يعلم رتبة نفسه فكيف يعرف رتبة غيره؟'' جاہل کو تو اپنا مقام ومرتبہ معلوم نہیں سو وہ کسی دوسرے کے مقام ومرتبہ کو کیا جانے گا؟

(سیر اعلام النبلاء ۱۱/۳۲۱)

ائمہ دین نہ ہی تو کسی پر ناحق ظلم کرتے تھے اور نہ ہی وہ جھوٹے دعوے کرتے تھے اور نہ ہی کسی طرح کی خیانت کیا کرتے تھے، اور نہ ہی انھوں نے الفاظ میں کوئی ردوبدل کیا ہے، امام ابن حبان رحمہ اللہ اپنے گروہ محدثین کے بارے میں کیا ہی خوب فرماتے ہیں: ''لسنا ممن يطلق الكلام على أحد بالجزاف بل نعطى كل شيخ قسطه وكل راو حظه'' ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو اوٹ پٹانگ باتوں کی بنا پر کسی راوی پر جرح کرتے ہیں۔ بلکہ ہم ہر شیخ کو اس کا انصاف کے ساتھ حق دیتے ہیں، اور ہر راوی کو اس کا

وہی مقام دیتے ہیں جس کا وہ مستحق ہوتا ہے۔ (کتاب الثقات ۶/۲۱۸، ۲۱۹)

مزید فرماتے ہیں: "لسنا ممن یوھم الرعاع مالا یستحله ولا ممن یحیف بالقدح فی إنسان وإن کان لنا مخالفا بل نعطی کل شیخ حظه مما کان فیه ونقول فی کل إنسان ما کان یستحقه من العدالة والجرح" ہم (محدثین) ایسے نہیں ہیں جیسا کہ اوباش وگھٹیا قسم کے لوگ عوام الناس میں ہمارے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرتے رہتے ہیں جنھیں ہمارے بارے میں سوچنا اور ان کا اظہار حلال و جائز نہیں۔ اور نہ ہی ہم ان لوگوں میں سے ہیں جو کسی انسان کو ظلم وستم کے ساتھ مجروح قرار دیتے ہیں خواہ وہ ہمارا مخالف ہی کیوں نہ ہو، بلکہ ہم ہر شیخ کو اس کا وہی حق دیتے ہیں جس کا وہ مستحق ہوتا ہے، اور ہر انسان کے بارے میں بلحاظ جرح وتعدیل ہم وہی کہتے ہیں جس کا وہ حقدار ہوتا ہے۔ (کتاب الثقات ۷/۶۴۶)

امام ابن حبان رحمہ اللہ کے اس عمدہ قول پر تبصرہ کرتے ہوئے محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "معلوم ہوا کہ امام ابن حبان اور محدثین کرام بحیثیت مجموعی میزانِ عدل اور انصاف پر گامزن تھے۔ بعض مستثنیات اور اخطاء کی وجہ سے محدثین کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دینا بقول ابن حبان رحمہ اللہ گھٹیا لوگوں کا کام ہے۔" (مقالات ۱/۵۳۴)

اس قدر فضائل ومناقب کے باوجود بعض لوگ اہلِ حدیث کی مخالفت، ان پر طعن و تشنیع اور تمسخر وتحقیر اپنا موروثی حق سمجھتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں امام احمد بن سنان الواسطی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: "لیس فی الدنیا مبتدع إلا وھو یبغض أھل الحدیث وإذا ابتدع الرجل نُزع حلاوۃ الحدیث من قلبه" دنیا میں کوئی ایسا بدعتی نہیں ہے جو اہلِ حدیث سے بغض نہ رکھتا ہو، جب آدمی بدعت میں مبتلاء ہو جاتا ہے تو اس کے دل سے احادیث کی مٹھاس نکال دی جاتی ہے۔

(معرفۃ علوم الحدیث للحاکم: ۴ وسندہ صحیح)

ثقہ وصدوق محدث امام ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل الترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں

اور احمد بن الحسن الترمذی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس موجود تھے تو احمد بن الحسن نے امام احمد رحمہ اللہ سے کہا کہ مکہ میں ابن ابی قتیلہ کے سامنے اصحاب الحدیث کا ذکر ہوا تو اس نے کہا: ''أصحاب الحدیث قوم سوء'' اصحاب الحدیث برے لوگ ہیں۔ ''فقام أبو عبداللّٰہ، وھو ینفض ثوبہ فقال: زندیق! زندیق! زندیق! ودخل البیت'' یہ سن امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کھڑے ہوگئے اور ہاتھ جھاڑ کر تین مرتبہ فرمایا کہ ابن ابی قتیلہ زندیق ہے، زندیق ہے، زندیق ہے۔ پھر گھر میں داخل ہو گئے۔ (معرفۃ علوم الحدیث ص: ۴ وسندہ حسن)

اس سے معلوم ہوا کہ اہل الحدیث پہ لعن طعن کرنے والے امام احمد رحمہ اللہ کے ہاں زندیق وملحد لوگ ہیں۔

اہل بدعات واہل الرائے، اہل الحدیث ہی سے کیا وہ تو مرضی کے مخالف احادیث سے بھی بغض رکھتے ہیں۔ چناں چہ ثقہ وصدوق امام بقیہ بن الولید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھ سے امام اوزاعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''یا أبا یحمد! ما تقول فی قوم یبغضون حدیث نبیھم صلی اللہ علیہ وسلم؟ ـ قال: قلت: قوم سوء، قال: لیس من صاحب بدعۃ تحدثہ عن رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف بدعتہ إلا أبغض الحدیث'' اے ابو یحمد! آپ ایسے لوگوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے بغض رکھتے ہیں؟ امام بقیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: یہ بُرے لوگ ہیں۔ یہ سن کر امام اوزاعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی بھی بدعتی ایسا نہیں ہے جسے تُو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی احادیث بیان کرے جو اُس کی بدعات کے خلاف ہوں تو وہ احادیث سے بغض ونفرت نہ رکھتا ہو۔ (الحجۃ فی بیان المحجۃ ۱/ ۲۰۷ سندہ حسن، الطیوریات ۴/ ۱۳۷۸ ح: ۱۳۴۴)

تنبیہ: اصل کتب میں ''ابومحمد'' لکھا ہوا ہے جب کہ درست ''ابو یحمد'' ہے جیسا کہ کتب اسماء الرجال میں امام بقیہ بن الولید رحمہ اللہ کی یہی کُنیت مذکور ہے۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے یہاں ابو یحمد لکھا ہے۔

ایک مقام پر حافظ ابن حبان رحمہ اللہ نے اہلِ حدیث کی تین نشانیاں بیان کی ہیں:

۱: وہ حدیثوں پر عمل کرتے ہیں۔

۲: سنت (یعنی حدیث) کا دفاع کرتے ہیں۔

۳: اور سنت کے مخالفین کا قلع قمع کرتے ہیں۔

(صحیح ابن حبان، الاحسان: ۶۱۲۹، دوسرا نسخہ: ۶۱۶۲)

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''جب میں اہلِ حدیث میں سے کسی شخص کو دیکھتا ہوں تو گویا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ دیکھتا ہوں۔'' (شرف اصحاب الحدیث للخطیب: ۸۶ وسندہ صحیح)

بعض لوگ اہل حدیث کے یہ فضائل ومناقب دیکھ کر موجودہ زمانے کے اہل الحدیث کو اس سے خارج کرتے ہوئے یہ جھوٹا پروپیگنڈا شروع کر دیتے ہیں اس سے صرف محدثین ہی مراد ہیں حالاں کہ امام اہل السنہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''صاحب الحدیث عندنا من یستعمل الحدیث'' ہمارے نزدیک صاحب الحدیث وہ شخص ہے جو اس پر عمل کرتا ہے۔

(الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع ۱/۱۴۴ ح: ۱۸۳ وسندہ صحیح، مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص: ۲۰۸)

امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سن رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وولاۃ الأمر بعدہ سننا، الأخذ بھا تصدیق لکتاب اللّٰہ عز وجل، واستکمال لطاعۃ اللّٰہ، وقوۃ علی دین اللّٰہ من عمل بھا مھتد، ومن استنصر بھا منصور، ومن خالفھا اتبع غیر سبیل المؤمنین، وولاہ اللّٰہ ما تولی'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے خلفاء نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سنن اور (امور سلطنت چلانے کے راستے) مقرر کیے ہیں انھیں پکڑنا اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تصدیق ہے، اور اللہ تعالیٰ کی بھرپور اطاعت اور دین میں مضبوطی ہے، جو ان پر عمل پیرا ہوا وہ ہدایت یافتہ ہو جائے گا اور جو ان ہی سے مدد لے گا وہ منصور بن جائے گا، جو ان کی مخالفت کرے گا وہ مؤمنین کے راستہ سے ہٹا ہوا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے اُدھر

ہی پھیر دے گا جس سمت وہ پھرے گا۔ (شرف اصحاب الحدیث للخطیب: ۷ وسندہ حسن لذاتہ)

"استنصر بها" کا معنی ومفہوم یہ ہے جو بھی شخص تمام زندگی قرآن مجید، احادیث اور آثار الصحیحہ والحسنہ کے ساتھ تمسک اختیار کرے گا وہ طائفۂ منصورہ میں سے ہو جائے گا۔ اور جو قرآن مجید اور احادیث وآثار صحیحہ والحسنہ کو چھوڑ کر کسی بھی سمت نکل جائے اللہ تعالیٰ اسے اُدھر ہی پھیر دے گا جس طرف وہ پھرنا چاہے۔ خواہ منکرین احادیث کی پگڈنڈی پہ چلے خواہ تقلید کا پٹہ گلے میں ڈالے یا پوری ڈھٹائی سے یہ اعلان کرتا پھرے: "ولا ينتقض عهده بالإباء عن الجزية ، والزنا بمسلمة ، و قتل مسلم ، و سب النبي ﷺ".

امام مسلم بن الحجاج رحمہ اللہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں: "واعلم رحمك الله! أن صناعة الحديث ، ومعرفة أسبابه من الصحيح والسقيم إنما هي لأهل الحديث خاصة ، لأنهم الحفاظ لروايات الناس ، والعارفين بها دون غيرهم ، إذ الأصل الذي يعتمدون أديانهم: السنن والآثار المنقولة من عصر إلى عصر ، من لدن النبي ﷺ إلى عصرنا هذا۔ فلا سبيل لمن نابذهم من الناس وخالفهم في المذهب إلى معرفة الحديث ، معرفة الرجال من علماء الأمصار فيما مضى من الأعصار من نقال الأخبار ، وحمال الآثار وأهل الحديث هم الذين يعرفونهم ، و يميزونهم ، حتى ينزلهم منازلهم في التعديل والتجريح ، وإنما اقتصصنا هذا الكلام لكي نثبته من جهل مذهب أهل الحديث ممن يريد التعلم والتنبه على تثبيت الرجال ، وتضعيفهم۔ فيعرف ما الشواهد عندهم ، والدلائل التي بها ثبتوا الناقل للخبر من نقله ، أو سقطوا من أسقطوا منهم"

بَرخوردار! اللہ آپ کے حال پہ رحم فرمائے، یہ بات اچھی طرح جان لیجیے کہ فنِ حدیث، اس

کے اسباب وعوامل، صحیح وضعیف حدیث کی معرفت وپہچان صرف اہل حدیث (محدثین) کا خاصہ ہے۔ کیونکہ صرف اہل حدیث ہی راویوں کی بیان کردہ روایات کو اچھی طرح یاد کرنے والے ہیں۔ اور اہل حدیث ہی بلاشرکت غیر اس کی معرفت وپہچان رکھتے ہیں۔ کیونکہ اہل حدیث ہی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انھوں نے اپنے دین کی اساس وبنیاد ان (ثابت شدہ) سنن وآثار کو بنایا ہے جو ایک دور سے لے کر دوسرے دور، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس سے لے کر ہمارے دور تک (متصل وصحیح سند کے ساتھ) منقول ہیں۔ لوگوں میں سے جو بھی شخص اہل حدیث سے جھگڑا کرے یا اہل حدیث کی مخالفت کرے اس کے لیے احادیث کی معرفت، اسماء الرجال کی پہچان، پہلے دور کے گزرے ہوئے علماء کے حالات وواقعات، تاریخ نویسوں اور احادیث کے راویوں کی معرفت وپہچان کا کوئی راستہ اور کوئی وسیلہ نہیں۔ (ان سب باتوں کا علم اہل حدیث کی بدولت حاصل ہوا ہے اور ہو سکتا ہے) اور اہل حدیث کی ہی یہ شان واعزاز ہے کہ وہی ان سب چیزوں کو جانتے ہیں اور وہی کھوٹے اور کھرے کی خوب پہچان ومعرفت رکھتے ہیں۔ وہ ہر طرح کے راویوں کو بلحاظ جرح وتعدیل اُن کا وہی مقام ومرتبہ دیتے ہیں جس کے وہ اہل وحقدار ہوتے ہیں۔ اس بات کو ہم نے اس لیے بیان کیا ہے تاکہ ہم (ہر) اس شخص کے سامنے اس بات کو بھرپور طریقے سے واضح کرسکیں جو اہل حدیث کے مذہب ومنہج سے جاہل وناواقف ہے، اور وہ راویوں کی جرح وتعدیل، تجریح وتوثیق سیکھنے اور اس فن سے آگاہی حاصل کرنا چاہتا ہو، وہ یہ بات جان لے کہ اہل حدیث (محدثین) کے پاس وہ کون سے شواہد ودلائل ہوتے ہیں جن کی بدولت حدیث سننے والا، حدیث سنانے والے کی احادیث کو ثابت جانتا ہے، اور جس کی روایت کو وہ ساقط ومردود قرار دیتے ہیں تو وہ (راوی اور ان کی مرویات) کیوں ساقط ومردود قرار پاتی ہیں۔

(کتاب التمییز: ص ۱۸۱، قبل الحدیث ۱۰۷، دوسرا نسخہ: ص ۱۹۶، قبل الحدیث ۱۰۴)

امام مسلم رحمہ اللہ کا یہ قول اہل حدیث کے ہاں، جہاں سونے کے پانی سے لکھنے کے

قابل ہے وہیں اہل بدعات اور غالی مقلدین کے لیے یہ تازیانۂ عبرت بھی ہے۔

امام الذہبی رحمہ اللہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں: ''نحن لا ندعي العصمة في أئمة الجرح و التعديل، لكن وهم أكثر الناس صواباً، و أندرهم خطأً و أشد هم إنصافاً، و أبعدهم عن التحامل۔ و إذا اتفقوا على تعديل أو جرح فتمسك به، واعضض عليه بناجذيك و لا تتجاوزه، فتندم۔ ومن شذ منهم فلا عبرة به، فخل عنك العناء، وأعط القوس باريها۔ فوالله لو لا الحفاظ الأكابر لخطبت الزنادقة على المنابر ولئن خطب خاطب من أهل البدع، فإنما هو بسيف الإسلام وبلسان الشريعة، وبجاه السنة وبإظهار متابعة ما جاء به الرسول ﷺ، فنعوذ بالله من الخذلان ''ہم ائمہ جرح وتعدیل کے بارے میں معصومیت کے دعوی دار تو نہیں ہیں مگر اس بات کے ضرور قائل ہیں کہ تمام لوگوں میں یہی لوگ سب سے زیادہ حق اور درست بات پہ قائم ودائم ہیں، سب سے کم خطا انھیں ہی لگی ہے، تمام لوگوں میں یہی سب سے زیادہ عدل وانصاف کرنے والے ہیں، کسی پہ ظلم وزیادتی کرنے سے یہی لوگ سب سے زیادہ دور ہیں۔ جب یہ کسی راوی کی توثیق یا تضعیف پر متفق ہوں تو اس بات کو مضبوطی سے تھام لو، اسے اپنی داڑھوں کے ساتھ پوری قوت کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لو، ان کی اس بات سے چشم پوشی نہ کرنا ورنہ ندامت و پچھتاوہ تمہارا مقدر بن جائے گا، ہاں ان میں سے جو خود ہی کسی راوی کے بارے میں باقی ائمہ کے برخلاف رائے رکھتا ہو اس کی اس راوی کے بارے میں اس جرح وتعدیل کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا، تو (ان کے مقابلہ میں آنے والی ہر رائے ونظریہ اور جس کا تو اہل نہیں ہے اس) کے بوجھ ومشقت سے اپنے آپ کو آزاد کر لے، کمان اسی کو تھما جو اسے چلانا جانتا ہو (یعنی جس کا کام اسی کو ساجھے)۔ اللہ کی قسم! اگر یہ کبار حفاظ حدیث (ائمہ جرح وتعدیل) نہ ہوتے تو آج منبروں پر ضرور زندیق بے دین قسم کے لوگ (ہی) خطبہ دے رہے ہوتے، اور اگر اہل

بدعات میں سے جو کوئی خطیب خطبہ میں (احادیث) بیان کررہا ہوتا ہے تو یہ صرف اسلام کی تلوار (کے خوف کی وجہ سے)، شریعت کی زبان، سنت کی عزت وتکریم کی وجہ سے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی متابعت کے اظہار کے لیے ہی ہوتا ہے۔ ہم ان کے راستے سے جدا ہونے سے اللہ رب العزت کی پناہ میں آتے ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۱/۸۲)

ماضی قریب کے حنفی عالم جناب علامہ ابو الحسنات محمد عبدالحی لکھنوی صاحب لکھتے ہیں: "من نظر بنظر الإنصاف، وغاص في بحار الفقه والأصول متجنبا الإعتساف، يعلم علما يقينيا أن أكثر المسائل الفرعية والأصلية التي اختلف العلماء فيها، فمذهب المحدثين فيها أقوى من مذاهب غيرهم، وإني كلما أسير في شعب الاختلاف أجد قول المحدثين فيه قريبا من الإنصاف، فلله درهم، وعليه شكرهم (كذا) كيف لا وهم ورثة النبي ﷺ حقا، ونواب شرعه صدقا، حشرنا الله في زمرتهم، وأماتنا على حبهم وسيرتهم۔"

جو شخص عدل وانصاف کی نظر سے دیکھتے ہوئے اور تعصب و بے راہ روی سے بچتے ہوئے فقہ اور اصول (یعنی کتاب وسنت) کے سمندر میں غوطہ زنی کرے گا وہ یقینی طور پر جان لے گا کہ وہ فروعی اور اصولی مسائل جن میں علماء کا اختلاف ہے، ان میں ائمۂ محدثین کا مذہب ومسلک دوسروں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ قوی ہے۔ میں جب کبھی بھی اختلاف کی گھاٹیوں کی سیر کرتا ہوں تو محدثین کا قول ہی انصاف کے قریب پاتا ہوں، یہ خوبی وکمال اللہ ہی کی طرف سے ہے اور اللہ ہی انھیں اجر وثواب سے نوازے گا، اور ایسا ہو بھی کیوں نہ وہی تو نبی کریم ﷺ کے حقیقی وارث اور سچے نمائندے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہی کے گروہ میں اٹھائے اور ہمارا خاتمہ ان کی محبت وسیرت پر کرے۔

(امام الکلام: ص ۱۵۶، دوسرا نسخہ: ص ۲۱۶)

ان اقوال ذھبیہ سے معلوم ہوا کہ طائفہ منصورہ ائمہ محدثین اور ان کی اتباع میں اہل

الحدیث ہی کا مسلک حق وسچ ہے۔اور یہی لوگ سب سے زیادہ انصاف پسند، ظلم وزیادتی سے سب سے زیادہ دور رہنے والے ہیں۔ امام ابو احمد الحاکم الکبیر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب شعار اہل الحدیث میں شعار اہل الحدیث کو بھرپور انداز میں پیش کیا ہے۔اس کا بغیر کسی مسلکی و مذہبی تعصب کے مطالعہ فرمائیں۔

اللہ جزائے خیر عطاء فرمائے استاذ محترم محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کو کہ انھوں نے اس کی کتاب کی بہترین تحقیق وتخریج فرمائی اور اُردو دان طبقہ پہ احسان کیا۔اگر کتاب میں کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔

سبحانك اللّٰهم وبحمدك ، لا إله إلا أنت ، أستغفرك وأتوب إليك

تنویر الحق الترمذی

۲۵/نومبر ۲۰۲۲ء



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شِعَارُ أَصْحَابِ الْحَدِيْثِ

أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الثِّقَةُ مَجْدُ الدِّيْنِ شَيْخُ الْإِسْلَامِ أَبُوْ سَعْدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُوْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الصَّفَّارِ فِيمَا كَتَبَهُ إِلَيَّ مُجِيْزًا قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمَشَايِخُ الْأَئِمَّةُ أَبُوْ مُحَمَّدٍ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ عُمَرَ السَّيِّدِيُّ وَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبِي أَحْمَدَ الْفَرَاوِيُّ وَأَبُو الْقَاسِمِ زَاهِرُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّحَّامِيُّ وَأَبُو الْقَاسِمِ سَهْلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السُّبْعِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِمْ فِيْ يَوْمِ الاثْنَيْنِ الْحَادِيْ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ.

وَأَجَازَنِيْ أَيْضًا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُوْ رَوْحٍ عَبْدُ الْمُعِزِّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِى الْفَضْلِ الْبَزَّازُ الْهَرَوِيُّ يُعْرَفُ بِحَافِظٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُو الْقَاسِمِ زَاهِرُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّحَّامِيُّ سَمَاعًا عَلَيْهِ قَالُوْا: أَنْبَأَنَا أَبُوْ سَعْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْكَنْجَرُوْذِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْحَافِظُ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ فَأَقَرَّ بِهِ قَالَ:



۱) الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِيْنَ.

سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔

(سیدنا) محمد (ﷺ) اور آپ کی تمام آل پر درود (وسلام) ہو۔

۲) قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مومنین صرف وہ لوگ ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو اُن کے دل ڈر جائیں اور جب اللہ کی آیتیں اُن کے سامنے پڑھی جائیں تو اُن کا ایمان زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر توکل (بھروسا) کرتے ہیں۔'' (٨/ الانفال : ٢)



۳) وَقَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى: ﴿هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِىْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ﴾

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ''اُسی نے مومنوں کے دلوں میں سکینت نازل کی تاکہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ ایمان میں زیادہ ہو جائیں۔'' (٤٨/ الفتح : ٤)



٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذِكْرُهُ: ﴿وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ﴾

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ لوگ جنھوں نے ہدایت اختیار کی، اس نے انھیں ہدایت میں بڑھا دیا اور انھیں ان کا تقوی دے دیا۔'' (٤٧/ محمد : ١٧)



بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْإِيْمَانَ فِي الْقَلْبِ

اس دلیل کا ذکر کہ ایمان دل میں ہوتا ہے

۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: **((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ))**.

(سیدنا) عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں کوئی (بھی) ایسا شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر تکبر ہو اور (جہنم کی) آگ میں کوئی (بھی) ایسا شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر ایمان ہو۔''

تحقیق صحیح

أخرجه مسلم (كتاب الإيمان، باب تحريم الكبر و بيانه: ح ٩١) وابن ماجه (المقدمة، باب في الإيمان: ح ٥٩) عن سويد بن سعيد، ومسلم عن منجاب بن الحارث، كلاهما عن علي بن مسهر، وأبو داود (كتاب اللباس، باب ماجاء فى الكبر: ح ٤٠٩١)، والترمذي (كتاب البر والصلة، باب ماجاء فى الكبر: ح ١٩٩٨) عن أبي بكر بن عياش، ومسلم والترمذي كلاهما عن الأعمش، ومسلم والترمذي (ح ١٩٩٩) وغيرهما عن فضيل بن عمرو، كلاهما عن إبراهيم النخعي به بألفاظ متقاربة.

※ وقال الترمذي: "هذا حديث حسن صحيح غريب".

قلت: وللحديث طرق أخرىٰ، انظر مسند الإمام أحمد (١/ ٤١٢، ٤١٦، ٤٥١) والمعجم الكبير للطبراني (١٠/ ٩٢ ح ١٠٠٠٠) وغيرهما.

وانظر ح: ٦



٦) أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ يَحْيٰى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلٍ - يَعْنِى ابْنَ عَمْرٍو - عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: **((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ))**.

(سیدنا) عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے (ہی) روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں کوئی (بھی) ایسا شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر تکبر ہو اور (جہنم کی) آگ میں کوئی (بھی) ایسا شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہو۔''

تحقیق صحیح

أخرجه مسلم (ح ٩١) وغيره، انظر ح: ٥



بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِيْمَانَ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ

اس دلیل کا ذکر کہ ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے

۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا أَبُوْ نَصْرٍ يَعْنِي التَّمَّارَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ - عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ حَبِيْبٍ رضي الله عنه قَالَ: "**الْإِيْمَانُ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ**". قِيْلَ: مَا زِيَادَتُهُ وَنُقْصَانُهُ؟ قَالَ: "**إِذَا ذَكَرْنَا اللّٰهَ فَحَمِدْنَاهُ وَسَبَّحْنَاهُ فَتِلْكَ زِيَادَتُهُ، وَإِذَا غَفَلْنَا وَنَسِيْنَا فَذَاكَ نُقْصَانُهُ**".

قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا نَصْرٍ التَّمَّارَ يَقُوْلُ: "**الْإِيْمَانُ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ**".

(سیدنا) عمیر بن حبیب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: "ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے"۔ کہا گیا کہ اس کی زیادتی اور کمی کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: "جب ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں تو اس کی حمد و تسبیح بیان کرتے ہیں، یہ (ایمان کی زیادتی) ہے اور جب ہم غافل ہو جاتے ہیں تو (اُسے) بھول جاتے ہیں، یہ اس (ایمان) کی کمی ہے۔"

(اس حدیث کے راوی) ابونصر التمار (عبدالملک بن عبدالعزیز النسائی رحمہ اللہ) نے فرمایا: "ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے۔"

تحقیق حسن

أخرجه أبو نعيم الأصبهاني عن المؤلف به في معرفة الصحابة (٤/ ٢٠٨٨ ح ٥٢٥٣) والبغوي في التفسير (٢/ ٢٢٩) وابن أبي شيبة في كتاب الإيمان (ح ١٤ ص٧، سنده صحيح) وعنه البيهقي فى شعب الإيمان (١/ ٧٧ ح ٥٦) عن أبي نصر التمار، وكذا

عبد الله بن أحمد في كتاب السنة (١/ ٣١٥ ح ٦٢٤) عن عفان، وأيضًا (السنة لعبدالله: ١/ ٣٣٠ ح ٦٨٠) عن عبد الأعلى النرسي، والآجري في الشريعة (ص ١١٢) عن الحسن بن موسىٰ، كلهم عن حماد بن سلمة به.

وقال بعضهم عن حماد عن الخطمي أحسب عن أبيه عن جده عمير به، ورواه محمد بن الفضل عن حماد عن الخطمي عن جده به انظر الشريعة للآجري (ص ١١١) وتابعه يزيد بن هارون عند المصنف (انظر ح٨) به.

قلت: رجاله ثقات إلا يزيد بن عمير بن حبيب، لم أجد له ترجمة. وقال عبدالرحمٰن بن مهدي: "قوم توارثوا الصدق، بعض عن بعض" (مسائل عثمان بن أبي شيبة: ٢٥ بتحقيقي).

وانظر ح: ٨



٨) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ أَنَّ جَدَّهُ عُمَيْرَ بْنَ حَبِيبٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، ح:

وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَعْنِى ابْنَ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنِ الْإِيْمَانِ فِي مَعْنَى الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فَقَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ حَبِيْبٍ رضي الله عنه قَالَ: "**الْإِيْمَانُ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ**". فَقِيْلَ لَهُ: وَمَا زِيَادَتُهُ وَمَا نُقْصَانُهُ؟ فَقَالَ: "**إِذَا ذَكَرْنَا اللّٰهَ فَحَمِدْنَاهُ وَسَبَّحْنَاهُ فَذٰلِكَ زِيَادَتُهُ، وَإِذَا غَفَلْنَا وَضَيَّعْنَا وَنَسِينَا، فَذَاكَ نُقْصَانُهُ**".

هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسٰى .

محمد بن الحسن بن شقیق نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ایمان میں زیادتی وکمی کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے اپنی سند کے ساتھ سیدنا عمیر بن حبیب رضی اللہ عنہ کا یہ قول پیش کیا کہ ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے۔ ان (سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ) سے کہا گیا کہ اس کی زیادتی اور نقصان (کمی) کیا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: جب ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں تو اس کی حمد وتسبیح بیان کرتے ہیں، یہ اس (ایمان) کی زیادتی ہے۔ جب ہم غافل ہوتے ہیں اور اُسے ضائع کردیتے اور بھلا دیتے ہیں، یہ اس (ایمان) کی کمی ہے۔

تحقیق حسن

أخرجه زاهر بن طاهر الشحامي في تخريجه الموسوم بحديث السراج (٣/ ٨٠، ٨١ ح ١٩٤٠، ١٩٤١) والخلال في السنة (٢/ ٣١، ٣٢ ح ١١٤١) عن عبد الله به، وابن سعد (٤/ ٣٨١) عن حماد بن سلمة به .

وانظر ح: ٧



٩) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زُهَيْرٍ الْقَيْسِيُّ بِطُوسَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شِبْلٍ [١] الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ - يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيْدِ - عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ - يَعْنِي عَبْدَ الْوَهَّابِ - عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: "الْإِيْمَانُ يَزْدَادُ وَيَنْقُصُ" .

(سیدنا عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: ''ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے۔''

تحقیق إسناده ضعيف جدًا

أخرجه ابن ماجه (المقدمة، آخر: باب في الإيمان: ح ٧٤) والآجري في الشريعة

[١] "شِبْلٍ" هو خطأ والصواب "شُمَيْلٍ". (/ معاذ)

(ص ١١١) والبيهقي في شعب الإيمان (١/ ٧٦ ح ٥٣) عن إسماعيل بن عياش الحمصي عن عبد الوهاب بن مجاهد عن أبيه عن أبي هريرة وابن عباس به، والحمصي مدلس وقد عنعن (انظر الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين: ص ٨٧) وشيخه عبد الوهاب مكي ورواية إسماعيل عن الحجازيين وغيرهم ضعيفة.

قلت: تابعه معاوية بن يحيى (لم يتبين لي من هو: الصدفي أو الطرابلسي) عند المصنف ولكن تلميذه بقية من كبار المدلسين ولم يصرح بالسماع، فالسند لا يثبت عن عبد الوهاب ولو ثبت لكان موضوعًا، لأن عبد الوهاب هذا كذبه الثوري وغيره.

وقال ابن الجوزي: أجمعوا على ترك حديثه [1]، انظر تهذيب التهذيب (٦/ ٤٠٠) وغيره.



١٠) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: "**الْإِيْمَانُ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ**".

(سیدنا) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے۔"

تحقیق **ضعيف**

أخرجه زاهر بن طاهر الشحامي في تخريج حديث السراج (٢/ ١٩٧ ح ٨٢٠) وعبد اللّٰه بن أحمد في السنة (١/ ٣١٤ ح ٦٢٢) والخلال في السنة (٢/ ٢٦ ح ١١١٨) والآجري في الشريعة (ص ١١١) والبيهقي في شعب الإيمان (١/ ٧٧

[1] وقال ابن الجوزي: "مُجمعٌ على ترك حديثه" (القصاص والمذكرين: ٥٢) [/ معاذ]

ح٥٥) من طرق عن إسماعيل بن عياش به، وهو صرح بالسماع عند الآجري.

قلت: عبد الله بن ربيعة الحضرمي: ترجم له البخاري (التاريخ الكبير ٥/ ٨٥ رقم: ٢٣٣) وابن أبي حاتم (الجرح والتعديل ٥/ ٥١) ولم يذكرا فيه جرحًا ولا تعديلًا، وذكره ابن حبان في كتاب الثقات (٥/ ٢٧) ولم أجد له راويًا غير صفوان بن عمرو السكسكي.



١١) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حَرِيْزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدٍ ① عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: "**الْإِيْمَانُ يَزْدَادُ وَيَنْقُصُ**".

(سیدنا) ابوالدرداء (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: "ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے۔"

تحقیق **ضعیف**

أخرجه عبد الله بن أحمد في السنة (١/ ٣١٤ ح ٦٢٣) عن هيثم بن خارجة عن إسماعيل به والخلال في السنة (٢/ ٢٦ ح ١١١٩) عن إسماعيل بن عياش به وأخرجه ابن ماجه ② (المقدمة، باب في الإيمان: ح٧٥) عن أبي عثمان سعيد بن سعد البخاري عن هيثم به، إلا أنه قال: "عن حريز بن عثمان عن الحارث أظنه عن مجاهد عن أبي الدرداء".

....

① في المخطوط: "الحارث بن مخمر" وقد ذكر الحافظ ابن عساكر هذه الرواية سندًا ومتنًا في ترجمة الحارث بن مخمر، انظر تاريخ دمشق (١٢/ ٢٤٩، نسخة أخرىٰ: ١١/ ٤٧٢، ٤٧٣) [/ تنوير الحق]

② أفاد الحافظ في النكت الظراف (٨/ ٢٣١) بأنه من زيادات أبي الحسن بن القطان عن ابن ماجه، قاله المزي!

قلت: حريز تصحف عند كثيرين ولم يتنبه له محقق كتاب السنة لعبد الله بن أحمد والحارث لم يعرفه الحافظ (انظر تهذيب التهذيب ٢/ ١٤٤ ت ٢٩٥) وهو أبو حبيب الحارث بن مخمر القاضي .

وقال البيهقي في شعب الإيمان (١/ ٧٦ ، ٧٧ ح ٥٣ ، ٥٤): "أخبرنا أبو بكر الأشناني أنبأ أبو الحسن الطرائفي ثنا عثمان بن سعيد ثنا أحمد بن يونس...... وبإسناده ...... قال ثنا إسماعيل بن عياش ثنا حريز بن عثمان الرحبي عن أبي حبيب الحارث بن مخمر عن أبى الدرداء قال: الإيمان يزد اد وينقص" .

قلت: رجاله ثقات ، والأشناني هو أحمد بن محمد بن إبراهيم بن حمدون الصيدلاني ، ترجمه الحافظ عبد الغافر بن إسماعيل الفارسي في تاريخه كما في "الحلقة الأولى من تاريخ نيسابور المنتخب من السياق" (ص٩٥ ت ١٧٧) وقال: "جليل ، ثقة من كبار الصالحين والطرائفي هو أبو الحسن أحمد بن محمد بن حمدون بن سلمة العنزى النيشابوري ، قال الذهبي: "ثقة جليل صالح عابد" (تاريخ الاسلام: ٢٨/ ٣٩٨ تحت ٢٤٢ وفيات: ٤١٦ هـ) ، وقال الحاكم أبو عبد الله: "كان صدوقًا" (سير أعلام النبلاء: ١٥/ ٥٢٠) وأخرج عنه فى المستدرك (٤/ ١٠٠ ، وغيره) وقال الذهبي فى السير: "الشيخ المسند الأمين " (سير أعلام النبلاء: ١٥/ ٥١٩) .

والحارث بن مخمر (الذي تصحف عند كثيرين): وقال أبو حاتم الرازي: "روى عن عمر بن الخطاب ﷺ مرسلًا ، وعن أبي سعيد الخدري وأبي الدرداء والنواس بن سمعان ﷺ مرسلًا" (الجرح والتعديل: ٣/ ٨٩) وقال الذهبي: "روايته عن عمر وأبي الدرداء ﷺ منقطعة" (تاريخ الاسلام: ٧/ ٤٥ تحت ٢٨) فالسند منقطع ، والله أعلم .



۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا ① وَالْأَوْزَاعِيَّ ② وَابْنَ جُرَيْجٍ وَالثَّوْرِيَّ ومَعْمَرًا يَقُوْلُوْنَ: "**الْإِيْمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ**".

عبدالرزاق (بن ہمام الصنعانی رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ میں نے مالک (بن انس المدنی)، اوزاعی، ابن جریج، (سفیان) الثوری اور معمر (بن راشد) کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"ایمان قول وعمل (کا نام) ہے، زیادہ اور کم ہوتا ہے۔"

تحقیق صحیح

ولہ طرق أخرٰی عند الآجري فی الشریعۃ (ص ۱۱۷، نسخۃ أخری: ۲/ ۶۰۶ ح ۲۴۳ وسندہ صحیح) عن عبد الرزاق باختلاف یسیر .



۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عِمْرَانَ مُوسَى بْنُ الْعَبَّاسِ الْجُوَيْنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي الْفَرْوِيَّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَالِكٍ، قَالَ: "**الْإِيْمَانُ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ**" قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿**لِيَزْدَادُوْا إِيْمَانًا مَّعَ إِيْمَانِهِمْ**﴾ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام: ﴿**رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى**

....

① حلیۃ الأولیاء (۶/ ۳۲۷) وسندہ حسن . (/ تنویر الحق)

② المخلصیات (۳/ ۱۱۷ ح ۲۱۲۷ وسندہ صحیح)، تاریخ دمشق (۴۸/ ۲۴۳)، کتاب الشریعۃ للآجري (۲/ ۶۰۷ ح ۲۴۵) فیہ فدیک بن سلیمان وھو ثقۃ صدوق، قال محمد بن یحیي الذھلي: "کان من العباد" (تاریخ دمشق: ۴۸/ ۲۴۳ وسندہ حسن) وذکرہ ابن حبان في الثقات (۹/ ۱۳) وأخرج عنہ الطبراني في الأوسط (۳/ ۶ ح ۲۲۹۸) والکبیر (۸/ ۳۳۶ ح ۸۶۲) وقال البیھقي فی المجمع (۵/ ۲۵۵) فیہ: "رجالہ ثقات". (/ تنویر الحق)

قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ﴾ قال: فَطُمَأْنِيْنَةُ قَلْبِهِ زِيَادَةٌ فِيْ إِيْمَانِهِ . وذكر باقي الحكاية.

(امام) مالک (بن انس رحمہ اللہ: صاحب الموطأ) سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا:

''ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ﴾ تاکہ ان کے ایمان پر ایمان زیادہ ہو جائے۔ (٤٨/ الفتح : ٤)

اور ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا: ﴿رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ط قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ط قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ط﴾ اے میرے رب! مجھے دکھاؤ کہ تم کس طرح مُردوں کو زندہ کرتے ہو؟ کہا: کیا تجھے یقین نہیں؟ کہا: کیوں نہیں! (یقین) ہے، لیکن میں اپنا دل مطمئن کرنا چاہتا ہوں۔ (٢/ البقرة : ٢٦٠)

(امام مالک رحمہ اللہ نے) فرمایا: پس اُن کے دل کا اطمینان، ایمان کی زیادتی ہے، اور راوی نے باقی حکایت (بیان) کی (جسے یہاں حذف کر دیا گیا ہے۔)

تحقیق **إسناده ضعيف**

إسحاق بن محمد الفروي ضعيف من جهة حفظه ، ضعّفه الجمهور ، أخرج عنه البخاري ثلاثة أحاديث توبع في كل منها فلا عيب على الإمام البخاري في إخراج حديثه ، لأنه يغتفر في المتابعات ما لا يغتفر في الأصول ، والفروى ضعفه الجمهور والرواية السابقة يغني عنه .



١٤) أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ - يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَالْمُثَنَّى وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالُوا: ''**الْإِيْمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ**''.

یحییٰ بن سُلیم (الطائفی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ ابن جریج، مالک، محمد بن مسلم (الطائفی)، محمد (بن عبداللہ) بن عمرو بن عثمان، مثنیٰ (بن معاذ) اور سفیان الثوری فرماتے تھے: ''ایمان قول وعمل (کا نام) ہے۔''

تحقیق إسناده حسن [1]

يحيى بن سليم الطائفي: صدوق وثقه الجمهور، ورواه الحميديّ عنه أيضًا ببعضه، انظر الشريعة (ص ١٣١) وقال البخاري في تاريخه في ترجمة عبدالرحمٰن ابن نافع: "ما حدّث الحميدي عن يحيى بن سليم فهو صحيح".

(تهذيب التهذيب ١١/ ١٩٩)



بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللّٰهِ غَيْرُ مَخْلُوقٍ

اس دلیل کا ذکر کہ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے

۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ السُّلَمِيُّ بِحَرَّانَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَشْيَخَتَنَا مُنْذُ سَبْعِينَ سَنَةً يَقُوْلُوْنَ ح.

وَأَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيَّ - قَالَ: الْحَكَمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو مَرْوَانَ الطَّبَرِيُّ حَدَّثَنَاهُ سَمِعَ ابْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ: أَدْرَكْتُ مَشْيَخَتَنَا مُنْذُ سَبْعِينَ سَنَةً

[1] أخرجه الصابوني في عقيدة السلف أصحاب الحديث (ح ١٠٦) عن يحيي بن سليم به وسنده حسن. (/ تنوير الحق)

مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ يَقُولُوْنَ: ''الْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ''.

(سفیان) بن عیینہ (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں نے ستر سال سے عمرو بن دینار سمیت اپنے (تمام) اساتذہ کو (یہی) فرماتے ہوئے سنا ہے کہ'' قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے۔''

تحقیق إسناده حسن

أخرجه البيهقي في الأسماء والصفات (ص٢٤٥ وفي نسخة ص٣١٥) عن أبي أحمد الحاكم، صاحب هذا الكتاب به. وأخرجه البخاري في خلق أفعال العباد (ح١) وعنه البيهقي في الأسماء والصفات: عن الحكم بن محمد الطبريّ به، فجعله من قول سفيان بن عيينة، وكلاهما صحيح، وهو مذكور أيضًا في التاريخ الكبير (٢/ ٣٣٨) مختصرًا.

قلت: الحكم بن محمد الطبري [1] روى عنه جماعة وذكره ابن حبان في الثقات (٨/ ١٩٥) وروى عنه البخاري أيضًا وهو ممن لا يروي إلّا عن ثقة عنده، انظر "قواعد (الديوبندية) في علوم الحديث" للتهانوي (ص١٣٦)، وكتابي مقالات (٦/ ٥٤٨). فالطبري محله الصدق، والله أعلم، ولحديثه شاهد عند البيهقي في الصفات (٢٤٥/ ٣١٥).



[1] وقال الحافظ ابن حجر: "صدوق" (تقريب التهذيب: ١٤٥٩)[/ معاذ]

بَابٌ

١٦) وَسَمِعْتُ أَبَا عَرُوْبَةَ الْحُسَيْنَ بْنَ أَبِي مَعْشَرٍ السُّلَمِيَّ بِحَرَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمَيْمُوْنِيَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَبْدِ الْحَمِيْدِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: [وَقَدْ سُئِلَ] إِلَى مَا تَذْهَبُ فِي الْخِلَافَةِ؟ قَالَ: أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ. قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ: كَأَنَّكَ تَذْهَبُ إِلَى حَدِيْثِ سَفِيْنَةَ؟ قَالَ: أَذْهَبُ إِلَى حَدِيثِ سَفِيْنَةَ وَإِلَى شَيْءٍ آخَرَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ [وَعُمَرَ] وَعُثْمَانَ لَمْ يَتَسَمَّ بِأَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَمْ يُقِمِ الْجُمَعَ وَالْحُدُودَ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ وَجَبَ لَهُ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ مَا لَمْ يَكُنْ قَبْلَ ذَلِكَ.

(امام) احمد بن حنبل (رحمہ اللہ) سے پوچھا گیا کہ آپ خلافت کے بارے میں کیا موقف رکھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: ابوبکر، عمر، عثمان، اور علی (خلفائے راشدین ہیں، رضی اللہ عنہم اجمعین)، کہا گیا: گویا آپ سفینہ (رضی اللہ عنہ) والی حدیث کے قائل ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: میں سفینہ (رضی اللہ عنہ) کی حدیث اور ایک دوسری چیز کا قائل ہوں۔ میں نے (احادیث کی روشنی میں) دیکھا کہ ابوبکر [وعمر] اور عثمان (رضی اللہ عنہم) کے زمانے میں علی (رضی اللہ عنہ) نے اپنے آپ کو امیر المومنین نہیں کہا اور نہ نمازوں اور حدود کے قیام کا اہتمام کیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) کی شہادت کے بعد انھوں یہ کام کئے تو مجھے علم ہو گیا کہ اس وقت وہ اس بات کے مستحق ہو گئے جس کے وہ پہلے نہیں تھے۔

تحقیق إسناده حسن

أخرجه ابن أبي يعلى في طبقات الحنابلة (١/ ٢١٥، نسخة أخرىٰ: ١/ ٢٠٥) عن محمد بن عبد الله الأبهري عن أبي عروبة الحراني به ورواه البيهقي في كتاب الاعتقاد

(ص٣٣٦، نسخة أخرىٰ: ص ٤٦٩) من طريق المؤلّف أبي أحمد الحاكم به.[1]

* الميموني: ثقة كما في التقريب وغيره، وأبو عروبة "كان من نبلاء الثقات" كما قال الذهبي في تذكرة الحفاظ (٢/ ٧٧٤ ت ٧٧٠) ورمي بالغلو في التشيع وما أراه يثبت عنه التشيع. **فكيف الغلو؟**[2]



١٧) سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ: هَذَا قَوْلُ الْأَئِمَّةِ الْمَأْخُوْذُ فِي الْإِسْلَامِ وَالسُّنَّةِ: الرِّضَا بِقَضَاءِ اللّٰهِ، وَالْاسْتِسْلَامُ لِأَمْرِهِ، وَالصَّبْرُ عَلَى حُكْمِهِ، وَالْإِيْمَانُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَالْأَخْذُ بِمَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَالنَّهْيُ عَمَّا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ، وَإِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَتَرْكُ الْجَدَلِ وَالْمِرَاءِ وَالْخُصُومَاتِ فِي الدِّيْنِ، وَالْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَالْجِهَادُ مَعَ كُلِّ خَلِيْفَةٍ جِهَادُ الْكُفَّارِ، لَكَ جِهَادُهُ وَعَلَيْهِ شَرُّهُ، وَالْجَمَاعَةُ مَعَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ يَعْنِى الْجُمُعَةَ وَالْعِيدَيْنِ، وَالصَّلَاةُ عَلَى مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ سُنَّةٌ، وَالْإِيْمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، وَالْإِيْمَانُ يَتَفَاضَلُ، وَالْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَنْ لَا نُنْزِلَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ جَنَّةً وَلَا نَارًا، وَلَا نَقْطَعُ الشَّهَادَةَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَإِنْ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ، وَلَا نُكَفِّرُ أَحَدًا بِذَنْبٍ إِلَّا تَرْكَ الصَّلَاةِ وَإِنْ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ، وَأَنْ لَا نَخْرُجَ عَلَى الْأُمَرَاءِ بِالسَّيْفِ وَإِنْ حَارَبُوا، وَنَبْرَأُ مِنْ كُلِّ مَنْ يَرَى السَّيْفَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ كَائِنًا مَنْ كَانَ، وَأَفْضَلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

---

[1] وأخرجه ابن عساكر في تاريخه (٣٩/ ٥٠٨). [/ تنوير الحق]

[2] وقال الذهبي: "فمن أين يجيئه الغلو وهو صاحب حديث وحراني؟" (سير أعلام النبلاء: ١٤/ ٥١١). [/ تنوير الحق]

بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، وَالْكَفُّ عَنْ مَسَاوِئِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَا نَذْكُرُ أَحَدًا مِنْهُمْ بِسُوءٍ، وَلَا نَنْتَقِصُ أَحَدًا مِنْهُمْ. وَالْإِيْمَانُ بِالرُّؤْيَةِ، وَالتَّصْدِيقُ بِالْأَحَادِيثِ الَّتِي جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الرُّؤْيَةِ حَقٌّ، وَاتِّبَاعُ كُلِّ أَثَرٍ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ فَيُتَّبَعُ نَاسِخُهُ، وَعَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ، وَالْمِيْزَانُ حَقٌّ، وَالْحَوْضُ حَقٌّ، وَالشَّفَاعَةُ حَقٌّ، وَقَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ حَقٌّ، وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ حَقٌّ، وَالرَّجْمُ حَقٌّ، وَإِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يُحِبُّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، وَمَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، وَأَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَوْنٍ، وَيُوْنُسَ بْنَ عُبَيْدٍ، وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيَّ، وَشَرِيْكًا، وَأَبَا الْأَحْوَصِ، وَالْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ، وَسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، وَاللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ، وَابْنَ الْمُبَارَكِ، وَوَكِيعَ بْنَ الْجَرَّاحِ، وَيَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ، وَيَحْيٰى بْنَ يَحْيٰى، وَأَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، وَإِسْحَاقَ بْنَ رَاهَوَيْهِ فَاعْلَمْ أَنَّهُ عَلَى الطَّرِيقِ، وَإِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَقُولُ: هٰؤُلَاءِ الشُّكَّاكُ فَاحْذَرُوهُ؛ فَإِنَّهُ عَلَى غَيْرِ الطَّرِيْقِ، وَإِذَا قَالَ الْمُشَبِّهَةُ فَاحْذَرُوْهُ؛ فَإِنَّهُ جَهْمِيٌّ، وَإِذَا قَالَ: الْمُجَبِّرَةُ فَاحْذَرُوْهُ؛ فَإِنَّهُ قَدَرِيٌّ، وَالْإِيْمَانُ يَتَفَاضَلُ، وَالْإِيْمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَنِيَّةٌ، وَالصَّلَاةُ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَالزَّكَاةُ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَالْحَجُّ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَإِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَنَقُوْلُ: النَّاسُ عِنْدَنَا مُؤْمِنُوْنَ بِالِاسْمِ الَّذِي سَمَّاهُمُ اللّٰهُ، فِي الْإِقْرَارِ وَالْحُدُودِ وَالْمَوَارِيْثِ (١)، وَلَا نَقُولُ: حَقًّا وَلَا نَقُولُ: عِنْدَ اللّٰهِ (٢)

(١) فی الأصل: والإقرار والحدود والمواريث وصحّته من "الجامع لشعب الإيمان" (١/ ١٧٠ ح ٧٦)

(٢) فی الأصل: عبد اللّٰه وصحّته من "الجامع لشعب الإيمان" (١/ ١٧٠ ح٧٦)
[وفی المخطوط "عند اللّٰه" أيضًا. (/ تنوير الحق)]

وَلَا نَقُولُ: كَإِيْمَانِ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ؛ لِأَنَّ إِيمَانَهُمَا مُتَقَبَّلٌ وَلَا يُصَلَّى خَلْفَ الْقَدَرِيِّ، وَلَا الرَّافِضِيِّ، وَلَا الْجَهْمِيِّ. وَمَنْ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ مَخْلُوقَةٌ فَقَدْ كَفَرَ: ﴿**إِنَّنِي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي**﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَأْمُرَ مُوسٰى أَنْ يَعْبُدَ مَخْلُوقًا. وَيُعْرَفُ اللّٰهُ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ عَلَى عَرْشِهِ كَمَا قَالَ: ﴿**الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى، لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى**﴾ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ مَخْلُوقَتَانِ وَلَا تَفْنَيَانِ [1]، وَالصَّلَاةُ فَرِيضَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَاجِبَةٌ بِتَمَامِ رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا وَالْقِرَاءَةِ فِيهَا.

ابو رجاء قتیبہ بن سعید (رحمہ اللہ) نے فرمایا: (دین اسلام کے) اماموں کا (اہلِ) اسلام اور (اہلِ) سنت میں یہی قول مُسلّم ہے کہ اللہ کے فیصلے پر (مکمل) رضامندی، اس کے احکامات کی اطاعت اور حکمتوں پر صبر (کیا جائے)، اچھی اور بری تقدیر پر ایمان، اللہ نے جس کا حکم دیا ہے اُس پر عمل اور جس سے منع کیا ہے اُس سے اجتناب، خلوص (اور صحیح نیت) کے ساتھ (صرف) اللہ کے لیے (نیک) عمل کرنا۔ دین میں جھگڑے، شک اور مجادلے ترک کر دینا۔ موزوں پر مسح کرنا اور ہر خلیفہ کے ساتھ مل کر کافروں سے جہاد کرنا۔ تجھے جہاد کا ثواب ملے گا اور اُس (خلیفہ) کی بُرائی اُس پر (ہی) ہے۔ جمعہ وعیدین کی نماز باجماعت ہر نیک وبد کے پیچھے پڑھنا۔ اہلِ قبلہ میں سے جو شخص فوت ہو جائے اس کی نماز جنازہ پڑھنا مسنون ہے۔ ایمان قول وعمل ہے اور ایمان کے درجات ہیں۔ قرآن اللہ کا کلام ہے ہم اہلِ قبلہ میں سے کسی کو بھی جنت وجہنم کا (صراحتاً بالجزم) مستحق قرار نہیں دیتے۔ اور اہلِ توحید میں سے کسی شخص پر (جنتی یا جہنمی کی) قطعی گواہی نہیں دیتے اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو۔

....

[1] قال ابن حزم: "وأن الجنة حق وانها دار نعيم أبدا لا تفنى ولا يفنى أهلها بلا نهاية ...... وان النار حق وأنها دار عذاب أبدا لا تفنى ولا يفنى أهلها أبدا بلا نهاية.
(مراتب الاجماع: ص ۱۷۲) [/ تنوير الحق]

ہم مسلمان حکمرانوں کے خلاف خروج نہیں کرتے اگرچہ وہ (باہم) لڑائیاں کریں، جو شخص امت پر خروج کا قائل ہے چاہے کوئی بھی ہو، ہم اُس سے بری ہیں۔

اس امت میں نبی (ﷺ) کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان (پھر علی رضی اللہ عنہم اجمعین)۔ صحابہ کرام کی بُرائیاں بیان کرنے سے (مکمل) اجتناب کیا جائے۔ ہم اُن میں سے کسی ایک کا ذکر بھی بُرائی کے ساتھ نہیں کرتے اور نہ کسی کی تنقیص کرتے ہیں۔

(قیامت کے دن اللہ کی) رُویت (یعنی مومنین کا دیدار باری تعالیٰ) رُویت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے جو (صحیح) احادیث پہنچی ہیں، انھیں برحق سمجھ کر تصدیق کرنا، رسول اللہ ﷺ کی ہر (صحیح وحسن) حدیث کی اتباع کرنا سوائے یہ کہ کسی حدیث کا منسوخ ہونا معلوم ہو جائے تو ناسخ پر عمل کیا جائے گا۔ عذابِ قبر حق ہے۔ (اعمال کا) میزان (میں تولا جانا) حق ہے۔ حوض (کوثر) حق ہے اور (امت کے گناہ گاروں کے لیے) شفاعت حق ہے۔ (جہنم کی) آگ سے ایک قوم کا نکلنا حق ہے۔ یہ سچ ہے کہ (قیامت سے پہلے) دجال نکلے گا، رجم حق ہے جب دیکھو کہ کوئی شخص درج ذیل علماء سے محبت کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ سیدھے راستے پر ہے:

سفیان الثوری، مالک بن انس، ایوب السختیانی، عبداللہ بن عون، یونس بن عبید، سلیمان التیمی، شریک القاضی، ابوالاحوص، الفضیل بن عیاض، سفیان بن عیینہ، لیث بن سعد، (عبداللہ) بن المبارک، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن سعید (القطان)، عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن یحییٰ (النیسابوری) احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ۔

اگر کسی آدمی کو دیکھو جو انھیں شکوک میں مبتلا سمجھتا ہے تو جان لو کہ وہ صراطِ مستقیم سے بھٹکا ہوا ہے۔ اگر وہ انھیں مشبہہ کہے تو اس شخص سے بچ جاؤ، یہ جہمی ہے۔

اگر وہ انھیں مجبرہ کہے تو یہ تقدیر کا منکر ہے۔

ایمان کے (مختلف) درجات ہیں: ایمان قول، عمل اور نیت کا نام ہے۔ نماز ایمان میں سے ہے (اسی طرح) زکوۃ اور حج (بھی) ایمان میں سے ہیں۔ راستے سے تکلیف دہ اشیاء کا

ہٹانا ایمان میں سے ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ لوگ ہمارے ہاں اقرار، حدود اور وراثت کے لحاظ سے مومنین ہیں۔ اللہ نے انھیں یہی نام دیا ہے اور ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ اللہ کے نزدیک بھی بلاشک مومن ہی ہیں۔ ہم "عنداللہ" کا دعویٰ نہیں کرتے اور ہم یہ (بھی) نہیں کہتے کہ (ہمارا ایمان) جبریل ومیکائیل کے ایمان جیسا ہے کیونکہ ان دونوں کا ایمان تو مقبول ہے۔ ہم قدری (منکر تقدیر) رافضی اور جہمی (امام) کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

اور جس نے اس آیت: ﴿اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ﴾ بے شک میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں پس میری عبادت کرو۔ (۲۰/ طه: ۱٤) کو مخلوق کہا اُس نے یقیناً کفر کیا، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) کو مخلوق کی عبادت کا حکم نہیں دیا تھا۔ (یہ) معلوم ہے کہ اللہ ساتویں آسمان پر، اپنے عرش پر ہے جیسا کہ ارشاد ہے: ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ○ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى﴾ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا، آسمانوں وزمین اور ان کے درمیان اور گہرائیوں میں جو کچھ ہے اسی کا ہے۔ (۲۰/ طه: ۵)

جنت اور جہنم دونوں مخلوق ہیں۔ یہ (کبھی) فنا نہیں ہوں گی۔ نماز اللہ کی طرف سے تمام رکوعوں، سجدوں اور قراءت کے ساتھ فرض ہے۔

تحقیق إسناده صحيح



۱۸) حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَخْتَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِى ابْنَ أَيُّوبَ - أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَقُلْتُ لَهُ: مَنْ تُقَدِّمُ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: **أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا، وَأَعْمَلُ عَلَى حَدِيثِ سَفِينَةَ.**

قَالَ: وَأَنْبَأَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَرْعَرَةَ: قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ

قَالَ: مِثْلَ قَوْلِي، وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ سَفِينَةَ.

نصر بن علی الجہضمی (رحمہ اللہ) نے فرمایا:

میں سفینہ (رضی اللہ عنہ) والی حدیث پر عمل کرتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی (رضی اللہ عنہم) کی تقدیم (وفضیلت) کا قائل ہوں۔

(احمد) بن حنبل (رحمہ اللہ) کا قول بھی یہی ہے اور انھوں نے حدیثِ سفینہ کو حجت سمجھا ہے۔

تحقیق إسناده صحيح

أبو الحسن علي بن محمد (حمشاذ) بن سختويه بن نصر النيسابوري ومحمد بن أيوب بن يحيي بن الضريس: كلاهما ثقتان، انظر سير أعلام النبلاء (١٥/ ٣٩٨، ١٣/ ٤٤٩).



١٩) سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ -يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ- يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُوْلُ: "**الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ وَلَيْسَ بِمَخْلُوقٍ**".

وَسَمِعْتُ هَذَا مِنْهُ مِرَارًا: "**خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ، هٰذَا قَوْلُنَا وَهَذَا مَذْهَبُنَا**".

(امام) یحییٰ بن معین (رحمہ اللہ) نے فرمایا: قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے۔

اور بار بار فرمایا: اس اُمت میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد سب سے بہتر ابو بکر پھر عمر پھر عثمان پھر علی (رضی اللہ عنہم) ہیں۔ یہی ہمارا قول ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے۔

تحقیق إسناده صحيح

أخرجه الدوري في تاريخه (١/ ٢٤٧ فقرة: ١٦١٩، ١٦٢٠، نسخة أخرىٰ: ٣/ ٣٣٥) من طريقه أخرجه المصنف به، وأخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق (٤٥/ ١٥) من طريق أبي أحمد الحاكم به.

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّهُ لَا عَمَلَ إِلَّا بِنِيَّةٍ يَنْوِيهَا الْمَرْءُ عِنْدَ عَمَلِهِ

اس دلیل کا ذکر کہ عمل کے وقت نیت کے بغیر عمل کا کوئی اعتبار نہیں ہے

٢٠) أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوْبَةَ الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ السُّلَمِيُّ بِحَرَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((**إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّ لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ**)).

(سیدنا) عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے پس جو اللہ اور رسول کے لیے اپنا گھر بار چھوڑ دیتا ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے (ہی) ہوتی ہے .اور جو شخص دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے گھر بار چھوڑتا ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہوتی ہے۔

تحقیق متفق علیه

أخرجه البخاري (كتاب الأيمان والنذور، باب النيّة في الأيمان: ح ٦٦٨٩) ومسلم (كتاب الإمارة، باب قوله صلى الله عليه وسلم إنما الأعمال بالنيّة ...... ح ١٩٠٧) والترمذي (أبواب فضائل الجهاد، باب ما جاء فيمن يقاتل رياءً وللدنيا: ح١٦٤٧) وغيرهم

من طرق عن عبد الوهاب الثقفي به.

* وقال الترمذي: "هذا حديث حسن صحيح"

وللحديث طرق كثيره جدًّا عن يحيى بن سعيد الأنصاري به بالفاظ متقاربة، انظر صحيح البخاري (ح ١، ٥٤، ٢٥٢٩، ٣٨٩٨، ٥٠٧٠، ٦٩٥٣) وصحيح مسلم، وغيرهما، وهو مخرج في تخريج مسند الحميدي (ح ٢٨، نسخة ظاهرية) بتحقيقي.



بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ وَالطُّهُوْرَ مِنَ الْإِيْمَانِ

اس دلیل کا ذکر کہ نماز اور وضو ایمان میں سے ہیں

٢١) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ أَبُوْ يَحْيٰى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ - وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدٍ - وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ - عَنْ أَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُوْلُ: **((الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ، وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ))**.

(سیدنا) ابو مالک الاشعری (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وضو آدھا ایمان ہے، الحمد للہ میزان کو بھر دے گی، نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے۔ قرآن تیری دلیل ہے یا تجھ پر حجت ہے۔''

تحقيق صحيح

أخرجه مسلم (كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء: ح ٢٢٣) والترمذي (كتاب

الدعوات، ح ٣٥١٧)، والنسائي في عمل اليوم والليلة من السنن الكبرىٰ (٦/ ٥٠ ح ٩٩٩٦) وغيرهم عن أبان بن يزيد به مختصرًا ومطوّلاً.

* وقال الترمذي: "هذا حديث حسن صحيح".

وأفاد الحافظ ابن حجر رحمه الله في النكت الظراف (٩/ ٢٨٢) بأن أبا سلام سمعه من (أبي مالك) الحارث الأشعري، والله أعلم.

وأخرجه النسائي في المجتبىٰ (كتاب الزكاة، باب وجوب الزكوة: ح٢٤٣٩) وابن ماجه (أبواب الطهارة، باب الوضوء شطر الإيمان: ح ٢٨٠) وغيرهما عن معاوية بن سلاَّم عن أخيه زيد عن أبي سلام عن عبد الرحمٰن بن غنم عن أبي مالك الأشعري به نحوه، والطريقان صحيحان محفوظان كما يظهر من تحقيق الحافظ رحمه الله. [1]



---

[1] قال الشيخ الثقة المتقن حافظ زبير عليزئي رحمه الله: "وقال ابن معين: لم يلق يحيي بن أبي كثير زيد بن سلام وقدم معاوية بن سلام عليهم فلم يسمع يحيي بن أبي كثير، أخذ كتابه عن أخيه ولم يسمعه فدلسه عنه. (تاريخ الدوري: ٣٩٨٣)

قلت: هذا يدل على أن حديث يحيي عن زيد بن سلام حديث صحيح لأنه من باب الرواية عن كتاب" (الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين: ص ٨٢ تحت ٦٣/ ٢). [/ تنوير الحق]

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً إِلَّا بِطُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ

اس دلیل کا ذکر کہ اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا اور نہ خیانت کے مال سے صدقہ قبول کرتا ہے

۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ)) .

(سیدنا عبداللہ) بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا اور نہ خیانت کے مال سے صدقہ قبول کرتا ہے۔''

تحقیق صحیح

أخرجه مسلم (كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة: ح ٢٢٤) والترمذي (أبواب: الطهارة، باب ما جاء لا يقبل صلاة بغير طهور: ح ١) وابن ماجه (كتاب الطهارة، باب لا يقبل الله صلاة بغير طهور: ح ٢٧٢) وغيرهم من طرق عن سماك بن حرب به. وأخرجه مسلم عن أبي كامل الجحدري وغيره به.

* وللحديث شواهد كثيرة جدًا.



بَابٌ فِي وَجُوبِ الْغُسْلِ عَلٰى مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ وَبَيَانِ الْمَسِّ أَنَّهُ يَكُوْنُ بِالْيَدِ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

باب: جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اُس پر (اعضائے وضو کا) دھونا (یعنی وضو) فرض ہے اور اس بات کا کتاب وسنت سے بیان کہ (یہاں) ہاتھ سے چھونا (مراد) ہے

۲۳) قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِأَيْدِيْهِمْ﴾
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر ہم کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب تجھ پر نازل کرتے تو یہ اسے اپنے ہاتھوں سے چُھو لیتے (۸/ الانفال: ۷)



۲۴) فَأَعْلَمَنَا رَبُّنَا جَلَّ وَعَزَّ أَنَّ اللَّمْسَ قَدْ يَكُوْنُ بِالْيَدِ.
پس ہمارے رب نے بتایا ہے کہ ہاتھ سے چُھوا جاتا ہے۔



۲۵) وَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾...... إِلٰى قَوْلِهِ...... ﴿أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا﴾
ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! جب تم نماز کے (ارادے کے) لیے کھڑے ہو جاؤ تو اپنے چہرے دھو لو...... (سے لے کر)...... اور (اگر) تم عورتوں کو چھوؤ پھر پانی نہ پاؤ

تو تیمّم کرلو۔(٥/ المائدة : ٦)



٢٦) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ - يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ - عَنِ اللَّيْثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ - وَهُوَ ابْنُ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسْنَةَ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يُؤْثِرُهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: **((كُلُّ ابْنِ آدَمَ أَصَابَ مِنَ الزِّنَا لَامَحَالَةَ))** قَالَ: **((فَالْعَيْنُ زِنَاهَا النَّظَرُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا اللَّمْسُ، وَالنَّفْسُ تَهْوَى وَتُحَدِّثُ وَيُصَدِّقُهُ أَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ))**.

(سیدنا) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر آدمی کو ضرور بالضرور زنا سے (کچھ) حصہ ملتا ہے، فرمایا: آنکھ کا زنا (فحاشی و بے حیائی کی طرف) دیکھنا ہے۔ ہاتھ کا زنا چُھونا ہے، دل خواہشات گھڑ کر اُن میں مگن رہتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کردیتی ہے۔''

تحقیق **إسناده صحيح**

أخرجه ابن خزيمة في صحيحه (١/ ٢٠ ح ٣٠) به ومن طريقه أخرجه المصنّف ، وأخرجه ابن حبان في صحيحه (الاحسان: ٦/ ٣٠٠ ح ٤٤٠٥) عن محمد بن أحمد ابن ثوبان الطرسوسي عن الربيع بن سليمان المرادي به [١] ، وأخرجه أحمد (٢/ ٣٤٩، ٣٥٠) عن ابن لهيعة حدثنا عبد الرحمٰن الأعرج عن أبي هريرة به إلخ .

❊ وللحديث شواهد كثيرة عند البخاري (ح ٦٢٤٣) ومسلم (ح ٢٦٥٧) وغيرهما بنحو المعنى .

....

[١] وأخرجه البيهقي في الخلافيات (١/ ٢٦٦ ح ٤٠٤) من حديث يحيي بن بكير عن الليث به . (/ تنوير الحق)

٢٧) أَخْبَـرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا كَـامِـلُ بْـنُ طَـلْـحَةَ حَـدَّثَـنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْـدِالـلّٰـهِ عَـنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ''**قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَـهُ وَجَسُّهَا بِيَدِهِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ فَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ**''.

(سیدنا) عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) فرمایا کرتے تھے: ''آدمی کا اپنی بیوی کا بوسہ لینا اور اُسے اپنے ہاتھ سے چُھونا ملامست میں سے ہے۔ پس جو شخص اپنی بیوی کا بوسہ لے یا اپنے ہاتھ سے (بنظرِ شہوت) اسے چھولے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔''

تحقيق **سنده ضعيف**

※ الزهري مدلس وعنعن.

أخرجه مالك فى الموطّأ (رواية يحيي: ١/ ٤٣ ح ٩٣) وعنه الشافعي فى الأمّ (١/ ١٥) والدارقطنيّ (١/ ١٤٤) والبيهقي (١/ ١٢٤) به، وتابعه معمر وعبيد اللّٰه بن عمر وغيرهما عن الزهري به عند الدارقطني وغيره.

※ وقال الدارقطني: "صحيح".

قلت: الإمام الزهري ثقة بالإجماع لٰكنّه مع جلالة قدره كان يدلّس ولم أجد تصريح سماعه في هذا الحديث، وأخرجه الدارقطني (١/ ١٤٥) بإسناد صحيح عن نافع عن ابن عمر قال: "**فى القبلة الوضوء**" وقال الدارقطني: "صحيح" وهو يغني عنه، وله طريق آخر صحيح عند ابن جرير في تفسيره (٥/ ٦٧).

قلت: حفص بن عمرو بن ربال الرَّبالي "ثقة مأمون صدوق" كما فى الأنساب للسمعاني (٣/ ٤١) وغيره، وله ترجمة فى التهذيب وغيره.



٢٨) أَخْبَـرَنِـي أَبُـو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ الْوَاسِطِيُّ بِوَاسِطَ حَـدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ - يَعْنِى ابْنَ بَيَانٍ السُّكَّرِيَّ - أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَـنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ:

"اَلْقُبْلَةُ مِنَ اللَّمْسِ وَفِيهَا الْوُضُوْءُ، وَالْمَسُّ مَا دُوْنَ الْجِمَاعِ".

(سیدنا) عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے: "بوسہ لینا ملامست (چھونے) سے ہے اور اس سے وضو (لازم) ہے ملامست جماع کے علاوہ ہے۔"

تحقیق صحيح

أخرجه ابن أبي شيبة (١/ ٤٥ ح ٤٩٢) والطبراني في الكبير (٩/ ٢٨٥) وابن جرير الطبري في تفسيره (٥/ ٦٧) والدارقطني (١/ ١٤٥) والبيهقي (١/ ١٢٤) وغيره من طرق (منهم شعبة بن الحجاج عند الدارقطني) عن الأعمش عن إبراهيم به مطوّلا ومختصرًا بألفاظ متقاربة المعنٰى. (١)

* وقال الدارقطني: "صحيح".

قلت: قال الهيثميّ في مجمع الزوائد (١/ ٢٤٧) "وأبو عبيدة لم يسمع من أبيه". ورواه إبراهيم النخعيّ بإسقاط أبي عبيدة عند الطبراني (٩/ ٢٨٦) والطبري (٥/ ٦٧، ٦٧) من طرق عنه.

فصار الحديث منقطعًا، لأن إبراهيم ولد بعد وفاة عبد الله بن مسعود رضي الله عنه بسنين وفيه فائدة بأن جميع ما يروى إبراهيم عن عبد الله منقطع فلا يحتج به، ولعلّه من أجل هذه الدلائل قال الشافعي: "وأصل قولنا أن إبراهيم لو روى عن علي وعبد الله رضي الله عنهما لم يقبل منه لأنه لم يلق واحدًا منهما......" (هامش الأم ١/ ١٠٥)

وأخرجه الطبراني (٩/ ٢٨٥) وغيره بإسناد عن الشعبي عن عبد الله بن مسعود به، ولكنه منقطع أيضًا، وأخرجه الطبري (٥/ ٦٧) عن الشعبي عن أصحاب عبدالله عن عبد الله بنحوه، وروى الطبري (٥/ ٦٦) والبيهقي (١ / ١٢٤) وغيرهما بإسناد صحيح عن مخارق عن طارق بن شهاب عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال في

(١) أخرجه ابن المنذر في الأوسط (١/ ١١٨) ونقل ابن حجر رحمه الله من مسند مسدد / في المطالب العالية (٢/ ٣٥٨ ح ١٢١). [/ تنوير الحق]

قولـه: أولا مستم النساء قولاً معناه؛ ما دون الجماع (وإسناده صحيح) وبه صحّ الحديث. وانظر تفسير ابن كثير (١/ ٥١٥) وغيره (تحت آية ٤٣ من سورة النساء)



بَابُ ذِكْرِ الْأَذَانِ مَثْنَى وَالْإِقَامَةِ فُرَادَى

اس کا ذکر کہ اذان دو دو دفعہ ہے اور اقامت ایک ایک دفعہ ہے

٢٩) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ''أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ''.

(سیدنا) انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) نے فرمایا:

''بلال (رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا گیا (تھا) کہ اذان دوہری کہیں اور اقامت اکہری کہیں۔''

تحقیق صحيح

أخرجه مسلم (كتاب الصلاة، باب الأمر بشفع الأذان وإيتار الإقامة: ح ٣٧٨) وأبوداود (كتاب الصلاة، باب في الإقامة: ح ٥٠٨) عن وهيب بن خالد به.

وانظر ح: ٣٠



٣٠) أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِيَّ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكٍ - يَعْنِي ابْنَ عَطِيَّةَ -

عَـنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَـنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: "أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ".

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ بلال (رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا گیا (تھا) کہ اذان دوہری کہیں اور اقامت اکہری کہیں سوائے قد قامت الصلاۃ کے۔

تحقیق متّفق عليه

أخرجه عبد الله بن عبد الرحمٰن الدارمي السمرقندي في مسنده (۱/ ۲۷۱) به ومن طريقه أخرجه المصنف، وكذا البخاري (كتاب الأذان، باب الأذان مثنٰى مثنٰى: ح۶۰۵) وأبو داود (كتاب الصلاة، باب في الإقامة: ح ۵۰۸).

وانظر ح: ۳۱



۳۱) حَـدَّثَـنَـا أَبُـو الْـعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ -يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ) سے (ہی) روایت ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال (رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا تھا کہ وہ اذان دوہری کہیں اور اقامت اکہری کہیں۔

تحقیق صحيح.

أخرجه البخاري (كتاب الأذان، باب الأذان مثنى مثنى: ح ۶۰۶، ۶۰۳) ومسلم (كتاب الصلاة، باب الأمر بشفع الأذان وإيتار الإقامة: ح ۳۷۸) والترمذي (أبواب الصلاة، باب ما جاء في إفراد الإقامة: ح ۱۹۳) والبيهقي (۱/ ۴۱۳ من طريق أبي العباس محمد بن يعقوب الأصم عن الدوري) وغيرهم من طرق عن عبد الوهاب الثقفي به.

* وقال الترمذي : "حديث أنس حسن صحيح".

وقال النسائي (ح ٦٢٨): "أخبرنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا عبد الوهّاب عن أيّوب عن أبي قلابة عن أنس رضي الله عنه قال: إنّ رسول الله ﷺ أمر بلالاً أن يشفع الأذان وإن يوتر الإقامة" وكذا في السنن الكبرىٰ للنسائي (١/ ٤٩٦ ح ١٥٩٢) إلا أنّه لم يذكر "أن" قبل "يوتر الإقامة" وإسناده صحيح على شرط الشيخين، وراجع فتح الباري (٢/ ٨٠) إن شئت المزيد.

فائدة: أبو قلابة عبد اللّٰه بن زيد الجرمي ثقة بالإجماع، انظر الاستغناء في المعروفين بالكنىٰ (مخطوط ٩٣، المطبوع: ٢/ ٨٩٥، ٨٩٦ تحت ١٠٦٣) لابن عبد البر (تلخيص بعض العلماء) وقال أبو حاتم الرازي بعد أن وثّقه "لا يعرف له تدليس" (الجرح والتعديل: ٥/ ٥٨)

وذكره الحافظ في الذين رموا بالتدليس ولكن التحقيق بخلافه (انظر النكت على ابن الصلاح ٢/ ٦٣٧) يعني أن أبا قلابة لم يكن مدلسًا" فعنعنته مقبولة بالإجماع عمن يرويه إن ثبت المعاصرة واللقاء، وانظر كتابي "الكواكب الدريّة في وجوب الفاتحة خلف الإمام في الصلاة الجهريّة" (ص ٤٤-٤٦، طبع: ٢٠١٣ء)[1]



٣٢) حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ - قَدِمَ عَلَيْنَا حَاجًّا مِنْ مَرْوَ - حَدَّثَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ بِالرَّيِّ وَأَبُوْ يَحْيٰى عَبْدُالْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ بِبَغْدَادَ قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الصَّيَّادُ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: **"كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً".**

....

[1] وانظر الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين (١٥/ ١ ص٣١) [/ معاذ]

(سیدنا عبداللہ) بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا:

''رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اذان دوہری ہوتی تھی اور اقامت اکہری ہوتی تھی۔''

تحقیق إسناده صحيح

أخرجه الدارقطني (١/ ٢٣٩) عن عبد الكريم بن الهيثم وغيره به، وأخرجه البيهقي في الخلافيات (٢/ ١٥٠ ح ١٢٨٥) عن عبد الكريم وأبي حاتم الرازي به.

وانظر ح: ٣٣



٣٣) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ - يَعْنِي ابْنَ خَشْرَمٍ - قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمًا أَبَا الْمُثَنَّى يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: **"كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ وَاحِدَةٌ وَاحِدَةٌ، غَيْرَ"**، أَنَّهُ قَالَ: **"إِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ثَنَّى بِهَا فَإِذَا سَمِعْنَاهَا تَوَضَّأْنَا وَخَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ"**.

(سیدنا عبداللہ) بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے:

''رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اذان (کے کلمات) دو دو دفعہ اور اقامت (کے کلمات) ایک ایک دفعہ تھے۔ سوائے اقامت کے، اس کے کلمات (قد قامت الصلوٰۃ) دو دفعہ کہے جاتے تھے۔ ہم جب اقامت سنتے تو وضو کرتے اور نماز کے لیے چلے جاتے تھے۔''

تحقیق إسناده حسن

أخرجه أبو داود (كتاب الصلاة، باب في الإقامة: ح ٥١٠، ٥١١) والنسائي (كتاب الأذان، باب تثنية الأذان ح ٦٢٩، وباب كيف الإقامة: ح ٦٦٩) وأحمد (٢/ ٨٥) وغيرهم من طرق عن شعبة به.

وصـحـحه ابن خزيمة (١/ ١٩٣ ، ١٩٤ ح ٣٧٤) وابن حبان (الإحسان: ٣/ ٩٢ ، ٩٣ ح ١٦٧٢ ، ١٦٧٥) والحاكم (١/ ١٩٨) ووافقه الذهبيّ.

※ وقال النيموي الحنفي في آثار السنن (ص ١٠٩ ح ٢٣١): "وإسناده صحيح" .

قلت: رجـاله ثقات إلا أبا جعفر المؤذن ، اسمه محمد بن إبراهيم بن مسلم ، وثقه الجمهور وحديثه لا ينزل عن درجة الحسن وللحديث شواهد .

وانظر ح: ٣٢



٣٤) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمَاسَرْجِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ قُدَامَةَ - يَـعْنِي عُبَيْدَ اللّٰهِ ① بْـنَ سَعِيْدٍ الْيَشْكُرِيَّ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَـدَّثَـنِي أَبِيْ عَنْ عَامِرٍ - يَعْنِى الْأَحْوَلَ - عَـنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ أَبِيْ مَحْذُورَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ هٰذَا الْأَذَانَ: **اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهَ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ،** ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ :**أَشْهَدُ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهَ** (مَرَّتَينِ)، **أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ** (مرتَينِ)، **حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ** (مَرَّتَيْنِ) ، **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** (مرتَينِ)، **اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.**

(سیدنا) ابومحذورہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں (درج ذیل) اذان سکھائی تھی: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّااللّٰهَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّاإِلٰـهَ إِلَا اللّٰهَ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، پھروہ دوبارہ کہتے تھے :أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهَ (دودفعہ کہتے

....

① في الأصل والنسخة السدحانية "عبد الله" وأراه وهمًا . والله أعلم

تھے)، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (دودفعہ کہتے تھے)، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (دودفعہ کہتے تھے)، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (دودفعہ کہتے تھے)، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

تحقیق صحيح

أخرجه مسلم (كتاب الصلاة، باب صفة الأذان: ح ٣٧٩) والنسائيّ (كتاب الأذان، باب كيف الأذان: ح ٦٣٢) وأبو عوانة (١/ ٣٣٠) والبيهقيّ (١/ ٣٩٢، ٣٩٣، عن عبيد الله * بن سعيد يعني أبا قدامة) وغيرهم من طرق عن معاذ بن هشام به.

وانظر ح: ٣٥



٣٥) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ الدِّمَشْقِيُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوْبَ - يَعْنِي الْجُوْزَجَانِيَّ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَمَرَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ رَجُلًا فَأَذَّنُوْا، فَأَعْجَبَهُ صَوْتُ أَبِي مَحْذُوْرَةَ فَعَلَّمَهُ الْأَذَانَ:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

وَالْإِقَامَةُ مَثْنٰى مَثْنٰى.

(سیدنا) ابو محذورہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس کے قریب آدمیوں کو

حکم دیا کہ اذان کہیں، تو انھوں نے اذان کہی۔ آپ کو ابو محذورہ (رضی اللہ عنہ) کی اذان پسند آئی تو آپ نے انھیں یہ اذان سکھائی: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهَ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهَ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

اور اقامت دوہری ہوتی تھی۔

تحقيق صحيح

أخرجه أبو داود (كتاب الصلاة، باب كيف الأذان: ح ٥٠٢) والترمذي (أبواب الصلاة، باب ما جاء في التَّرجِيْعِ في الأذان: ح ١٩٢) والنسائيّ (كتاب الأذان، باب كم الأذان من كلمة: ح ٦٣١) وابن ماجه (كتاب الصلاة، باب التَّرجِيْعِ في الأذان: ح ٧٠٨) وغيرهم من طرق عن همّام به مطوّلاً ومختصرًا.

※ وقال الترمذيّ: "هذا حديث حسن صحيح".

قلت: ومكحول سمعه من ابن محيريز كما في سنن أبي داود وغيره.

وللحديث طرق أخرى عند أصحاب السنن وغيرهم، انظر الحديث السابق.



بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ آيَةٌ مِنْ كُلِّ سُورَةٍ وَوُجُوْبِ تِلَاوَتِهَا فِي الصَّلَاةِ

اس کی دلیل کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (سورۂ توبہ کے علاوہ) ہر سورت کی آیت ہے اور اسے نماز میں پڑھنا واجب (فرض) ہے [1]

٣٦) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّوَابِيقِيُّ بِطَرَسُوْسَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ - يَعْنِي ابْنَ عَرَفَةَ بْنِ يَزِيْدَ الْعَبْدِيَّ - حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ -يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ الْمُزَنِيَّ- عَنِ الْمُخْتَارِ - يَعْنِي ابْنَ فُلْفُلٍ - عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَغْفَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَوْ أُغْمِيَ عَلَيْهِ إِغْمَاءَةً فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا، فَإِمَّا سَأَلُوْهُ وَإِمَّا أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْتِسَامِهِ، قَالَ: "**إِنِّي أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾**، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ؟**" قَالَ قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: "**فَإِنَّهُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَعَدَنِيهِ رَبِّي، لَهُ حَوْضٌ يَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، آنِيَتُهُ عَدَدُ الْكَوَاكِبِ فَيُخْتَلَجُ مِنْهُمُ الْعَبْدُ أَوْ يُخْتَرَمُ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي، فَيُقَالُ لِي: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ**".

....

[1] قال الشيخ الاسلام والمسلمين الثقة المتقن المحدث الامام عبد اللّٰه بن المبارك رحمہ اللہ: "من ترك بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم في فواتح السور فقد ترك مائة وثلاث عشرة آية من القرآن". (شعب الايمان للبيهقي: ٤/ ٢٤ ح ٢١٣٥، سنده حسن، رواته كلهم ثقات أثبات، قال الحاكم لهذا السند: "رواة هذا الحديث عن ابن المبارك كلهم ثقات أثبات" المستدرك: ١/ ٣٢٠ ح ١١٩٧) [/ تنوير الحق]

(سیدنا) انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (ایک دفعہ) غشی کی حالت چھا گئی، پھر آپ نے مسکراتے ہوئے سر اُٹھایا تو لوگوں نے اس مسکراہٹ کے بارے میں پوچھا یا انھیں مسکرانے کی خود خبر دی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر ابھی ایک سورت اُتری ہے، پھر آپ نے (درج ذیل سورت) تلاوت فرمائی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴾

(۱۰۸/ الکوثر:۱۔۳)

پھر آپ نے ہم سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے، اس کا ایک حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری اُمت آئے گی۔ اس کے (پلانے والے) برتن ستاروں کی تعداد میں (یعنی بے شمار) ہیں۔ آدمی (یا آدمیوں) کو روک لیا جائے گا تو میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میری اُمت میں سے ہے؟ مجھے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے، انھوں نے آپ کے بعد کیسی کیسی بدعات ایجاد کر لی تھیں۔

تحقیق صحیح

أخرجه مسلم (كتاب الصلاة، باب حجّة من قال: البسملة اٰية من أول كلّ سورة سوي سورة البراءة: ح ٤٠٠) وأبو داود (كتاب الصلاة، باب من لم ير الجهر ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم: ح ٧٨٤، وكتاب السنة با في الحوض ح ٤٧٤٧) والنسائيّ (كتاب الافتتاح، باب قراءة بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم: ح ٩٠٥) وغيرهم من طرق عن المختار بن فلفل به بألفاظ متقاربة. [1]



....

[1] أبو الحسن أحمد بن محمد بن عبيد الطوابيقي: لم أجد من وثقه وله ترجمة في الأسامي والكنى لأبي أحمد الحاكم (٢/ ٣٤١ الرقم: ١٧٤٤) [/ معاذ]

۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَفْصٍ الْخَثْعَمِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ - يَعْنِي الأَسَدِيَّ - أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ: ﴿**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ**﴾ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ آيَاتٍ عَدَدَ الْأَعْرَابِ.

(سیدہ) ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (درج ذیل آیات) قراءت فرماتے ہوئے سنا: ﴿**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ**﴾ حتیٰ کہ آپ نے (عام) دیہاتیوں کی طرح سات آیات کو (ہاتھوں پر) گن لیا۔

تحقیق **ضعيف**

أخرجه ابن خزيمة (١/ ٢٤٨، ٢٤٩ ح ٤٩٣) والدارقطني (١/ ٣٠٧، عن عباد بن يعقوب وغيره) والحاكم (١/ ٢٣٢) والبيهقي (٢/ ٤٤) عن عمر بن هارون به.

* وقال البيهقي: "ورواه عمر بن هارون وليس بالقوي عن ابن جريج فزاد فيه" يعني "فعدّها آية" أو "عدّ سبع آيات......" وغيرهما.

وأخرجه أبو داود (كتاب الحروف والقراءات: ح ٤٠٠١) والترمذي (أبواب القراءت، باب في فاتحة الكتاب: ح٢٩٢٧) والطحاوي في معاني الآثار (١/ ١٩٩) والدارقطني (١/ ٣١٢، ٣١٣) والبيهقي (٢/ ٤٥) من طرق عن ابن جريج به نحو المعنٰى إلا أنهم لم يذكروا عدّ الآيات. وقال الدارقطني: "إسناده صحيح وكلّهم ثقات"، وقال الترمذي: "هذا حديث غريب ...... وليس إسناده بمتصل لأن الليث بن سعد روى هذا الحديث عن ابن أبي مليكة عن يعلى بن مملك عن أم سلمة......"

قلت: يعلى بن مملك حسن الحديث، فالحديث حسن من غير ذكر عدّ الآيات.

٣٨) أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا أَبِي وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَأَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ - يَعْنِي سَعِيْدًا - عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجَمِّرِ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى بَلَغَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقَالَ: آمِيْنَ، وَقَالَ النَّاسُ: آمِيْنَ، وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَيَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

جَمِيْعُهُمْ بِلَفْظٍ وَاحِدٍ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ: وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْاِثْنَيْنِ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ.

نعیم المجمر (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں نے (سیدنا) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی پھر سورۃ فاتحہ پڑھی۔ آپ جب ولا الضالین پر پہنچے تو آپ نے آمین کہی۔ لوگوں نے (بھی) آمین کہی۔ آپ جب سجدہ کرتے اور دو رکعتوں سے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔ اور جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہوں۔

تحقیق إسناده صحيح

أخرجه النسائي (كتاب الافتتاح، باب قراءة بسم الله الرحمٰن الرحيم: ح٩٠٦) وابن الجارود (١٨٤) والطحاوي في شرح معاني الآثار (١/ ١٩٩) وابن خزيمة (١/ ٢٥١ ح ٤٩٩) وابن حبّان (الإحسان: ٤/ ١٤٥ ح ١٧٩٨، والموارد ح ٤٥٠) في صحيحهما والبيهقي (٢/ ٤٦) والدارقطني (١/ ٣٠٥، ٣٠٦) من طرق عن الليث ابن سعد به، وصحّحه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٢٣٢) ووافقه الذهبي.

* وقال الدارقطنيّ: "هذا صحيح ورواته كلّهم ثقات".

* وقال البيهقيّ: "وهو إسناد صحيح وله شواهد" وقال في الخلافيات (٢/ ٢٧٦ تحت ح ١٥٢٣): "رواته كلّهم ثقات، مجمع على عدالتهم محتجّ بهم في الصحيح".

* وقال الخطيب: "ثابت صحيح، لا يتوجه عليه تعليل" (خلاصة الأحكام: ١/ ٣٧١ فقرة: ١١٤٦، نيل الأوطار: ٢/ ٢٠٢)

* وقال الذهبي: "هذا حديث ثابت صحيح". (مختصر الجهر بالبسملة للخطيب ح ١، اختصره الذهبي)

* وقال النيموي الحنفي في آثار السنن (ص١٥٤ ح ٣٤١) "وإسناده صحيح".

قلت: سعيد بن أبي هلال ثقة وثّقه العلماء إلا ابن حزم فإنه قال: "ليس بالقويّ" (المحلّى ٢/ ٢٦٩). وقال الحافظ في تقريب التهذيب (٢٤١٠): "صدوق لم أر لابن حزم في تضعيفه سلفًا إلا أن الساجي حكى عن أحمد أنه اختلط". وقال في هدي الساري (ص٤٦٢): "ذكره الساجي بلا حجّة، ولم يصح عن أحمد تضعيفه". يعني ذكره إياه في المختلطين غير صحيح، مبنى على قول لم يثبت عن قائله ولو سلّمنا ـ جدلاً ـ انه اختلط فسماع خالد بن يزيد منه قبل اختلاطه، لأن الشيخين الجبلين أخرجا عن خالد عنه. مثلاً انظر صحيح البخاري (ح ١٣٦) وغيره.

* قال الحافظ ابن الصلاح في مقدمته المشهورة في أصول الحديث: "واعلم أن من كان من هذا القبيل محتجًّا بروايته في الصحيحين أو أحدهما فانا نعرف على الجملة أنّ ذلك مما تميّز وكان مأخوذًا عنه قبل الاختلاط، والله أعلم" (ص٤٩٩، نسخة أخرىٰ: ٤٦٦، النوع ٦٢ معرفة من خلط في آخره عمره من الثقات)



٣٩) أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْبَزَّازُ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ - يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا

عِـمْـرَانُ الْقَصِيرُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیہ وسلم كَانَ يُسِرُّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما .

(سیدنا) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما، تینوں) بسم اللہ الرحمن الرحیم سراً پڑھتے تھے۔

تحقیق إسناده ضعيف

أخـرجـه ابن خزيمة في صحيحه (١/ ٢٥٠ ح ٤٩٨) وأبو نعيم الأصبهاني - تلميذ الحافظ الطبراني - في حلية الأولياء (٦/ ١٧٩) وابن عدي فى الكامل (٣/ ١٢٦٣) والطحاوي في معاني الآثار (١/ ٢٠٣) من طريق عن سويد بن عبد العزيز به .

* وقال أبو نعيم: "تفرّد به سويد عن عمران" .

* وقـال ابـن عـدي: "ولسـويـد أحـاديـث صـالـحة غير ما ذكرت" - منها هذا الحديث ، "وعامة حديثه مما لا يتابعه الثقات عليه وهو ضعيف كما وصفوه" .

قلت: "ضعّفه جمهور الأئمة" كما قال الهيثمي فى المجمع (٣/ ١٤٧) بـل بـالـغ فقال: "وقد أجمعوا على ضعفه" (مجمع الزوائد ١/ ١٤١) ولم يصب ، نـعـم ، وثـقـه دحيـم وأثـنـى عليه هشيم ، ولكن جرحه أحمد بن حنبل وابن معين والنسائي والترمذي وغيرهم وهم عمدة في هذا الشان فالجرح مقدّم .

فائدة: قـال تاج الدين عبد الوهاب بن علي السبكى في "قاعدة فى الجرح والتعديل" (ص ٥٠): "وهذا كما أن عدد الجارح إذا كان أكثر قدّم الجرح إجماعًا" .

* وقال محمد إدريس الكاندهولي الحنفي في سيرة المصطفى (١/ ٧٩): "جب کسی راوی میں توثیق اور تضعیف جمع ہو جائیں تو محدثین کے نزدیک اکثر کے قول کا اعتبار ہے...... إذا اجتـمـع التوثيق والتضعيف في راوٍ فالعبرة للأكثر عند المحدثين...... إلخ" (التعريب منى)

* وقـال أبـو الحسنات عبد الحئ اللكهنوي الحنفي في "إمام الكلام مع حاشية غيـث الـغـمـام" (ص٢١٦):"ومـن نـظـر بـنـظر الإنصاف وغاص في بحار الفقه

والأصول مجتنبًا عن الاعتساف يعلم علمًا يقينيًا أن أكثر المسائل الفرعية والأصلية التي اختلف العلماء فيها فمذهب المحدثين فيها أقوى من مذاهب غيرهم وإنّي كلما أسير في شعب الاختلاف أجد قول المحدثين فيه قريبًا من الإنصاف فللّٰه درهم وعليه شكرهم، كيف لا، وهم ورثة النبي ﷺ حقًّا، ونوابُ شرعه صدقًا، حشرنا اللّٰه في زمرتهم وأماتنا على حبّهم وسيرتهم" .



٤٠) أَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ - يَعْنِي الْعُمَرِيَّ - عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَبْدَأُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ .

(سیدنا عبداللہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کی ابتدا فرماتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔

تحقیق **إسناده ضعيف جدًا**

أخرجه الطبراني في الأوسط (٨٤٥) عن أحمد بن يحيى الحلواني به ورواه الدارقطني (١/ ٣٠٥).

* وقال الهيثمي: "وفيه عبد الرحمٰن بن عبد اللّٰه بن عمر العمري وهو ضعيف جدًا" (مجمع الزوائد ٢/ ١٠٩)

قلت: بل هو متروك .



٤١) أَخْبَرَنَا أَبُوْ جعفرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَبَّارُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ صَالِحٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ أَبِى الْمُخَارِقِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا أَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى أُعَلِّمُكَ آيَةً مِنْ سُوْرَةٍ لَمْ تَنْزِلْ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلِي غَيْرَ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ .**)) فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَلَغَ أُسْكُفَّةَ الْبَابِ قَالَ: ((**بِأَيِّ شَيْءٍ تَسْتَفْتِحُ صَلَاتَكَ وَقِرَاءَتَكَ؟**)) قُلْتُ: بِ ﴿**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ**﴾ قَالَ: ((**هِيَ هِيَ، ثُمَّ أَخْرَجَ رِجْلَهُ الْأُخْرٰى**)) .

(سیدنا) بریدہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں اس وقت تک مسجد سے نہیں نکلوں گا جب تک تمھیں ایک سورت کی ایک آیت نہ سکھا دوں جو مجھ سے پہلے، سوائے سلیمان بن داود (علیہ السلام) کے کسی پر نازل نہیں ہوئی۔''

پھر نبی ﷺ (وہاں سے) نکل کر (مسجد کے) دروازے کی دہلیز پر پہنچے (تو) فرمایا:

''تم اپنی نماز اور قراءت کس سے شروع کرتے ہو؟''

میں نے کہا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آیت یہی ہے۔

پھر آپ مسجد سے باہر نکل گئے۔

تحقیق **إسناده ضعيف**

أخرجه الدارقطني (١/ ٣١٠)، والبيهقي (١٠/ ٦٢) والطبراني فى الأوسط (١/ ٣٦٧ ح ٦٢٩ عن أحمد بن علي الأبار عن علي بن الجعد) من طرق عن سلمة بن صالح به بألفاظ متقاربة .

* وقال البيهقي : "إسناده ضعيف" .

قلت: فيه سلمة وعبد الكريم ضعيفان ضعفهما الجمهور .

بَابُ ذِكْرِ مَا تُفْتَحُ بِهِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ وَغَيْرُهَا

فرض نماز وغیرہ میں جو دعائے استفتاح پڑھی جاتی ہے اس کا ذکر

٤٢) أَخْبَرَنَا أَبُو اللَّيْثِ سَالِمُ بْنُ مُعَاذِ التَّمِيمِيُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ - يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ قَالَ: ((**وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ وَأَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ**)). وَكَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَجَدَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ: ((**اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، أَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ**)). وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ: ((**اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، أَنْتَ رَبِّي**)). وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ

الْمَكْتُوبَةِ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) .

(سیدنا) علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کی ابتدا فرماتے تو (درج ذیل الفاظ) پڑھتے تھے: ''میں اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، میں اسی کی طرف یکسو ہوں، اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تُو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، تُو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، تُو میرے سارے گناہ معاف کر دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو اور کوئی معاف نہیں کر سکتا اور مجھے عمدہ اخلاق کی راہ بتا، اچھے اخلاق کی توفیق تجھی سے مل سکتی ہے اور بُری عادات کو مجھ سے دُور کر دے، ان بُری عادتوں کا پھیرنے والا تیرے سوا اور کوئی نہیں ہے، میں حاضر ہوں اور تیری بھلائیوں کا امیدوار ہوں، ساری بھلائیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں اور کسی بُرائی کی نسبت تیری طرف نہیں ہے۔ میں تیرا ہوں اور میرا ٹھکانا تیری ہی طرف ہے۔ تُو بڑی برکت والا اور بڑی شان والا ہے۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ (رجوع) کرتا ہوں۔''

اور جب آپ فرض نماز میں سجدہ فرماتے تو (یہ الفاظ) پڑھتے تھے: ''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لے آیا اور میں تیرا فرمانبردار ہو گیا ہوں۔ تُو میرا رب ہے۔ میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کے کان اور آنکھ کو کھولا، اللہ تبارک وتعالیٰ جو سب صورت بنانے والوں سے بہتر صورت بنانے والا ہے۔''

جب آپ رکوع کرتے تو فرماتے: ''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان

لے آیا اور میں تیرا فرمانبردار ہو گیا ہوں، تُو میرا رب ہے۔"

جب آپ فرض نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: "اے اللہ! تُو ہمارا رب ہے، ساری حمد تیرے لیے ہی ہے، آسمانوں اور زمین کے بھراؤ کے برابر اور ہر چیز کے بھراؤ کے برابر جسے تُو چاہے۔"

تحقیق صحیح

أخرجه أبو عوانة الأسفرائيني في مستخرجه (٢/ ١٠٢، ١٠٣) وابن حبان في صحيحه (الإحسان: ٣/ ١٣١ ح ١٧٦٨) عن يوسف بن مسلم، والبيهقي (٢/ ٣٢) وابن حبان (٣/ ١٣١، ١٣٢) عن أحمد بن إبراهيم الدورقي، كلاهما عن حجاج بن محمد، وابن خزيمة (١/ ٣٠٦ ح ٦٠٧) عن روح بن عبادة، كلاهما عن ابن جريج وابن ماجه (كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب سجود القرآن: ح ١٠٥٤) عن يحيى بن سعيد الأموي، وأبو داود (كتاب الصلاة، باب مايستفتح به الصلاة من الدعاء: ح ٧٦١) والترمذي (أبواب الدعوات، باب ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل: ح ٣٤٢٣) وغيرهما عن عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، كلهم عن موسىٰ بن عقبة عن عبد اللّٰه بن الفضل بن ربيعة، ومسلم في صحيحه (كتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه: ح ٧٧١) وغيره، عن الماجشون بن أبي سلمة، كلاهما عن الأعرج به مطوّلاً ومختصرًا، وذكر رفع اليدين في حديث ابن أبي الزناد فقط.

* وقال البغوي في شرح السنة (٣/ ٣٦ ح ٥٧٢): "هذا حديث صحيح".
* وقال الترمذي في حديث عبد الرحمٰن بن أبي الزناد: "هذا حديث حسن صحيح".

قلت: سالم بن معاذ التميمي لم أجد له ترجمة، لكن تابعه أبو عوانة الاسفرائيني وغيره فالحديث صحيح.

فائدة: حديث ابن أبي الزناد في رفع اليدين حسن كما حققته في نور العينين في

إثبات رفع اليدين (ص١١٥-١١٦، طبع جديد) صحّحه الترمذيّ وابن خزيمة وابن حبان وأحمد بن حنبل وغيرهم (١)، وما قالوا في تعليله فليس بعلة قادحة" لأن ابن أبي الزناد صدوق وثّقه الجمهور وقال الذهبي: "حديثه من قبيل الحسن ...... هو حسن الحديث وبعضهم يراه حجة" (سير أعلام النبلاء: ٨/ ١٦٨، ١٧٠)

وهذا الحديث روى عن سليمان بن داود الهاشمي، وقال ابن المديني: "قد نظرت فيما روى عن سليمان بن داود الهاشمي فرأيتها مقاربة". (تاريخ بغداد: ١٠ / ٢٢٩ رقم: ٥٣٥٩) وانظر الرفع والتكميل فى الجرح والتعديل للكنوي (ص٧٢)

بل قال سليمان بن داود الهاشمي (الفقيه ثقه جليل قال أحمد بن حنبل يصلح للخلافة): "هذا عندنا مثل حديث الزهري عن سالم عن أبيه". (سنن الترمذي: تحت ح ٣٤٢٣) يعني أنه من أصحّ الأسانيد عنده.



....

(١) قال الإمام أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي: "هذا حديث حسن الإسناد" (الخلافيات: ٢/ ٣٤٧ ح ١٦٧١)[/ تنوير الحق]

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ السَّكْتَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سُنَّةٌ وَذِكْرِ مَايَقُوْلُهُ الْمُصَلِّي بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

اس کی دلیل کہ نماز میں دو سکتے سنت ہیں اور نمازی تکبیر اور قراءت کے درمیان جو پڑھتا ہے اس کا ذکر

٤٣) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَابُوْرَ الدَّقِيْقِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ عُبَيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا كَبَّرَ سَكَتَ سَكْتَةً بَيْنَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّكْبِيْرِ . قَالَ قُلْتُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ مَا تَقُوْلُ فِيْ هَذِهِ السَّكْتَةِ قَالَ: ((أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ (الْأَبْيَضُ) مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)) .

(سیدنا) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو تکبیر اور قراءت کے درمیان (تھوڑی دیر) سکتہ فرماتے ۔ میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اس سکتے میں کیا پڑھتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں (درج ذیل الفاظ) پڑھتا ہوں: ''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان دُوری کر دے جیسے تُو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دُوری کر رکھی ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح (سفید) کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اَولوں سے دھو ڈال۔''

تحقيق متفق عليه

أخرجه مسلم (كتاب المساجد، باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة: ح ٥٩٨) وأبو داود (كتاب الصلاة، باب السكتة عند الافتتاح: ح ٧٨١) وابن ماجه (كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب افتتاح الصلاة: ح ٨٠٥) وغيرهم عن محمد بن فضيل، ومسلم وغيره عن جرير بن عبد الحميد، كلاهما عن عمارة بن القعقاع به بألفاظ متقاربة، وإسناد المصنف (أبي أحمد الحاكم) حسن من أجل عبيد بن هشام، والله أعلم والحديث أخرجه البخاريّ وغيره من طريق آخر عن عمارة به، انظر ح: ٤٤



بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ السَّكْتَةَ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِي بَعْدَ التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ غَيْرُ وَاجِبَةٍ

اس دلیل کا ذکر کہ پہلے تشہد کے بعد والی رکعت کے شروع میں سکتہ ضروری نہیں ہے

٤٤) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ الْهَاشِمِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ابْنُ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: ”**كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ**“.

(سیدنا) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تو (قراءت) الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور سکتہ نہیں کرتے تھے۔

تحقیق متّفق عليه

أخرجه البخاري (كتاب الأذان، باب ما يقرأ بعد التكبير: ح ٧٤٤) ومسلم (كتاب المساجد، باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة: ح ٥٩٨) وأبو داود (كتاب الصلاة، باب السكتة عند الافتتاح: ح ٧٨١) وغيرهم من طرق عن عبد الواحد بن زياد به مطوّلًا و مختصرًا.



بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلَاةِ هُوَ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيمَهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلَهَا التَّسْلِيمُ

اس دلیل کا ذکر کہ نماز کی کنجی وضو ہے، تکبیر تحریمہ سے (نماز) شروع اور سلام سے ختم ہو جاتی ہے

٤٥) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمَاسَرْجِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْخَصِيبِ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ**)).

هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيِّ .

محمد بن حنفیہ اپنے والد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز کی چابی وضو ہے۔ (نماز میں تمام امور کو) حرام کرنے والی تکبیر اور (انھیں) حلال کرنے والا اسلام (پھیر دینا) ہے۔''

تحقیق حسن

أخرجه أبو داود (كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء: ح ٦١، كتاب الصلاة، باب الإمام يحدث بعد ما يرفع رأسه، ح ٦١٨) والترمذي (أبواب الطهارة، باب ما جاء [أن] مفتاح الصلاة الطهور: ح ٣) وابن ماجه (كتاب الطهارة وسننها، باب مفتاح الصلاة الطهور: ح ٢٧٥) وأحمد (١/ ١٢٣) من طرق عن سفيان وهو ابن سعيد الثوري عن ابن عقيل به.

* وللحديث شواهد كثيرة ما في السنن الكبرٰى للبيهقي (٢/ ١٦) عن شعبة عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن عبد الله رضي الله عنه قال: "مفتاح الصلٰوة الطهور وإحرامها التكبير وانقضاؤ ها التسليم" وسنده صحيح.



بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الِاسْتِوَاءَ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعِنْدَ كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ سُنَّةٌ وَّاجِبَةٌ وَأَنَّ الطُّمَأْنِينَةَ فِيهَا وَاجِبَةٌ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ إِلَّا بِهَا

اس دلیل کا ذکر کہ رکوع و سجود اور ہر اونچ نیچ میں سیدھے اُٹھنا ضروری سنت (یعنی فرض) ہے (ان امور میں) اطمینان فرض ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی

٤٦) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه وَابْنِ عَجْلَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ أَوْ خَلَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْمُقُهُ وَلَمْ يَشْعُرْ الرَّجُلُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، اذْهَبْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))**. فَقَالَ الرَّجُلُ فِي الثَّالِثَةِ: "يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي وَأَرِنِي فَقَدْ حَرَصْتُ وَجَهِدْتُ"، فَقَالَ: **((إِذَا أَرَدْتَ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وَضُوءَكَ، فَإِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَإِذَا رَكَعْتَ فَارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، فَإِذَا رَفَعْتَ فَقُمْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، فَإِذَا سَجَدْتَ فَاسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ فَاقْعُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ فَقُمْ، فَإِذَا فَعَلْتَ هَذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هَذَا فَإِنَّمَا تَنْقُصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ))**.

ایک بدری (صحابی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے اور اس آدمی کو پتا نہیں تھا۔ پس اُس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا تو آپ نے فرمایا: وعلیک السلام (اور تجھ پر بھی سلام ہو) جاؤ (دوبارہ) نماز پڑھو۔ تم نے نماز نہیں پڑھی (آپ نے اس طرح دو دفعہ کیا) تیسری دفعہ اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے (نماز کا طریقہ) سکھایئے۔ میں نے اپنی (پوری) کوشش کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھے طریقے سے وضو کرو۔ پھر قبلے کی طرف رُخ کر کے تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہو پھر (فاتحہ پڑھنے کے بعد) قرآن میں سے جو میسر ہو پڑھو۔ پھر جب رکوع کرو تو اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر جب (رکوع سے) سر اُٹھاؤ تو اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر جب سجدہ کرو تو اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر سجدہ سے اُٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر (جلسہ استراحت کے بعد) اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تمھاری نماز مکمل ہے اور اس سے جس چیز کو کم کیا تو تمھاری نماز کا نقصان ہے۔

تحقیق صحیح

أخرجه أبو داود (كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود: ح٨٥٦) وعنه أبو عوانة في مسنده (٢/ ١٠٣، ١٠٤) من حديث أنس بن عياض به.

وأخرجه البخاري (كتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها في الحضر والسفر: ح ٧٥٧، وباب: أمر النبي صلى الله عليه وسلم الذي لا يتمّ ركوعه بالإعادة، ح ٧٩٣) ومسلم (كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة وأنه إذا لم يحسن الفاتحة ولا أمكنه تعلمها ما تيسر له من غيرها: ح ٣٩٧) وغيرهما من طرق عن عبيد الله بن عمر به.

وأخرج النسائي (كتاب التطبيق، باب الرخصة في ترك الذكر في الركوع: ح١٠٥٣) وغيره عن ابن عجلان عن علي بن يحيى الزرقي عن أبيه عن عمر رفاعة بن رافع

بـه ، وابـن عجلان صرح بالسماع عند الطبراني (٥/ ٣٧) في المعجم الكبير ، وهو إسناد صحيح .

وللحديث ألوان كثيرة عنه .

فائدة: أبـو الحسن أحمد بن محمد بن الفضل السجستاني: روى عنه أبو زرعة وابن حبـان في صحيحه (٢٦٤٦ ، ١٧٢٠) وجماعة (تهذيب تاريخ دمشق ٢/ ٧٧ ، تاريخ دمشـق لابن عساكر: ٥/ ٤٤٣-٤٤٤) وقال الذهبي: "فثقة" (ميزان الاعتدال ١/ ١٤٩ ت ٥٨٠) وباقي السند الأول صحيح ، والثاني معلول برواية النسائي وغيره .



بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّهُ لَا تَجُوزُ صَلَاةٌ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس دلیل کا ذکر کہ ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز جائز نہیں ہے

٤٧) أَخْبَـرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَدَائِنِيُّ بِبَغْدَادَ حَـدَّثَـنَـا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ: ((**لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ**)) .

(سیدنا) عبادہ بن الصامت (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس شخص کی نماز نہیں ہے جو (اس میں) سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔''

تحقیق متّفق عليه

أخـرجـه البـخـاريّ (كتاب الأذان ، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات

كـلّها في الحضر والسفر: ح ٧٥٦) ومسلم (كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة فـي كـل ركـعة ...... : ح ٣٩٤) والترمذي (الصلاة، باب ما جاء: أنه لا صلاة إلا بفاتحة الـكـتـاب: ح٢٤٧) والـنـسـائـي (كـتـاب الافتتاح، باب إيجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلاة: ح٩١١) وابـن مـاجـه (كـتـاب إقـامة الصلاة والسنة فيها، باب القراءة خلف الإمام: ح٨٣٧) والحميدي (٣٨٨ ظاهرية) وغيرهم من طرق متواترة عن سفيان به.

* وقال الترمذي: "حديث عبادة حديث حسن صحيح".

* وقـال البخاري في جزء القرأة: "وتواتر الخبر عن رسول الله ﷺ لا صلاة إلاَّ بقرأة أمّ القرآن" (الرقم: ١٩).

فائدة: حديث سفيان أخرجه أبو داود (كتاب الصلاة، باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب: ح ٨٢٢) فزاد في آخره "فصاعدًا، قال سفيان لمن يصلي وحده".

قلت: هـذه الـزيادة الاخيرة منقطعة عن سفيان لأن أبا داود لم يدرك سفيان بن عيينة لـكن رواه المعمر عن الزهري به عند مسلم وغيره قوله "فصاعدًا"، وهو كقوله ﷺ: لا تـقـطـع اليد إلا في ربع دينار فصاعدًا، فقد تقطع اليد في دينار وفي اكثر من دينار، انـظـر جـزء القراءة، الرقم: ٤، وثبت عن عبادة رضي الله عنه بـأنـه كان يقرأ خلف الإمام في الجهريّة وغيرها وهو أعلم بتأويله ممن بعده.



٤٨) أَخْبَـرَنَـا أَبُـو الْـعَبَّـاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَمَّامٍ - يَـعْنِي الْوَلِيدَ بْنَ شُجَاعٍ السَّكُونِيَّ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ ابْـنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ))**.

(سیدنا) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ (نماز) ناقص ہے ناقص ہے ناقص (فاسد) ہے، مکمل نہیں ہے۔''

تحقیق صحیح

أخرجه أبو العباس محمد بن إسحاق الثقفي في جزء من حديثه (مخطوط ص ١٩٠ ا) وهو شيخ المصنف في هذا الحديث. عن أبي همّام به.

وأخرجه مالك في الموطّأ (فواد عبد الباقي: ١/ ٨٤) ومسلم في صحيحه (كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة: ح ٣٩٥) وغيرهما من طرق عن العلاء به.

* وقال الترمذي (ح٢٩٥٣): "هذا حديث حسن".

قلت: بل هو صحيح كما قال أبو زرعة ومسلم وغيرهما.

وللحديث طرق أخرى. انظر مسند الحميدي (ح ٩٧٩، ٩٨٠ بتحقيقي) ولي مصنَّف مختصر في هذه المسئلة سميته "الكواكب الدرية في وجوب الفاتحة خلف الإمام في الجهريّة". وهو مطبوع والحمد لله.



٤٩) أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: **((لَا تُجْزِيْ صَلَاةٌ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))**. قُلْتُ: فَإِنْ كُنْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِيْ وَقَالَ: **"اقْرَأْ فِيْ نَفْسِكَ يَافَارِسِيُّ"**.

جَمِيْعُهُمَا لَفْظٌ وَاحِدٌ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (فَأَخَذَ بِيَدِي) وَلَمْ يَقُلْ قَالَ .

(سیدنا) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز جائز نہیں ہے۔''

(راوی کہتا ہے کہ) میں نے (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے کہا: اگر میں امام کے پیچھے ہوں (تو کیا کروں)؟

انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے فارسی! اپنے دل میں (یعنی سراً) پڑھ۔

تحقیق إسناده صحيح

أخرجه ابن خزيمة (١/ ٢٤٨ ح ٤٩٠، وهو شيخ المصنّف) وعنه ابن حبان (الإحسان: ٣/ ١٣٩، ١٤٠ ح ١٧٨٦، موارد الظمآن: ٤٥٧) كلاهما في صحيحيهما، من حديث محمد بن يحيى عن وهب بن جرير به .

* وقال ابن حبان: "لم يقل في خبر العلاء هذا: لا تجزئ صلاة، إلا شعبة ولا عنه إلا وهب بن جرير ومحمد بن كثير".

قلت: وإسناده على شرط مسلم .

وله شاهد من حديث سفيان بن عيينة عن الزهري عن محمود بن الربيع عن عبادة ابن الصامت رضي الله عنه بنحوه . أخرجه الدارقطني (١/ ٣٢٢) عن زياد بن أيوب والإسمٰعيلي في مستخرجه ـ ومن طريقه الحافظ ابن حجر في موافقة الخبر الخبر (١/ ٤١٥) وذكره في الفتح (٢/ ٢٤١) عن عباس بن الوليد النرسي كلاهما عن سفيان به، وقال الدارقطني: "هذا إسناد صحيح".

قلت: وصحّحه غيره وإسناده صحيح على شرط البخاريّ ومسلم ولم يخرجاه .



بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ رَفْعَ الْأَيْدِي عِنْدَ الِافْتِتَاحِ وَعِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ سُنَّةٌ سَنَّهَا الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ السَّلَامَ

اس دلیل کا ذکر کہ شروع نماز، رکوع اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع یدین کرنا مصطفیٰ علیہ السلام کی سنت ہے

۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. ح:

وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمَاسَرْجِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "**رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ**".

هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَحْكِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِثْلُ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ.

(سیدنا) عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے:

"میں نے دیکھا، رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں کندھوں تک رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے (تو بھی رفع یدین کرتے) اور دونوں سجدوں کے درمیان یہ عمل نہیں کرتے تھے۔"

تحقيق متّفق عليه

أخرجه مسلم (كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام ......ح ٣٩٠) وأبو داود (كتاب الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة: ح ٧٢١) والترمذي (أبواب الصلاة، باب رفع اليدين عند الركوع: ح٢٥٥) والنسائي (كتاب الافتتاح، باب رفع اليدين للركوع حذو المنكبين: ح١٠٢٦) وابن ماجه (كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع: ح٨٥٨) والشافعي فى الأم (١/ ١٠٣) والمسند (ص٣٥) وأحمد في مسنده (٢/ ٨) وابن خزيمة (١/ ٢٩٤ ح ٥٨٣) وابن حبان (٣/ ١٦٩ ح ١٨٦١) في صحيحيها. والحميدي في مسنده (نسخة ظاهرية ح٦١٤) وأبو عوانة في مستخرجه على صحيح مسلم (٢/ ٩٠) وغيرهم من طرق متواترة عن سفيان به بإثبات رفع اليدين، وأما تحريف الناسخ فى المخطوطة الهندية لمسند الحميدي- الذي احتج به الأعظمى فمِمَّا لا يلتفت إليه، وراجع نور العينين في إثبات مسئلة رفع اليدين (ص ٦٤، طبع جديد) وأخرجه البخاري ومسلم ومالك فى الموطأ (رواية محمد بن الحسن الشيباني وغيره) وأصحاب السنن وأصحاب المسانيد وغيرهم من طرق متواترة عن الزهري به بإثبات رفع اليدين قبل الركوع وبعده.

* وقال الحازمي في "الاعتبار فى الناسخ والمنسوخ من الآثار" (ص ١٦، نسخة أخرىٰ: ٢٤، الوجه التاسع عشر) "فهذا حديث يروي عن ابن عمر من غير وجه وممّن رواه الزهري عن سالم ولم تختلف فيه عليه ولا اضطراب في متنه فكان أولى بالمصير إليه من حديث......".

* وقال الحافظ ابن حجر في "لسان الميزان" (٥/ ٣٢٧ ترجمة محمد بن عكاشه): "فإن الرواية عن الزهري بهذا السند بالغة مبلغ القطع بإثبات الرفع عند الركوع وعند الاعتدال وهي فى الموطأ وسائر كتب أهل الحديث......".

قلت: وهو من الأحاديث المتواترة عن رسول الله ﷺ كما صرّح به العراقيّ فى التقييد والايضاح (ص٢٧٠)، والسيوطيّ في "قطف الأزهار المتناثرة فى الأخبار المتواترة" (ص٩٥، ٩٦) والكتانيّ في "نظم المتناثر من الحديث المتواتر"

(ص٩٦ـ ٩٨) وغيرهم .

❊ وقال الترمذي في حديث سفيان بن عيينة: "حديث ابن عمر حديث حسن صحيح".

❊ وقال البغوي في شرح السنة (٣/ ٢٠): "هذا حديث صحيح متّفق على صحّته".

❊ وقال ابن عبد البر فى الاستذكار (١/ ٤١٠): "وهو حديث لا مطعن لأحد فيه".

وانظر ح: ٥٢



٥١) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ الدِّمَشْقِيُّ بِهَا حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ (أَبِي) أُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ فُرَاتٍ قَالَ: ذُكِرَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَفْعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: "**تَرَوْنَ أَنَّ سَالِمًا يَحْفَظُ عَنْ أَبِيهِ أَتَرَوْنَ أَنَّ أَبَاهُ لَمْ يَحْفَظْ عَنِ النَّبِيِّ** ﷺ".

نوفل بن فرات (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ) سے نماز میں رفع یدین کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: تمھارا کیا خیال ہے؟ سالم نے اپنے باپ سے یاد (نہیں) رکھا، تمھارا کیا خیال ہے! اس کے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے نبی ﷺ سے یاد نہیں رکھا؟

تحقیق سنده حسن

أخرجه الباغندي في مسند عمر بن عبد العزيز (١١) عن عمر بن يعقوب الرقي عن عبد اللّٰه بن محمد بن (أبي) أسامة (الحلبي) به، إلاَّ أنه وقع عنده: "نوفل بن مساحق" وهو وهم والصواب "نوفل بن فرات". [١]

....

[١] أخرجه أبو علي محمد بن سعيد القشيري في تاريخ الرقة (١٧٩) عن شيخه عبد اللّٰه ابن محمد بن أبي أسامة الحلبي به والبيهقي فى الخلافيات (٢/ ٣٣٣ ح ١٦٤٢) عن أبي محمد عبد الرحمٰن بن حمدان عن عبد اللّٰه بن محمد بن أبي أسامة الحلبي به وابن عساكر في تاريخ دمشق (٦٢/ ٢٩١) من سند نسخة الكتاب به . (/ تنوير الحق)

قلت: نوفل هذا ذكره ابن حبان في الثقات (٩/ ٢٢١) في رواية مبشر بن إسماعيل الحلبي وحده. وذكر نوفلاً آخر (٧/ ٥٤٠، ٥٤١) في رواية أيوب بن سويد وأهل الشام، (وأظنّه واحدًا، لا اثنين، والله أعلم) وقال: "لأنّ نوفلاً كان ثقة". (١)

ومحمد بن أبي اسامة الحلبي روى عنه يعقوب بن سفيان (كتاب المعرفة والتاريخ ٢/ ٣٦٤ وغيره) ويعقوب لا يروى إلا عن ثقة عنده (انظر تهذيب التهذيب ١١/ ٣٣٩ ترجمة يعقوب الفارسي) وأبو زرعة الدمشقي ومحمد بن عوف الحمصي.

وقال أبو حاتم: ليس به بأس (الجرح والتعديل: ٧/ ٢٠٩) (٢)

ولم يضعّفه أحد فيما أعلم ووهم شيخنا المتقن أبومحمد بديع الدين الراشدي السندهي مع جلالة قدره وعلوّ مرتبته في "السمط الابريز" (ص١٨)

فنقل من ميزان الاعتدال (٣/ ٤٦٨) قال "لا أعرفه".

قلت: الذي لم يعرفه الذهبي ذاك مدني وهذا حلبي وبينهما بون بعيد ولشيخنا رحمه الله وهم آخر في تعيينه.

نقل عن المجروحين لابن حبان (٢/ ٥٠ وفي نسختنا ص٤٨) جرحًا شديدًا.

قلت: ذاك المجروح عبد الله بن محمد بن أسامة الأسامي المتقدّم.

وهذا الحلبي متاخّر منه، وسبحان من لا يسهو.

قلت: وروى عن عبد الله بن محمد بن أبي أسامة الحلبي هذا (٣)، أبو العباس محمد ابن يعقوب الأصم (المستدرك: ٣/ ١٨٤) والدولابيّ (الذريّة الطاهرة النبويّة)

وأما رفع اليدين فهو ثابت عن عمر بن عبد العزيز، أخرجه البخاريّ في جزء رفع اليدين (٦١ ومطبوعة ص٥٧) وغيره بإسناد صحيح عنه. وأخرجه ابن عبد البر في التمهيد (٩/ ٢١٩) بإسناد صحيح عنه (من تاريخ أبي زرعة الدمشقي) فزاد: "وقال عمر بن عبدالعزيز في ذلك: سالم قد حفظ عن أبيه" والحمد لله.

....

(١) وقال الإمام المحدث الثقة يحيي بن عبد الملك بن أبي غنية: "كان رجلًا من كتّاب الشام، مأمونًا عندهم." (تاريخ دمشق: ٧٦٢/ ٢٩٢ وسنده حسن) [/ معاذ]

(٢) وقال الخطيب: "كان ثقة" (المتفق والمفترق: ٣/ ١٨١٦ ت ١٢٠٨) وقال عبيدالله بن علي بن أبي الفراء أبو القاسم: "كان ثقة" (تجريد الأسماء والكنى المذكورة في كتاب المتفق والمفترق: ٢/ ١٩٨) [/ تنوير الحق]

(٣) وقال الخليلي: "وهو ثقة" (الارشاد: ٢/ ٤٨٠) [/ تنوير الحق]

٥٢) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ الْعَبْدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ رضي الله عنه مَعَ عَشَرَةِ رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالُوا: مَا كُنْتَ أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً وَأَشَدَّهُ لَهُ تَبَاعًا!! فَقَالَ: أَعْرِضُ عَلَيْكُمْ. قَالُوا: هَاتِ. قَالَ: "**رَأَيْتُهُ كَبَّرَ عِنْدَ فَاتِحَةِ الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى يَقَعَ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ مَوْضِعَهُ ثُمَّ هَبَطَ سَاجِدًا وَيُكَبِّرُ**".

محمد بن عمرو بن عطاء القرشی (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دس صحابہ (رضی اللہ عنہم) میں ابوحمید الساعدی (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا انھوں نے انھیں کہا: کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں حدیث نہ سناؤں؟ انھوں نے کہا: تم نہ ہم سے پہلے آپ (ﷺ) کے قدیم صحابی ہو اور نہ (ہم سے) زیادہ آپ کی اتباع کی ہے، انھوں نے کہا: میں تمھیں بتاؤں، انھوں نے کہا: بتاؤ! انھوں نے فرمایا: "میں نے دیکھا جب آپ (ﷺ) نماز کے شروع میں تکبیر کہتے (تو) رفع یدین کرتے اور جب رکوع (کا ارادہ) کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو رفع یدین کرتے، پھر تھوڑی دیر کھڑے رہتے حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ پر آجاتا، پھر سجدہ کے لیے جھکتے اور تکبیر کہتے۔"

تحقیق صحیح

أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق (٢٦/ ٢٥٦) من طريق المؤلف أبي أحمد الحاكم الكبير به وأبو داود (كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة: ح ٧٣٠) والترمذي (أبواب الصلاة، باب ما جاء في وصف الصلاة: ح ٣٠٤) والنسائي (كتاب السهو، باب رفع اليدين للقيام إلى الركعتين الأخريين: ح ١١٨٢ مختصرًا جدًا) وابن ماجه (كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب إتمام الصلاة: ح ١٠٦١ مختصرًا)

وابن خزيمة (١/ ٢٩٧ ح ٥٨٧) وابن حبان (٣/ ١٧١ ح ١٨٦٤) في صحيحيهما وابن الجارود (١٩٢) وغيرهم من طرق عن عبد الحميد به مطوّلاً ومختصراً.

* وقال الترمذي: "هذا حديث حسن صحيح".

وصحّحه البخاريّ في جزء رفع اليدين (ص١٧٨) وابن تيميّة (الفتاوىٰ الكبرىٰ ١/ ١٠٥، مجموع فتاوى ٢٢/ ٤٥٣)

* وقال ابن قيّم في تهذيب سنن أبي داود (٢/ ٤١٦): "حديث أبي حميد هذا حديث صحيح متلقى بالقبول لاعلة له وقد أعله قوم بما برأه اللّٰه أئمة الحديث منه ونحن نذكر ما عللوه به ثم نبين فساد تعليلهم وبطلانه بعون اللّٰه".

* وقال الخطابي في معالم السنن (١/ ١٩٤): "حديث صحيح".

* وقال محمد بن يحيى الذهلي: "من سمع هذا الحديث ثم لم يرفع يديه يعني إذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع فصلاته ناقصة" (صحيح ابن خزيمة ١/ ٢٩٨)

قلت: عبد الحميد بن جعفر احتج به مسلم في صحيحه ووثقه الجمهور فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن.

* وقال الزيلعي الحنفي في نصب الراية (١/ ٣٤٤): "ولكن وثّقه أكثر العلما".

ولحديثه شواهد فهو صحيح، لاريب، انظر نور العينين (ص٢٤٧-٢٧٣)

فائدة: أصل الحديث أخرجه البخاري (ح ٨٢٨) [وانظر ح٦٩ من هذا الكتاب] وغيره مختصراً بدون رفع اليدين. من طريق آخر عن محمد بن عمرو بن عطاء به وهو قد سمعه من أبي حميد وغيره كما في صحيح البخاري وغيره، فتعليله بالانقطاع تعليل باطل مردود على قائله.

قلت: وألّف البخاريّ كتاباً في رفع اليدين وهو المشهور بجزء رفع اليدين، وكذا ألف محمد بن نصر المروزي وأحمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار وأبو نعيم الأصهباني وغيرهم في هذه المسئلة كُتباً أو أجزاءً. رحمهم اللّٰه أجمعين.



۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَرُوبَةَ الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ - يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ رضي الله عنه قَالَ: **"شَكَوْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شِدَّةَ الرَّمْضَاءِ، فَمَا أَشْكَانَا فِيْ صَلَاةِ الْهَجِيرِ"**.

(سیدنا) خباب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا:

''ہم نے (ظہر کی نماز کے سلسلے میں) رسول اللہ ﷺ کے سامنے گرمی کی شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت قبول نہیں فرمائی۔''

تحقیق صحيح

أخرجه مسلم (كتاب المساجد، باب استحباب تقديم الظهر في أول الوقت في غير شدة الحر: ح ٦١٩) والنسائي (كتاب المواقيت، باب أوّل وقت الظّهر: ح٤٩٨) وأحمد (٥/ ١٠٨، ١١٠) والطيالسي (ح ١٠٥٢) والحميدي (ظاهرية: ح١٥٣) والطبراني (٤/ ٧٩) من طرق عن أبي إسحاق به، بألفاظ متقاربة، وهو صرّح بالسماع عند أحمد، وللحديث طرق أخرىٰ عند ابن ماجه (ح ٦٧٥) والحميدي (ح ١٥٤) وغيرهما.

وانظر ح: ٥٤



۵۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - يَعْنِي الْحَنْظَلِيَّ - أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي هِنْدَ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رضي الله عنه قَالَ: **"شَكَوْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شِدَّةَ الْحَرِّ فِي جِبَاهِنَا وَأَكُفِّنَا فَلَمْ يُشْكِنَا"**.

(سیدنا) خباب (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ہم نے اپنی پیشانیوں اور ہتھیلیوں کے بارے میں گرمی کی شدت کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے اسے قبول نہیں فرمایا (یعنی گرمی میں ہی ظہر کی نماز پڑھتے رہے)۔

تحقیق صحیح

أخرجه أبو العباس محمد بن إسحاق الثقفي السراج في مسنده (ق ٩٠ ب ح ١٠١٠) عن إسحاق بن إبراهيم به .

وأخرجه الطبراني فى المعجم الكبير (٤/ ٨٠ ح ٣٧٠٤) عن عبد الله بن أحمد بن حنبل ثنا إبراهيم بن الحجاج السامي ثنا وهيب به .



بَابُ ذِكْرِ مَا يَقُولُهُ الْمُصَلِّي بَعْدَ رَفْعِ رَأْسِهِ مِنَ الرُّكُوعِ وَهَيْئَاتِ الصَّلَاةِ

رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد نمازی کیا کہے؟ اور نماز کی (مختلف) حالتوں کا ذکر

٥٥) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ نُمَيْرٍ - حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ - يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرٍ - عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا تُجْزِيْ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ))** .

(سیدنا) ابو مسعود (عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص نماز میں رکوع اور سجدے سے (اُٹھتے وقت) اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔''

تحقیق صحیح

أخرجه أبو داود (كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود: ح ٨٥٥) والترمذي (أبواب الصلاة، باب ما جاء فيمن لا يقيم صلبه في الركوع والسجود: ح ٢٦٥) والنسائي (كتاب الافتتاح، باب إقامة القلب في الركوع: ح ١٠٢٨، وباب إقامة الصلب في السجود، ح ١١١٢) وابن ماجه (كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الركوع في الصلاة: ح ٨٧٠) والحميدي (ظاهرية ٤٥٥) وغيرهم من طرق عند الأعمش به.

※ وقال الترمذي: "حديث حسن صحيح".

وصحّحه ابن خزيمة (١/ ٣٣٣ ح ٦٦٦) وابن حبان (٣/ ١٨٤ ح ١٨٨٩، ١٨٩٠) وغيرهما.

قلت: وصرّح الأعمش بالسماع عند ابن حبان.



٥٦) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ بِدِمَشْق حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ - يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِيَّ - حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: **((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا**

أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)).

(سیدنا) ابوسعید (الخدری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد (درج ذیل الفاظ) فرماتے تھے:

''اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں آسمانوں اور زمین کے بھراؤ کے برابر اور ہر اس چیز کے برابر جسے تُو چاہے۔ اے تعریف و بزرگی والے! جو اس بندے نے تعریف و بزرگی کی وہ تیرے ہی لائق ہے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں۔ اے اللہ! جسے تُو دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تُو روک لے اُسے کوئی دینے والا نہیں اور مال دار کو اس کی مالداری تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

تحقیق صحيح

أخرجه الدارميّ في مسنده (١/ ٣٠١ ح ١٣١٩) ومن طريقه أخرجه المصنف والإمام مسلم في صحيحه (كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع: ح ٤٧٧) وأخرجه أبو داود (كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع: ح ٨٤٧) والنسائي (كتاب التطبيق، باب قدر القيام بين الرفع من الركوع والسجود: ح ١٠٦٩) وأحمد (٣/ ٨٧) وغيرهم من طرق عن سعيد بن عبد العزيز به، وصحّحه ابن خزيمة (١/ ٣١٠ ح ٦١٣) وغيره.



٥٧) أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَمَوْلًى لَهُمْ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ **أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ** صلی اللہ علیہ وسلم **دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ فَكَبَّرَ**، وَوَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ قُلْتُ لِعَفَّانَ: ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: **ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى**

عَلَى الْيُسْرٰى، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا فَكَبَّرَ فَرَكَعَ، فَلَمَّا قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ.

(سیدنا) وائل بن حجر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ (جب) نماز میں داخل ہوئے تو آپ نے تکبیر کہی (اور رفع یدین کیا) ہمام (راویِ حدیث) نے کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر اس حالت کو بیان کیا۔ (محمد بن یحییٰ الذہلی کہتے ہیں) میں نے عفان (بن مسلم: راوی) سے پوچھا: کیا آپ نے پھر اپنے اوپر اپنی چادر لپیٹ لی؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں (ہاتھ) پر رکھا۔ پھر جب رکوع کا ارادہ کیا تو چادر سے دونوں ہاتھ نکال کر رفع یدین کیا پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔ پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو رفع یدین کیا۔ پھر جب سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔

تحقیق صحیح

أخرجه مسلم (كتاب الصلاة، باب وضع يده اليمنى على اليسرى بعد تكبيرة الإحرام تحت صدره فوق سرته ووضعهما في السجود على الأرض حذو منكبيه: ح ٤٠١) وأبو عوانة (٢/ ٩٧) من حديث عفان به.

وللحديث شواهد كثيرة عند ابن خزيمة (١/ ٣٤٦ ح ٦٩٧، ٦٩٨) وابن حبان (الاحسان: ٣/ ١٦٧، ١٦٨ ح ١٨٥٧) وغيرهما.



٥٨) أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ)).

(سیدنا) براء بن عازب (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جب تو سجدہ کرے تو (زمین پر) اپنی دونوں ہتھیلیاں رکھ اور اپنی کہنیوں کو بلند کر۔"

تحقیق صحيح

أخرجه ابن خزيمة في صحيحه (١/ ٣٢٩ ح ٦٥٦) ومن طريقه أخرجه المصنف به. وأخرجه مسلم (كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود ووضع الكفين على الأرض ورفع المرفقين عن الجنبين ورفع البطن عن الفخذين في السجود: ح ٤٩٤) وأحمد (٤/ ٢٨٣، ٢٩٤) وغيرهما من طرق عن عبيد الله بن إياد به.



٥٩) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ رضي الله عنه **أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.**

عبد اللہ بن مالک (المشہور) ابن بحینہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کے درمیان (اتنی) کشادگی فرماتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

تحقیق صحيح

أخرجه السراج في مسنده (ق ٤١ الف، النسخة المطبوعة: ح ٣٤٨) ومن طريقه أخرجه المصنف به، وأخرجه البخاري (كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ: ح ٣٥٦٤) ومسلم (كتاب الصلاة، باب ما يجمع في صفة الصلاة وما يفتح به وصفة الركوع والاعتدال منه ......: ح ٤٩٥) والنسائي (كتاب التطبيق، باب صفة السجود: ح ١١٠٧) ثلاثتهم عن قتيبة بن سعيد به، وتابعه يحيى بن بكير عن

بكر بن مضربه، أخرجه البخاري (كتاب الصلاة، باب يبدي ضبعيه ويجافي في السجود: ح٣٩٠، ٨٠٧) وأخرجه مسلم وغيره من طرق عن جعفر بن ربيعة به.



٦٠) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذِلِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ - يَعْنِى ابْنَ إِبْرَهِيمَ الْحَنْظَلِيَّ - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِى الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةَ بِـ الْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ اسْتَوٰى قَائِمًا، وَكَانَ إِذَا سَجَدَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيْ جَالِسًا، وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقَبِ الشَّيْطَانِ، وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَفْتَرِشَ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ، وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيْمِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَحِيَّةٌ**".

ابوالجوزاء (تابعی) سے روایت ہے کہ (سیدہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا:

"رسول اللہ ﷺ نماز تکبیر سے اور قراءت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے، جب آپ رکوع کرتے تو نہ اپنا سر بہت جھکا لیتے اور نہ بلند رکھتے اور جب آپ رکوع سے سر اُٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب آپ سجدہ کرتے (پھر) سجدے سے سر اُٹھاتے تو سیدھے بیٹھنے کے سوا نہیں بیٹھتے تھے۔ شیطان کی طرح بیٹھنے سے آپ منع فرماتے تھے۔ آپ اپنا بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں کھڑا رکھتے تھے۔ (سجدے میں) کتے کی طرح بازو بچھانے کو آپ (سخت) ناپسند فرماتے تھے۔ آپ اپنی نماز سلام کے ساتھ ختم فرماتے اور فرمایا کرتے کہ ہر دو رکعتوں میں تشہد ہے۔"

تحقيق صحيح

أخرجه إسحاق بن راهويه في مسنده (ق ١٦٤ ب)، ومن طريقه أخرجه المصنّف والإمام مسلم في صحيحه (كتاب الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة ......: ح٤٩٨). وأخرجه أبو داود (كتاب الصلاة، باب من لم ير الجهر ببسم الله الرحمٰن الرحيم: ح ٧٨٣) وابن ماجه (كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب افتتاح القراءة: ح ٨١٢، ٨٦٩، ٨٩٣) وأحمد (٢/ ٣١، ١٩٤) وغيرهم من طرق عن حسين المعلم به مختصرًا ومطولاً. وتابعه شعبة وأبان وغيرهما في أصل الحديث عند أحمد (٦/ ١١٠، ١٧١، ٢٨١).



بَابُ ذِكْرِ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ وَاخْتِلَافِ الْأَلْفَاظِ فِيهِ

تشہد اور اس کے بارے میں واردشدہ مختلف الفاظ کا ذکر

٦١) أَخْبَرَنَا أَبُو يُوسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الْمِصِّيصِيُّ الصَّفَّارُ بِالْمِصِّيصَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ آدَمَ بْنَ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيَّ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ - يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ - عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((**إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ**))، فَإِنَّهُ إِذَا قَالَهَا أَصَابَ بِهَا كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ((**أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ**)).

(سیدنا) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف اپنا چہرہ کر کے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی نماز میں (تشہد کے لیے) بیٹھ جائے تو (یہ الفاظ) پڑھے:

((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ.))

''تمام زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو۔'' کیونکہ وہ یہ (کلمات) کہہ دیتا ہے تو (ان کا ثواب) آسمان وزمین میں ہر نیک آدمی کو پہنچ جاتا ہے۔

((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.))

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

تحقیق صحیح

* محمد بن سفيان المصيصي [1] ذكره السمعاني في الأنساب (٥/ ٣١٧) برواية صاحب المستدرك وغيره.

وأخرجه البخاريّ (كتاب الأذان، باب التشهد في الآخرة: ح ٨٣١، ٦٢٣٠) ومسلم (كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة: ح ٤٠٢) وغيرهما من طرق عن الأعمش به بألفاظ متقاربة، ولفظهما: "فإذا قعد أحدكم فى الصلاة فليقل: التحيات للّٰه......" إلخ. وفي لفظ البخاري: "فإذا جلس أحدكم فى الصلاة......" إلخ والمعنٰى واحد، وصرح الأعمش بالسماع عند البخاري وغيره، وتابعه جماعة من الثقات (انظر ح ٦٢)

[1] صحح له ابن حبان (٢٤٧٠) وقال رشيد الدين أبو العباس أحمد بن المفرج في حديثه: "حديث صحيح" (مشيخة البغدادية: ٥١) وصحح له أبو نعيم الأصبهاني في المسند المستخرج (١/ ٣٨٠ ح ٧٤٧). [/ تنوير الحق]

٦٢) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ التَّشَهُّدُ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((لَا تَقُولُوا هٰكَذَا فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))** .

(سیدنا عبداللہ) بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ تشہد کے فرض ہونے سے پہلے ہم نماز میں "السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ" پڑھتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایسا نہ کہو کیونکہ بے شک اللہ ہی سلام ہے لیکن (یہ) پڑھو: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

"تمام زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

تحقیق إسناده ضعيف

أخرجه النسائي (كتاب السهو، باب إيجاب التشهد: ح١٢٧٨) والدارقطني (١/ ٣٥٠) والبيهقي (٢/ ٣٧٨) من طرق عن سعيد بن عبد الرحمٰن المخزومي به .

سفيان بن عيينة مدلس وعنعن في هذا اللفظ (طبقات المدلسين: ٥٢/ ٢ وهو من الثالثة) والحديث النسائي (الأصل: ١١٧١) يغني عنه، وله شاهد عند ابن حبّان (الإحسان، ح ١٩٤٦) بلفظ "وأمرهم بالتشهد".



٦٣) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ - يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ - عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُوْلُ: ((**التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ**)).

(سیدنا عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن سکھاتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

تحقیق صحيح

أخرجه مسلم (كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة: ح ٤٠٣) وأبو داود (باب تفريع أبواب الركوع والسجود، باب التشهد: ح ٩٧٤) والترمذي (أبواب الصلاة، باب ما جاء في التشهد: ح ٢٩٠) والنسائي (كتاب السهو، باب موضع البصر عند الإشارة وتحريك السبّابة: ح ١١٧٥) وابن ماجه (كتاب إقامة الصلاة والسنّة فيها،

باب ما جاء في التشهد: ح ٩٠٠) وغيرهم من طرق عن الليث بن سعد به.

❊ وقال الترمذيّ: "حديث حسن صحيح غريب".



٦٤) أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ -وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ - يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ - حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي (فِي الصَّلَاةِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا الْمَرْءُ صَلَّى عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ) مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِي صَلَاتِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَصَمَتَ حَتّٰى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ: **((إِذَا أَنْتُمْ صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ))**.

(سیدنا) ابومسعود عقبہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک آدمی آکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، ہم وہاں موجود تھے، اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ پر (نماز) میں سلام (پڑھنا) تو ہم نے جان لیا ہے (لیکن) جب ہم نماز پڑھیں تو آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ اللہ آپ پر درود بھیجے۔ آپ خاموش ہوگئے حتی کہ ہم نے چاہا کاش اس شخص نے سوال (ہی) نہ کیا ہوتا۔ پھر آپ نے فرمایا: جب تم (نماز میں) مجھ پر درود پڑھو تو (یوں) پڑھو: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلَـى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

تحقيق إسناده حسن

أخرجه ابن خزيمة في صحيحه (١/ ٣٥٢ ح ٧١١، وهو شيخ المصنف) وأبو داود (باب تفريع أبواب الركوع والسجود، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد: ح ٩٨١) والنسائي في السنن الكبرٰى (٦/ ١٨ ح ٩٨٧٧) وأحمد (٤/ ١١٩) والحاكم (١/ ٢٦٨ عن ابن خزيمة) والدارقطني (١/ ٣٥٤، ٣٥٥) وغيرهم من طرق عن محمد بن إسحاق به.

وصحّحه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي وقال الدارقطني: "هذا إسناد حسن متصل" وأصله في صحيح مسلم (٤٠٥)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى الْمُصْطَفٰى ﷺ فِي التَّشَهُّدِ وَاجِبٌ حَتْمٌ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ إِلَّا بِهَا

اس دلیل کا ذکر کہ (آخری) تشہد میں (محمد) مصطفیٰ ﷺ پر درود پڑھنا فرض ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی

٦٥) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ هَارُونَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِيْ هَانِئٍ عَنْ أَبِيْ عَلِيٍّ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى رَجُلًا صَلّٰى لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ

وَلَمْ يُمَجِّدْهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَانْصَرَفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَجِلَ هٰذَا فَدَعَاهُ وَقَالَ لَهُ وَلِغَيْرِهِ: ((**إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيدِ رَبِّهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا شَاءَ**)).

(سیدنا) فضالہ بن عبید الانصاری (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے دیکھا، ایک شخص نے نماز پڑھی، اس نے نہ حمد و تمجید پڑھی اور نہ نبی ﷺ پر درود پڑھا اور نماز سے فارغ ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے جلدی کی۔ پھر اسے بلایا، اسے اور دوسرے (لوگوں) کو فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو حمد و ثناء سے ابتدا کرے اور نبی ﷺ پر درود پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگ لے۔''

تحقیق إسناده صحيح

أخرجه ابن خزيمة (١/ ٣٥١ ح ٧١٠) وأبو داود (تفريع أبواب الوتر، باب الدعاء: ح ١٤٨١) والترمذي (أبواب الدعوات، باب [في إيجاب الدعاء بتقديم الحمد والثناء والصّلاة على النبي ﷺ قبله ......]: ح ٣٤٧٧) والنسائي (كتاب السهو، باب التَّمْجِيدِ والصّلاة على النبي ﷺ في الصلاة: ح ١٢٨٥) والحاكم (١/ ٢٣٠) وغيرهم عن أبي هانئ به.

* وقال الترمذي: "هذا حديث حسن صحيح".
* وصحّحه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبيّ.



٦٦) أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَشْعَثُ السِّجِسْتَانِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ يَعْنِي الْفَارِسِيَّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنهما قَالَ: "**لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَمْ أُصَلِّ فِيْهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ**

لَأَعَدْتُ الصَّلَاةَ".

(سیدنا) جابر بن عبداللہ (الانصاری رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ اگر میں کوئی ایسی نماز پڑھوں جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھوں تو میں یہ نماز دوبارہ پڑھوں گا۔

تحقیق إسناده موضوع

جابر الجعفي: "ضعيف رافضي" كما في التقريب (٨٧٨) وغيره، ومدلس كما في طبقات المدلسين (الفتح المبين: ١٣٣/ ٥) وغيره.

وتلميذه عمرو بن شَمِر: متروك الحديث كما قال النسائي والدارقطني وغيرهما.

(ميزان الاعتدال ٣/ ٢٦٩)

وقال ابن حبان: "كان رافضيًا يشتم أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان ممن يروي الموضوعات عن الثقات" (المجروحين: ٢/ ٧٦، نسخة أخرىٰ: ٢/ ٤١).

وانظر ح: ٨٥



٦٧) أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى بْنِ فَرُّوخَ الْبَغْدَادِيُّ بِالرَّقَّةِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ أَبُوْ مَسْعُودٍ رضي الله عنه: **"مَا تَمَّتْ صَلَاةُ مَنْ صَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ** صلى الله عليه وسلم".

(سیدنا) ابو مسعود (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ اس آدمی کی نماز مکمل نہیں ہوتی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھتا۔

تحقیق إسناده ضعيف جدًا

شريك: حسن الحديث، وثّقه الجمهور لكنه رمي بالتدليس وقد عنعن! ومن دونه

لم أعرفه، والنسخة السدحانية أيضًا غير واضحة * وللحديث طرق أخرىٰ عندالدارقطني (١/ ٣٥٥) والبيهقي (٢/ ٣٧٩) وغيرهما ولا يصح منها شيٌ.

* واستظهر عبد العزيز بن محمد السدحان حفظه اللّٰه بأنّ أحد رواته محمد بن عبد الرحمٰن بن غزوان الذي قال الدارقطني فيه "يضع الحديث" فالخبر موضوع على هذا التحقيق، واللّٰه أعلم. (١)



(١) قال الإمام أبو أحمد الحاكم الكبير في كتابه الأسامي والكنى: "أخبرنا أبو بكر محمد بن إسحاق بن إبراهيم بن عيسى بن فروخ البغدادي بالرقة، حدثنا أبوعبداللّٰه يعني ابن غزوان، حدثنا شريك عن أبي حصين قال قال أبو مسعود رضي الله عنه: ما تمت صلاة رجل لم يصل على النبي صلى الله عليه وسلم". (كتاب الأسامي والكنى: ٥/ ١٦٧ تحت ٣٩٨٢) وقال عنه: "ليس بالمتين عندهم".

قلت: وقد سقط من الأسامي والكنىٰ راوٍ أو أكثر، واللّٰه أعلم.

وله شواهد ضعيفة ذكره الامام ابن القيم في جلاء الأفهام (ص ٣٣٠).

تنبيه: أبو عبد اللّٰه محمد بن غزوان كذاب وضاع، انظر تاريخ بغداد (٢/ ٣١١، ٣١٢) لسان الميزان (٦/ ٢٨٧، ٢٨٨) وغيره. (/ تنوير الحق)

بَابُ كَيْفِيَّةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود کی کیفیت

۶۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُوْلُوْا: **((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ))**.

(سیدنا) ابوحمید الساعدی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے (رسول اللہ ﷺ سے) پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑھو: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)). ''اے اللہ! تو اپنی رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور اس کی بیویوں پر اور اس کی اولاد پر جیسے تُو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور تو برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور اس کی بیویوں پر اور اس کی اولاد پر جس طرح تُو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر، یقیناً تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔''

تحقیق صحیح

أخرجه مالك (١/ ١٦٥ ح ٣٩٦) ومن طريقه البخاري (كتاب أحاديث الأنبياء:

ح٣٣٦٩، ٦٣٦٠) ومسلم (كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد: ح ٤٠٧) وأبو داود (باب تفريع أبواب الركوع والسجود، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد: ح٩٧٩) والنسائي (كتاب السهو، باب: نوع آخر: ح ١٢٩٥) وابن ماجه (كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي ﷺ: ح٩٠٥) وغيرهم من طرق به.



بَابٌ فِي كَيْفِيَّةِ الصَّلَاةِ

نماز کی کیفیت کا بیان

٦٩) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدِ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رضی اللہ عنہ: ”أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ إِلٰى مَكَانِهِ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ“.

محمد بن عمرو بن عطاء (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابوحمید الساعدی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی نماز کو میں تم سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں، میں نے دیکھا، آپ جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں کندھوں کے برابر اُٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر مضبوطی سے رکھتے، پھر پیٹھ کو جھکا لیتے، پھر جب سر اُٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ ہڈی اپنی جگہ آ جاتی، پھر جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو نہ (زیادہ) پھیلاتے اور نہ سکیڑ لیتے۔ آپ اپنے (پاؤں کی) انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف رکھتے۔ آپ جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بایاں (پاؤں) آگے کر کے سرین پر بیٹھ جاتے (یعنی تورک کرتے تھے۔)

تحقیق صحیح

أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق (٢٦/ ٢٥٧، ٢٥٨) من طريق المؤلف أبي أحمد الحاكم الكبير به وابن خزيمة (١/ ٣٢٤ ح ٦٤٣) وأبو داود (باب تفريع أبواب الركوع والسجود، باب من ذكر التورك في الرابعة: ح ٩٦٤) عن عيسىٰ بن إبراهيم به مختصرًا، وأخرجه البخاري (كتاب الأذان، باب سنّة الجلوس في التشهّد: ح ٨٢٨) وغيره من طرق عن الليّث بن سعد به.

قلت: وسمّاع محمد بن عمرو بن عطاء من أبي حميد الساعدي رضي الله عنه صحيح ثابت، كما حققته في نور العينين في مسئلة رفع اليدين (ص ١٠٣) وغيره، وحديث البخاري أيضًا أكبر دليل عليه.



۷۰) أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيِّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ - يَعْنِي بْنَ مُسْلِمٍ - حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: ((أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَيَعْقِدُ ثَلَاثًا وَخَمْسِينَ ثُمَّ يَدْعُو)).

(سیدنا عبداللہ) بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد کے لیے بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے۔ آپ ترپن (۵۳) کا عدد بنا لیتے پھر دعا کرتے تھے۔

تحقیق صحیح

أخرجه أحمد (۲/ ۱۳۱) عن عفان به.

وأخرجه مسلم (كتاب المساجد، باب صفة الجلوس وكيفيّة وضع اليدين على الفخذين: ح ۵۸۰) وغيره من طرق عن حمّاد بن سلمة به.



بَابُ ذِكْرِ كَيْفِيَّةِ التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سلام کی کیفیت کا ذکر

۷۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدٍ الْقُلَانِسِيُّ بِالرَّيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ مِهْرَانَ الْجَمَّالَ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ ثُمَّ

يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ".

(سیدنا) سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے تو آپ کے رُخسار کی سفیدی نظر آجاتی پھر بائیں طرف سلام پھیرتے تو آپ کے رخسار کی سفیدی (ہمیں) نظر آجاتی۔

تحقیق صحيح

أخرجه أبو عوانة (٢/ ٢٣٧) عن السلمي عن خالد بن مخلد به.

وأخرجه مسلم (كتاب المساجد، باب السلام للتحليل من الصلاة عند فراغها وكيفيته: ح ٥٨٢) وغيره من طرق عن عبد الله بن جعفر بن عبد الرحمٰن بن المسور ابن مخرمة الزهري به.

* وعدّ السيوطيّ وغيره هذا الحديث من الأحاديث المتواترة.



٧٢) أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي مَعْشَرِ السُّلَمِيُّ بِحَرَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ - حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَخَالِدِ الْحَذَّاءِ كِلَاهُمَا عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم إِذَا سَلَّمَ قَالَ: **((اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ))**.

(سیدہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو (اس کے بعد) ((اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) پڑھتے تھے۔

ترجمہ: اے اللہ! تُو ہی (ہر عیب ونقص سے) سلامتی والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف ہے۔ تُو رفعت وبلندی والا ہے۔ اے جلال وعزت والے (تو ہم سے درگزر فرما)۔

تحقيق صحيح

أخرجه مسلم (كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته: ح ٥٩٢) وأبو داود (باب تفريع أبواب الوتر، باب ما يقول الرجل إذا سلّم: ح١٥١٢)، والترمذي (أبواب الصلاة، باب ما يقول إذا سلّم: ح ٢٩٨) والنسائي (كتاب السهو، باب الذّكر بَعْدَ الاستغفار: ح ١٣٣٩) وابن ماجه (كتاب إقامة الصلاة والسنّة فيها، باب ما يقال بعد التسليم: ح٩٢٤) وغيرهم من طرق عن عاصم (وغيره) به.

※ وقال الترمذيّ: "حديث عائشة حديث حسن صحيح".



٧٣) أَخْبَرَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ إِلَى الْمُغِيْرَةِ رضي الله عنه مُعَاوِيَةُ رضي الله عنه يَسْأَلُهُ: أَيش كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: فَأَمْلَاهَا عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ رضي الله عنه، فَكَتَبْتُ بِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه كَانَ يَقُوْلُ: **((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))**.

(سیدنا) مغیرہ (بن شعبہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سلام پھیرنے (کے بعد) فرماتے: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدِّ)).

''اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں مگر وہ اکیلا، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جسے تُو دے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جس سے تُو روک لے اسے دینے والا کوئی نہیں، مالدار کو اس کی مالداری تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

تحقیق صحيح

أخرجه مسلم (كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته: ح٥٩٣) و أبو داود (باب تفريع أبواب الوتر، باب ما يقول الرجل إذا سلم: ح١٥٠٥) وغيرهما عن الأعمش. والبخاريّ (كتاب الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاة: ح ٦٣٣٠) وغيره عن منصور كلاهما عن المسيّب به وللحديث طرق كثيرة عند البخاريّ ومسلم وغيرهما.



بَابُ ذِكْرِ دُعَاءٍ يَدْعُو بِهِ الْمَرْءُ عِنْدَ دُبُرِ الصَّلَاةِ

اس دعا کا ذکر جسے آدمی نماز کے آخر میں (سلام کے بعد) پڑھتا ہے

٧٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْبَطَّالِ الْيَمَانِيُّ بِالْمَصِّيصَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيَّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ - يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ - عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيْمِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَلَهُمْ فُضُوْلٌ مِنْ

أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا وَيَعْتَمِرُونَ بِهَا وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ؟ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَلَمْ يُدْرِكُّمْ[1] أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرًا مَنْ[2] أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ: تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ)). قَالَ: فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا: نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ. قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((تَقُولُونَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حَتّٰى تَقُولَ كُلَّهُنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ)).

(سیدنا) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فقیر لوگوں نے آ کر کہا: اے اللہ کے رسول! امیر لوگ تو (اپنے) مالوں (کی خیرات) کی وجہ سے اعلیٰ درجات اور قائم ودائم نعمتوں کے مستحق بن گئے۔ جس طرح ہم نمازیں پڑھتے ہیں وہ (بھی) پڑھتے ہیں، جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں وہ (بھی) رکھتے ہیں (مگر) ان کے پاس وافر مال ہے جس سے وہ حج وعمرے کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقے دیتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: کیا میں تمھیں وہ بات نہ بتاؤں؟ اگر تم اس پر عمل کرو تو سابقین کے درجوں کو پہنچ جاؤ اور تمھارے بعد کوئی بھی تمھارے مقام کو نہ پہنچ سکے، اور تم اپنے زمانے کے ہر شخص سے بہتر ہو جاؤ سوائے اس کے جو تمھارے جیسا عمل کرے، ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) تینتیس (۳۳) دفعہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہو۔

(راوی نے) کہا ہمارے درمیان اختلاف ہو گیا تو بعض نے کہا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ تینتیس (۳۳) تینتیس (۳۳) دفعہ کہیں گے اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ کہیں گے۔

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں آپ کے پاس گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر، ہر ایک کو تینتیس (۳۳) تینتیس (۳۳) دفعہ کہو۔

---

[1] هكذا في الأصل وفي نسخة أخرىٰ: "ولم يدرككم" وهذا هو الصحيح.

[2] هكذا في الأصل وفي نسخة أخرىٰ: "مِمَّنْ" وهذا هو الصحيح.

تحقیق صحیح

أخرجه البخاريّ (كتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلاة: ح ٨٤٣) ومسلم (كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته: ح ٥٩٥) والنسائي في عمل اليوم والليلة (١٤٦، السنن الكبرٰى: ٩٩٧٤) من طرق عن المعتمر به.

وللحديث طرق أخرٰى عند البخاري (ح ٦٣٢٩) ومسلم وغيرهما نحوه.



٧٥) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ الدِّمَشْقِيُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَيَّانٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوحَاظِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ - مَوْلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَخَتَمَ الْمِئَةَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ**)).

(سیدنا) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) تینتیس (۳۳) دفعہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہے اور (آخر میں) **لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** کہہ کر سو کا عدد پورا کردے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگر یہ (گناہ) سمندر کی جھاگ کی طرح (بہت زیادہ) ہوں۔

تحقیق صحیح

أخرجه أبو عوانة (٢/ ٢٤٧) وابن حبان (الإحسان: ٣/ ٢٣٠، ٢٣١ ح ٢٠١٠) من طرق عن يحيى بن صالح به.

※ وقال ابن حبان: ”رفعه يحيى بن صالح عن مالك، وحده“.

وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (١٤٢، السنن الكبرىٰ: ٩٩٧٠) عن قتيبة بن سعيد عن مالك به موقوفًا.

”ورواه جماعة عن مالك مثل رواية قتيبة“ كما في تحفة الأشراف.

قلت: المرفوع أيضًا صحيح، وأخرجه مسلم (كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته: ح ٥٩٧) وأحمد (٢/ ٣٧١، ٤٨٣) وغيرهما عن سهيل بن أبي صالح عن أبي عبيد به مرفوعًا.



بَابُ ذِكْرِ مَا يَقُوْلُ فِيْ وَقْتِ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ

اس بات کا ذکر کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہنا چاہیے

٧٦) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا نَصرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَوْ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ وَلْيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)).**

ابو اسید الساعدی یا ابو حمید (الساعدی رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو سلام کہے اور **اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ** (اے اللہ! ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) پڑھے اور جب

نکلے تو کہے "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ" (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)۔

تحقیق صحيح

أخرجه مسلم (كتاب صلاة المسافرين، باب ما يقول إذا دخل المسجد: ح ٧١٣) عن بشر بن المفضل به.

وله طرق أخرى عند مسلم وأبي داود (ح ٤٦٥) والنسائي (ح ٧٣٠) وغيرهم بنحوه.



بَابُ ذِكْرِ مَا يَقُولُهُ الْمُصَلِّي بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دو سجدوں کے درمیان نمازی جو پڑھتا ہے اس کا ذکر

٧٧) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ الدِّمَشْقِيُّ بِهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ - يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى الصُّوفِيَّ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا كَامِلُ ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي)).

(سیدنا عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ دو سجدوں کے درمیان (یہ الفاظ) پڑھتے تھے:

((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي.))

"اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے غنی کر دے، مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت

دے، مجھے روزی عطا کر۔"

تحقیق إسناده ضعيف

أخرجه أبو داود (كتاب الصلاة، باب الدعاء بين السجدتين: ح ٨٥٠) والترمذي (أبواب الصلاة، باب ما يقول بين السجدتين: ح ٢٨٤) والحاكم (١/ ٢٦٢، ٢٧١) من طرق عن زيد بن الحباب وابن ماجه (كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقول بين السجدتين: ح ٨٩٨) عن كامل بن العلاء به .

* وقال الترمذي: "هذا حديث غريب".

* وقال الحاكم: "هذا حديث صحيح الإسناد".

* وقال الذهبي: "صحيح".

قلت: كامل بن العلاء وثقه الجمهور وحديثه لا ينزل عن درجة الحسن في غير ماأنكر عليه ولكن السند معلول، فيه حبيب أبي ثابت ثقة مدلس، وصفه بالتدليس ابن خزيمة والدارقطني وغيرهما، وانظر الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين للعسقلاني (٦٩/ ٣ ص ٨٨) وغيره.

وقال عبيد الله المباركفوريّ في مرعاة المفاتيح (٣/ ٢٢٢): "وحبيب بن أبي ثابت ثقة فقيه جليل لكنه كثير الإرسال والتدليس وقد روى عند الجميع بالعنعنة، قال فى الزوائد: (أى البوصيري في زوائد ابن ماجه: ٨٩٨) رجاله ثقات إلا أن حبيب بن أبي ثابت كان يدلس، وقد عنعنه، وقد ثبت عن مكحول أنه كان يقولها بين السجدتين نحو المعنى (المعجم لابن المقرئ: ١٣٥٧ سنده صحيح) **

** فالسند ضعيف وله شواهد منها في صحيح مسلم (ح ٢٦٩٧) من غير ذكر "بين السجدتين" و "واجبرني".

قلت: وفى الباب حديث حذيفة ﷺ، أخرجه النسائي (ح ١٠٧٠، ١١٤٦) وغيره بإسناد صحيح عنه بلفظ: "وكان يقول بين السجدتين: رب اغفرلي، رب اغفرلي"

وقال الطيالسي في مسنده (ص٥٦ ح ٤١٦): "عن رجل من عبس، شعبة يرى صلة ابن زفر" إلخ



٧٨) حَـدَّثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الـدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الطَّبِيْبُ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ رضي الله عنها فَقَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مِنْ نَوْمِهِ فَزِعًا فَاسْتَنَّ سِوَاكَهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ فِيْهِ: وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ أَوْ قَالَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ)) ثُمَّ سَجَدَ.

(سیدنا عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ میں (ایک رات) اپنی خالہ میمونہ (رضی اللہ عنہا) کے ہاں (گھر میں) سویا۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نیند سے گھبرائے ہوئے اُٹھے پھر آپ نے مسواک کی (راوی نے) حدیث بیان کی اور اس میں کہا: اور جب آپ نے دو سجدوں سے سر اُٹھایا یا سجدوں کے درمیان تو یہ (دعا) پڑھی:

((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ))

"اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے غنی کر دے، میرے رُتبے کو بلند کر دے، مجھے روزی عطا کر، مجھے ہدایت دے۔"

پھر آپ نے سجدہ کیا۔

تحقیق ضعیف

انظر الحديث السابق: ٧٧



٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ الْهَاشِمِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما؛ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: بِتُّ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُولُ: ((**اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ أَمَامِي نُورًا وَمِنْ خَلْفِي نُورًا، اللّٰهُمَّ وَأَعْظِمْ لِي نُورًا**)) قَالَ: ثُمَّ أَقَامَ بِلَالٌ رضي الله عنه الصَّلَاةَ فَصَلَّى .

(سیدنا عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں (میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں) سویا۔ آپ نے صبح کی دو رکعتیں پڑھیں اور نماز کے لیے یہ فرماتے ہوئے تشریف لے گئے:

((اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَفِي لِسَانِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُورًا وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا ، اللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ أَمَامِيْ نُوْرًا وَمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا ، اللّٰهُمَّ وَأَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا .))

''اے اللہ! میرے دل میں نور (روشنی) پیدا فرما، میری زبان، کان اور نظر میں نور بنا۔ میرے دائیں بائیں اور آگے پیچھے اور اوپر نیچے نور بنا۔ اے اللہ! مجھے نور عطا فرما۔''

پھر بلال (رضی اللہ عنہ) نے اقامت کہی تو آپ نے نماز پڑھائی۔

تحقیق صحيح

أخرجه مسلم (كتاب صلاة المسافرين ، باب الدعاء في صلاة اللّيل وقيامه: ح٧٦٣) وأبو داود (أبواب قيام اللّيل ، باب في صلاة اللّيل: ح ١٣٥٣) والنسائي

(كتاب التطبيق، باب الدعاء في السجود: ح ١١٢١) من طرق عن حصين به،

وهشيم صرح بالسماع عند أبي داود.

وللحديث طرق عند البخاري (ح ٦٣١٦) ومسلم وغيرهما.



بَابُ مَا يَقُولُهُ الْمُصَلِّيْ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ صَلَاتِهِ مِنَ الدُّعَاءِ

نمازی نماز سے فارغ ہونے کے بعد کونسی دعا پڑھے

٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَفَاءِ الْمُؤَمَّلُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عِيسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى حَدَّثَنِيْ أَبِي حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةً حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: "**اللّٰهُمَّ أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِيْ، وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ، وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدَيْ، وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا (أَرَاهُ قَالَ: أُلْفِتَنَ عَنِّيْ) وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، اللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ إِيمَانًا صَادِقًا، وَيَقِينًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ، وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ، وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ، وَنَصْرًا عَلَى الْأَعْدَاءِ، اللّٰهُمَّ أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَإِنْ قَصَّرَ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ، افْتَقَرْتُ إِلٰى رَحْمَتِكَ فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ أَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ، وَمِنْ دَعْوَةِ السُّوْءِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ، اللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِيْ، وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ**

مَسْأَلَتِي مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ تُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ، فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ، وَأَسْأَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، اللّٰهُمَّ يَا ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ، أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ الرُّكَّعِ السُّجُودِ الْمُوفِينَ بِالْعُهُودِ، إِنَّكَ رَحِيمٌ وَدُودٌ،إِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ، اجْعَلْنَا هَادِينَ مُهْتَدِينَ، غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ سِلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ وأَعْدَاءً ا لِأَعْدَائِكَ، نُحِبُّ بِحُبِّكَ النَّاسَ، وَنُعَادِي بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ، اللّٰهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْإِسْتِجَابَةَ، وَهَذَا الْجَهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَبْرِي، وَنُورًا فِي قَلْبِي، وَنُورًا مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِي، وَنُورًا عَنْ يَمِينِي، وَنُورًا عَنْ شِمَالِي، وَنُورًا مِنْ فَوْقِي، وَنُورًا مِنْ تَحْتِي، وَنُورًا فِي سَمْعِي، وَنورًا فِي بَصَرِي، وَنُورًا فِي شَعْرِي، وَنُورًا فِي بَشَرِي، وَنُورًا فِي لَحْمِي، وَنُورًا فِي دَمِي، وَنُورًا فِي عِظَامِي، اللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِي نُورًا وَأَعْطِنِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا، سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ، سُبْحَانَ ذِى الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِى الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ، سُبْحَانَ ذِى الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" .

(سیدنا عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اللّٰهُمَّ أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ .... سُبْحَانَ ذِى الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" .

تحقیق ضعيف

أخرجه الترمذي (أبواب الدعوات: ح ٣٤١٩) عن محمد بن عمران به .

❊ وقال الترمذي: "هذا حديث غريب لانعرفه مثل هذا من حديث ابن أبي ليلٰى إلّا من هذا الوجه" .

قلت: وأخرجه ابن خزيمة (٢/ ١٦٥-١٦٧ ح ١١١٩) وأبو نعيم في الحلية (٣/ ٢٠٩، ٢١٠) وابن عدي في الكامل (٣/ ٩٥٧) والطبراني في الكبير (١٠/ ٣٤٣، ٣٤٤) عن قيس بن الربيع عن ابن أبي ليلى به.

※ محمد بن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى: ضعيف من جهة حفظه، وقال أنور شاه الكشميري الديوبندي في أماليه "فيض الباري" (٣/ ١٦٨): "وقد جربت منه التغيير في المتون والأسانيد، فهو ضعيف عندي كما ذهب إليه الجمهور."

وتابعه الحسن بن عمارة عند ابن حبان في المجروحين (١/ ٢٣٠، ٢٣١) وابن عدي (ص٩٥٧) ولكنه متروك متّهم بالكذب، وقد سرقه فدلسه كما يظهر من هامش المجروحين، فلا يستشهد به.

وللحديث طريق آخر عند البيهقي في كتاب الأسماء والصفات (ص٢٠٤، وفي نسخة ص١٦٠) وفي سنده عيسٰى بن يزيد، هو ابن دأب فمتهم بالكذب كما في لسان الميزان (٤/ ٤٧٢، نسخة أخرىٰ: ٥/ ٣٩٣) وجرحه البخاري وغيره، وشيخه محمد بن أبي جعفر ينظر فيه. (١)



(١) قال الإمام أبو عبد الله البخاري رحمه الله: قال الأويسي حدثنا سليمان عن عيسٰى بن يزيد عن عمر بن أبي حفص عن ابن عباس رضي الله عنهما: "انصرفت مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة- بحديث طويل منكر". (التاريخ الكبير ٦/ ٤٠٢ ت ٢٧٨٢) ويظهر من رواية البخاري وقع في السند البيهقي تصحيف، والله أعلم. (/ تنوير الحق)

بَابُ كَيْفِيَّةِ الدُّعَاءِ

(تشہد میں) دعا کی کیفیت

۸۱) حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: **"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَدْعُوْ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى [عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى] وَيُشِيْرُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَيَضَعُ الْإِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطٰى، وَيَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَيَلْقَمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى أَرَاهُ يَعْنِي فَخِذَهُ الْيُسْرٰى".**

(سیدنا) عبد اللہ بن الزبیر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز میں دعا (یعنی تشہد) کے لیے بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کرتے اور انگوٹھے کو دائیں انگلی پر رکھتے اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے اور بائیں ہتھیلی سے بائیں ران کو پکڑ لیتے۔

تحقیق صحیح

أخرجه مسلم (كتاب المساجد، باب صفة الجلوس في الصلاة: ح ٥٧٩) عن أبي خالد الأحمر به. وأخرجه مسلم وأبو داود (باب تفريع أبواب الركوع والسجود، باب الإشارة في التشهد: ح ٩٨٩، ٩٩٠) والنسائي (كتاب السهو، باب الإشارة بالأصبع في التشهد: ح ١٢٧١) وأحمد (٤/ ٣) وغيرهم من طرق عن ابن عجلان به ببعض الاختلاف.

* وابن عجلان صرح بالسماع عند أحمد، وللحديث طرق أخرٰى.

بَابُ مَا يَقُوْلُهُ الْمَرْءُ فِي سُجُوْدِ الْقُرْآنِ

قرآنی سجدوں میں آدمی کیا پڑھے؟

٨٢) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ - يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيَّ - أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ - يَعْنِي عَبْدَ الْوَهَّابِ ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيْدِ - حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ فِي سُجُوْدِهِ: ((**سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ**)).

(سیدہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سجدے میں (درج ذیل) دعا پڑھی:

((سجد وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوّته))

''میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ کو اپنی قدرت وقوت سے کھولا۔''

تحقیق ضعيف

أخرجه إسحاق بن راهويه الحنظلي في مسنده (ق ١٩٨ الف) ومن طريقه أخرجه المصنف به، وأخرجه الترمذي (ح ٥٨٠، ٣٤٢٥) والنسائي (كتاب التطبيق: ح ١١٣٠) والحاكم (١/ ٢٢٠) وغيرهم من طرق عن عبد الوهاب الثقفي به.

✽ وقال الترمذي: "هذا حديث حسن صحيح" وصحّحه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي، وأخرجه الحاكم وغيره من طرق عن خالد الخذاء به، وصحّحه ابن السكن أيضًا كما في هامش الترمذي (ح ٥٨٠) بتحقيق أحمد شاكر.

قلت: ولكن الحديث معلول بعلة قادحة.

أخرج أبو داود (باب تفريع أبواب السجود وكم سجدة في القرآن، باب ما يقول إذا سجد: ح ١٤١٤) وغيره بإسناد صحيح كالشمس عن خالد الحذاء عن رجل عن أبي العالية به إلخ وهذا من المزيد في متصل الأسانيد، وبه أعلّه الإمام ابن خزيمة في صحيحه (١/ ٢٨٣، ٢٨٤ ح ٥٦٥)

قلت: وأصله ثابت عند مسلم (ح ٧٧١) وغيره في سجود النبي ﷺ، مطلقًا.



٨٣) أَخْبَرَنَا أَبُو الْجَهْمِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقُرَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ بِهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْحَوَارِيِّ - أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ - يَعْنِي إِسْمَاعِيلَ - عَنْ خَالِدٍ - يَعْنِي الْحَذَّاءَ - عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ: ((**سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ**)).

(سیدہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات (کی نماز) میں قرآن (کی تلاوت) کے سجدوں میں (یہ) دعاء پڑھتے تھے: ((سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ)) "میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صوت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ کو کھولا۔"

تحقیق ضعيف

انظر الحديث السابق. وأخرجه أبو داود وابن خزيمة وغيرهما عن ابن علية عن خالد الحذاء به عن رجل عن أبي العالية إلخ وقال أحمد (٦/ ٢١٧): "ثنا إسماعيل (بن علية) عن خالد قال حدثني رجل عن أبي العالية إلخ، وفيه دليل على تعليل رواية المصنف، والقصور من شيخ المصنف أو من فوقه، والله أعلم.

٨٤) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: يَا حَسَنُ! حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، كَأَنِّي أُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ وَقَرَأْتُ السَّجْدَةَ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِي، فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ وَهِيَ سَاجِدَةٌ: **((اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَاقْبَلْهَا كَمَا قَبِلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ))**.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فَقَرَأَ السَّجْدَةَ ثُمَّ سَجَدَ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ وَهُوَ سَاجِدٌ كَمَا حَكَى الرَّجُلُ عَنْ كَلَامِ الشَّجَرَةِ.

(سیدنا عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے ایسا (منظر) دیکھا ہے جیسے سونے والا نیند میں دیکھتا ہے۔ گویا میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ میں نے سجدے والی آیت پڑھ کر سجدہ کیا تو میرے ساتھ درخت نے بھی سجدہ کیا۔ میں نے اسے سجدے میں یہ دعا پڑھتے سنا: **((اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَاقْبَلْهَا كَمَا قَبِلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ))** ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ میں نے دیکھا، نبی ﷺ کھڑے ہو گئے آپ نے سجدے والی آیت پڑھ کر سجدہ کیا اور آپ سجدے میں یہی دعا پڑھ رہے تھے جسے اس آدمی نے بیان کیا تھا۔

تحقیق حسن

أخرجه الترمذي (كتاب الجمعة، باب ما جاء ما يقول في سجود القرآن: ح ٥٧٩، ٣٤٢٤) وابن ماجه (كتاب إقامة الصلاة والسنّة فيها، باب سجود القرآن: ح١٠٥٣) والعقليي في الضعفاء (١/ ٢٤٣) والبيهقي في دلائل النبوة (٧/ ٢٠، ٢١)

وابن خزيمة (١/ ٢٨٢، ٢٨٣ح ٥٦٢) والحاكم (١/ ٢١٩، ٢٢٠) والخليلي (الإرشاد ١/ ٣٥٣، ٣٥٤ح ٨٠)

قلت: محمد بن يزيد بن خنيس: وثقه الجمهور وصرح بالسماع عند الترمذي وغيره. وشيخه الحسن بن محمد: جهّله العقيلي، ووثقه ابن حبان وابن خزيمة والحاكم والخليلي، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن.



بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي التَّشَهُّدِ فَرْضٌ وَاجِبٌ وَأَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ لَا يَقْبَلُ مِنْ عِبَادِهِ صَلَاةً لَا يُصَلَّى فِيهَا عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ

اس دلیل کا تذکرہ کہ نبی ﷺ پر تشہد میں درود فرض ولازمی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس وقت تک نماز قبول نہیں کرتا جب تک وہ اللہ کے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھ لے

٨٥) أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْخَثْعَمِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِى ابْنَ سَالِمٍ - عَنْ عَمْرٍو -يَعْنِى ابْنَ شِمْرٍ- عَنْ جَابِرٍ -يَعْنِى الْجُعْفِيَّ- عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوْقَ بْنَ الْأَجْدَعِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَبِالصَّلَاةِ عَلَيَّ)).

(سیدہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ وضو اور مجھ پر درود کے بغیر (والی) کوئی نماز قبول نہیں کرتا۔

تحقيق إسناده موضوع

أخرجه الدارقطني (١/ ٣٥٥) عن عمرو بن شمر به، نحو المعنٰى.

* وقال الدارقطني: "عمرو وجابر ضعيفان".

قلت: عمرو بن شمر كذاب كما قال السعدي الجوزجاني وابن حبان (الثقات ٤/ ٣٦٥ ت شرجيل بن القعقاع) وجابر أيضًا متّهم وثّقه بعضهم وضعّفه الجمهور وكذّبه زاهدة بن قدامة والجوزجانيّ وأبو حنيفة النعمان بن ثابت وغيرهم انظر كتاب المجروحين لابن حبان (١/ ٢٠٩) ميزان الاعتدال (١/ ٣٨٠، ٣٨١) وغيره، وهو مدلّس أيضًا وقد عنعن!!

وانظر ح: ٦٦



٨٦) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخَزَّازُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: "**لَا يَزَالُ الدُّعَاءُ مَحْجُوبًا عَنِ السَّمَاءِ، حَتّٰى يُتْبَعَ الصَّلَاةَ عَلٰى مُحَمَّدٍ** صلى الله عليه وسلم".

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ اس وقت تک دعا آسمان پر جانے سے رکی رہتی ہے جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھ لیا جائے۔

تحقيق إسناده ضعيف جدًّا

أخرجه أبو القاسم البغويّ في جزء، به كما في لسان الميزان (٤/ ٦٣، نسخة أخرىٰ: ٤/ ٤٣٤) رواه الشجري في الأمالي (١/ ٢٢٢) من حديث عبيد اللّٰه بن محمد بن عائشة به.

قلت: إسماعيل البجلي وعبد الكريم الخزاز: ضعيفان، انظر اللسان (١/ ٤٧٤، ٤/ ٦٣، نسخة أخرىٰ: ١/ ٦٥٥) وغيره.

وأخرجه البيهقي في شعب الإيمان (١٥٧٦) عن نوفل بن سليمان (أحد الضعفاء كما في اللسان: ٤/ ٦٣، نسخة أخرىٰ: ٤/ ٤٣٤) به ولكنّه اختلط في السند والمتن.

وأبو إسحاق السبيعي ثقة مدلّس وقد اختلط، وهو لم يسمع هذا الحديث من الحارث الأعور، انظر جلاء الأفهام للحافظ ابن قيّم (ص ٤٣) والحارث أيضًا ضعيف كما في ميزان الاعتدال وتهذيب التهذيب وغيرهما، فالسند مملوء بالمطاعن، وروى مرفوعًا ولكنّه أضعف منه، إن شئت المزيد فانظر هامش سير أعلام النبلاء (١٧/ ١١٤)

وللحديث الموقوف طريق آخر عند الطبراني في الأوسط (١/ ٤٠٨ ح٧٢٥) كما في مجمع الزوائد (١٠/ ١٦٠)

* وقال الهيثمي: "ورجاله ثقات".
* وقال المنذري: "ورواته ثقات".

قلت: فيه عبد الكريم الخزاز وهو ضعيف كما تقدّم آنفًا وفي السند علّة أخرى وللحديث طريق آخر عند ابن مخلد في "المنتقى من أحاديثه (٧٦/ ١) والأصبهاني في "الترغيب" (ق ١٧١/ ٢) عن سلام بن سليمان حدثنا قيس عن أبي إسحاق عن الحارث عن علي به إلخ كما في السلسلة الصحيحة للشيخ الألباني (٥/ ٥٤ ح ٢٠٣٥) وسلام المدائني ضعيف وكذا شيخه فالحديث لا يثبت عن علي رضي الله عنه لا مرفوعًا ولا موقوفًا، والله أعلم.

آخر الجزء والحمد لله



فهرس الآيات



فهرس الأحاديث والآثار



فهرس الأبواب



فهرس رجال

ضروری یادداشت

اہلِ حدیث کی اہم ترین نشانیاں درج ذیل ہیں:

- قرآن وحدیث اور اجماعِ اُمت پر عمل کرنا۔
- قرآن وحدیث اور اجماع کے مقابلے میں کسی کی بات نہ ماننا۔
- تقلید نہ کرنا۔
- اللہ تعالیٰ کو سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر مستوی ماننا۔ كما يليق بشأنه
- ایمان کا مطلب دِلی یقین، زبانی قول اور جسمانی عمل ماننا۔
- ایمان کی کمی بیشی کا عقیدہ رکھنا۔
- کتاب وسنت کو سلف صالحین کے فہم پر سمجھنا اور اس کے مقابلے میں ہر شخص کی بات کو رد کر دینا۔
- تمام صحابہ، ثقہ وصدوق تابعین، تبع تابعین واتباع تبع تابعین اور تمام ثقہ وصدوق صحیح العقیدہ محدثین سے محبت کرنا۔ وغير ذلك (فتاویٰ علمیہ 33/3)





شعار
اصحاب الحدیث